Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

1043

उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम मजमुआ नज़्म यानी कलामे फिदा

लेखक लाला काशी नाथ साहब

प्रकाशन वर्ष 1911

आगत संख्या 1043

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

1043

1043;U

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

1043
Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حصہ اول

(اردو)

مجموعۂ نظم

یعنی

کلامِ فدا

شریمان لالہ کاشی ناتھ صاحب (فدا)

پردھان آریہ سماج گڈھی عبداللہ خان کے

خیالات بشکلِ دیوان

1043,U

مُرتبہ

کمترین شیر سنگھ (شیر) منتری آریہ سماج گڈھی عبداللہ خان

مطبع محمدی واقع مظفرنگر میں شیخ چھجو کی اہتمام سے طبع ہوا

سنہ ۱۹۱۱ء

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اوم

دیوانِ فدا

ردیف (الف)

غزل

رسالہ آریہ مسافر جالندھر بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۹ع

تو ہی بتلائے تو بتلائے خود ہمکو پتا اپنا
نہ کوئی پیش رو اپنا نہ کوئی رہنما اپنا

تو ہی سنسار کے دُشٹوں سے ہمکو باز رکھیگا
نہیں جگدیش! دُنیا مین کوئی تیرے سوا اپنا

تیرے ہی شانتی بھنڈار سے ہم شانتی لین گے
نہیں ہے کچھہ وسیلہ اور اے پرماتما اپنا

بدولت تیری بیڑا پار ہو جائے تو ہو جائے
شکستہ ناؤ ہے اپنی خفا ہے ناخدا اپنا

لڑکپن بھی یونہی گذرا جوانی بھی یونہی بیتی
ہمیشہ سے رہا ہے حال مایوسی نما اپنا

مریضِ عشقِ حق ہوں چاہیئے ویراگ کی دارو
نہیں تو اے مریضو یہہ مرض ہے لادوا اپنا

رہے ہین شیفتہ ان مادی چیزون کی مدت تک
بس اب اے شاہدِ مطلق ہمین کر مبتلا اپنا

کسی انسان کا گرویدہ مجھے ہوندے ہرگز
تو ہی عاشق بنا اپنا تو ہی شیدا بنا اپنا

طبیعت شاہدِ دُنیا پہ ہرگز بھی نہ آنے دے
تو ہی دلدار ہو اپنا تو ہی ہو دلربا اپنا

پشو بھگتا ہے یونی سے نہیں کرتا کچھہ اُسکو
وہی انسان ہے کرتا ہے جو فرض ادا اپنا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اوم

نویدن ضرور پڑھئے!

جو کہ کرنا چاہتے ہیں مدعا کو دلنشین — بندش الفاظ پر انکی نظر جاتی نہیں

پیارے ناظرین! شریمان لالہ کاشی ناتھ جی فدا کی ذات سے وہ لوگ ناواقف نہیں ہو سکتے جنکو اخبار بھی دیکھنے کا موقعہ ملتا ہو اور آریہ سماج سے خصوصاً کسیقدر بھی دلچسپی ہے کوئی آریہ رسالہ اور قومی ارگن آپکے عام پسند اشعار سے محروم نہیں رہا ہوگا - آریہ ایڈیٹر انکی لگاتار نظموں سے وہ لوگ بخوبی آگاہ ہیں جنہیں مہاشے جی کے دفتر میں کچھ دنوں رہنے کا موقعہ مل چکا ہے -

یہ خیال میرا ہی نہیں بلکہ اوکت مہاشے جی کا خود اپنا وچار ہے کہ وہ اپنے تئیں شاعر نہیں کہلانا چاہتے اور نہ وہ فی الحقیقت ہیں بلکہ یہ قدر افزائی اونکے حق میں لوگوں کی طرف سے صرف اسلئے ہوئی ہے کہ شاعری کے دائرہ کے اندر ایسے شاعر بہت کم ہیں کہ جو وصل و ہجر گل و بلبل چاند سورج خط و خال وغیرہ کے فرضی و بے نتیجہ مضامین کو چھوڑ کر خالص آریہ بیروں کی زندگی اور ویدک سدہانت پر شعر لکھنے والے دلکش جذبات کو اوکسانے والے بدرسموں اور بدکرم یادوں کو نیست و نابود کرنیوالے - اناتھوں اور بیواؤں کی گھوڑوں پر ترس کھا کر آنسو بہانیوالے نوجوانوں اور بچوں کی رہبر کا کام دینیوالے اشعار تصنیف کیا کریں - اس مجموعہ کو جو بھائی شوکت الفاظ معنوی یا لفظی تجنیس ترصیع و حراش تراکیب مطلع و جگت تکلف اور تصنع وغیرہ کا لطف اوٹھانے کے واسطے ہاتھ میں لینگے وہ اسمیں اپنی ضیافت طبع و تفریح خیال کا مصالحہ نہ دیکھکر فوراً پھینک دینگے - کیونکہ اس ذخیرہ میں ایک مصرع بھی ایسا نہیں مل سکتا کہ جسکو سنکر سامعین بے تحاشا داد دیا کرتے ہیں - اس میں زیادہ تر ایسی غزلوں کا ہی حصہ ہے جنکے اشعار باہم مسلسل اور مربوط ہیں - مگر وہ چونکہ ردیف وار رسالوں کے اندر چھپ چکی ہیں اسلئے خواہ مخواہ دیوان کی شکل بن گئی ہے - ان غزلیات وغیرہ میں بعض غزلیں گانے کے لائق ایسے دوستوں کے حکم کی تعمیل میں لکھی گئی ہیں جو کہ اناڑی ہونیکے علاوہ گندہ مذاق والے اور بھدے گانیکے شوقین تھے اسلئے ممکن ہے کہ کوئی لفظ سدہانت کے خلاف آ گیا ہو اس سے یہ نتیجہ نہ نکال لیا جاوے کہ مصنف آریہ سدہانت کا نہ جاننے والا یا نہ ماننے والا ہے دوسرا سبب اس غلطی کا یہ بھی ہے کہ میں مصنف ہو کر چھپنے کے وقت اس کتاب پر بوجہ تنگی وقت نظر ثانی نہیں کرا سکا -

سب سے پہلے ذخیرہ مسرت "کتابی شکل میں نظمیں جمع کر کے شریمان پنڈت شنکر دت جی مرادآبادی نے اپنے طور پر چھپوائی تھی جسپر اگرچہ جملہ اخبارات نے نہایت ہی اعلیٰ ریویو کیا تھا مگر افسوس کے ساتھ ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ اوس میں پنڈت جی کی لاپروائی سے غلطیاں زیادہ ہو گئیں اور اس میں ذاتی خیالات کا زیادہ حصہ تھا - اس میں پبلک کا ریفارم کا جذبہ موجیں مار رہا ہے - یہ کتاب آپکی مشن کی سیوا کا لحاظ مدنظر رکھکر ایسی مرتب کی گئی ہے کہ جس میں اکثر ایسی زمینوں پر طبع آزمائی ہوئی ہے جنہیں گانیوالی جماعت نے ملک بھر میں پھیلا دیا ہے - یہ وہی فدا مہاشے ہیں جن کی اس مطلع والی مشہور غزل کو رسالہ "اندر" فروری سنہ ۱۹۱۰ء سے لیکر کالجوں کے گریجویٹ گاتے پھرتے ہیں (ہو نیو دگر تمہوا ہے سدا جہاں ہمارا ہو دشمن جو ہے تو نیابت دور زمان ہمارا) یہ وہ کتاب چھپکر تیار ہوئی ہے جسکو کئی مہاشے اپنی لاگت سے تجارتی اصول پر طبع کرانیکے واسطے تیک طلب فرما رہے ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ اکثر مہاشے ایسی کتابوں کی قیمت (جسکی بابت زیادہ ہوتی ہے) دیدہ و دانستہ بہت زیادہ رکھ دیتے ہیں جس سے ہر شخص اپنی اپنی الماری کی زیب و زینت نہیں بنا سکتا - میں نے اس کی اشاعت کا بار اپنے ذمہ لیا ہے لہذا میں اسکی قیمت علاوہ محصول ۱۲ آنہ تجویز کرتا ہوں - فقط

خاکسار شیو شنکر منتری آریہ سماج گڑھی عبداللہ خاں ضلع مظفر نگر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

...ا پر کھیل کود مین بھی بڑی احتیاط ہو
...ا پر بخصوص عضو سے نہ ہنسی کوئی بھی کرے
...ا پر گالی گلوچ مین بھی جو گندا کبھی بکین -
...ا پر میرے بزرگ پھر مجھے گرکل مین بھیجدین
...ٹا ہو بچپن کے سوا کوئی پوشش نہ ہو مری
...ن ...نے کے واسطے نہ سہری پہ ہو نظر
...تہ ہو جو پیرہن تو سراسر ہو کیسری
...ڈ بارھی کے تلیہ مراسب ہو رنگ روپ
...چاریہ جی دین مجھے تعلیم جب گھڑی
پھر چھیڑ دین بحث فلسفہ روح کیلیئے
...ستلائین وہ کہ مثل مسافر ہین ہم سبھی
...تا دیکھون نہ غیرت سے کسی ملک کو کبھی
...پتا پھر ہو تعلقات زن و مرد کی خبر
...کا سماجی ذمہ داریان بتلائین پھر مجھے
...ند کر اتھ اور پاؤن جتنے ہین اوباشی کر رہے
...والدا بچپن مین اس طرح سے دکھا کر ہر ایک بات
...نا بیچ نہ پھر ہو آب حیات بدن کبھی

لہو و لعب مین ہو نہ کوئی فحش مشغلا
آئے مذاق مین نہ کبھی نام بھی ذرا
تو والدین مجھکو بہت سخت دین سزا
پچیس سال تک رہے پڑھنے کا سلسلا
جاڑا اگر ستائے تو کمبل کا آسرا (سہارا)
فرش زمین ہو یا ہو فقط تخت اک بچھا
وہ ناپسند ہو تو رنگون رنگ گیروا
ودیا پراپتی ہی کی دھن مین رہون لگا (تحصیل علم)
آدرش (مقصد) زندگی کا بھی دین پیشتر سنا
ثابت کرین کہ ہے یہہ اجر اور امر (لافانی) سدا
سمجھائین پھر مجھے کہ یہہ دنیا ہے اک سرا
مجھکو سبق پڑھائین پرسپر پریم کا
اعضاے خاص کی بھی ہو برتاؤ کا پتا
پھر دین سبھی فرائض روحانی بھی جتا
صنعت کے معرفت کے لئے تھا [illegible] دیا
ہو میرے ساتھ ناصح مشفق کا مشورا
رجحان ہے کہ خاتمہ تن کی ہے یہہ [illegible]

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فضول اُن کے لئے مکّاریں سی دھن کماتی ہیں
نہ رشتہ دار کوئی ہے نہ کوئی آشنا

جو سادھن اس سی کرنا ہے اُسے کر لیجیے فوراً
اچانک ہی کسی دن یہ بدن ہوگا فنا

دُکھوں سے تینوں بالوں کی ہیں اِی جگدیش بچ جاؤں
یہی مطلب ہے بس اپنا یہی ہے مدعا

جہاں احباب دیکھے سوارتھی اور خود غرض دیکھے
نظر آیا نہیں کوئی رفیق با وفا

اگر کچھ شانتی آنند کی تجھکو تمنّا ہے
تو لوبھ اور کام کرودھ آدمی ہی نادان ہیں

نہیں ہے زندگی کچھ شے مقابل دین و ایمان کے
جو ادھر ادھر جاتا ہو تو کٹوا لے گلا اپنا

انھیں کیواسطے ایشور نے ہمکو دی یہ پونجی ہے
جو مُلک و قوم کے کام آئے بیشک دھن لُٹا اپنا

تمنّائے طفولیت

نظم نمبر ۲

آریہ مسافر ہو ۱۵ جون ۱۹۰۷ء

بارِ دگر ہو کاش لڑکپن مُجھے عطا
من بھی نیا ہو اور نئی آنکھ اے خدا

پھر کاش مجکو جسم سراپا پوتر دے
جس میں گھسی ہوئی نہ ابھی ہو ملین تا...

(ناپاکی)

پھر اندریاں بدن کو مری سب ملیں جدید
حاصل ہوں برہمچاری سے مجھے ماتا اور پتا

آغوشِ مادری سے تجرّد کا ہو سبق
(ماں کی گود)
دوش پدر سے نام سُنوں برہمچریہ کا

جو مہد میں لٹا کے مجھے لوریاں ملیں
(جھولا)
رشیوں کی سب برائی کا ہو اوس میں تذکرا

مندالسا[۱] جو دیتی تھی بچوں کو ہر گھڑی
سکتا وہی دیا کرے مجھکو بھی والدہ

۱؎ مہارانی مندالسا اپنے پتر خورد بچوں کو گیان سمبندھی شلوک پڑھ کر کھلایا کرتی تھی جس سے اوس کے کئی پتروں نے برہمچاری سے سنیاس دھارن کر لیا تھا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُف تک بھی بھول کر نہ کبھی مُنہہ سے پھر کرون
کر ڈالون مین وطن کے لئے جسم کو فنا

جو سختیان پڑین انہین جھیلون خوشی کیساتھ
رنج و الم ہون دہر کے مجکو طرب فزا

سمجھون نہ مین کہ ہوتی ہے کیا چیز بُزدلی
دائم مصیبتون کا کرون مین مقابلا

مایوسیان نہ آئین کبھی میرے سامنے
اُن کو ملے نہ خانۂ تن کا مرے پتا

شاریرک آتمک وہ اوستھا بلشٹ ہون
جسمانی روحانی حالت طاقتور
ناکام کر سکے نہ مجھے کوئی حادثا

کمزوری اور خامیان مجھ مین جو آج ہین
آئین نہ خواب مین بھی یہ منحوس وبچیا

مردانہ وار ایسی بڑھے ہمت بلند
مُردہ طبیعتون کو منٹ بھر مین دُون جلا

علم و عمل کی میرے زمانے مین دھوم ہو
دُشمن بھی اپنے مُنہہ سے کہے مجکو مرحبا

دُنیا کو اپنے زور سے گرویدہ جو کرے
تقریر اور لیکھ مین جادو ہو وہ بھرا

ویراگ اور وویک رہین میرے غمگسار
چھوٹے نہ یم نیم کی کبھی مجھ سے منترتا

چہرے سے ہون عیان مری سب دہرم کے نشان
جو شکل دیکھ لے وہی ہو جاے شیفتا

جیو آتما کو اپنے انادی سمجھ کے مین
مرجانے کے لئے رہون طیار مین سدا

توڑون قلم کو ہو نہ جو تحریر مین کشش
کاٹون زبان کو مین جو بولے اثر صدا

یہہ خانہ داری بھوگ کے مربادا پوربک
طے کر کے زندگی کا اہم یہہ بھی مرحلا

پھر بان پرست اور مین سنیاس مین رہون
یون عمر ستر کا ہو میری خاتما

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے روشنی اسی سے چراغِ خیال میں — گر تیل گر گیا ہے تو بس گُل ہُوا دیا

مونترا اندریون کو مونتر کا سادھن سمجھ کے مین — جانون نہ یہ کہ استری آتی ہے کام کیا

سکھدیو[ا] کی طرح سے ہو رُہبانیت مری — گر عورتون کو دیکھون تو جذبہ نہ ہو بُرا

جملہ علوم و فن مین ترقی کرون کمال — ہر اک ہنر مین ہو مرا ثانی نہ دوسرا

سب سیکھون پرانی ماتر کے آرام کے سبب — جس سے کہ دیش بھگتی کا حاصل ہو مدعا

ستیا بنون مین وید مُقدّس کا جان نثار — مٹجانے کے لئے مین کرون پیدا حوصلا

دھرمِ اونتی کے جوش مین پاؤن مین تربیت — تازیست جس سے دل مین رہے اسکا ولولا

گُن کرم اور سُبھاؤ مین ہو امتحان مرا — اپرا پرا کے پاس مجھے ہو پرکیت

وِدیا سبھا سے دھرم سبھا سے ملین سند — اوس وقت انتخاب مین دُرج دین مجھے بنا

گُنچھ دان مین ہمسر ہم او رتن ہو سنسکار — گر وکُل سے کامیابی کے پشچات ہون جُدا

جاؤن بصد ہزار مسرت مکان کو — قدمون پہ والدین کے گردن کو دون جھکا

پھر چھانٹ لون مین کوئی سوشکشت بد ہو جہان (تعلیم یافتہ بیوی) — وید وکت ایک خاص سو ہمیر بھی ہو رچا

انجام خوب دون مین فرائض گرہست کے — ہرگز رتوگمن سے کی نیم کو نہ دون بھلا

پیدا کرون گا اُتنے ہی ہنر او ر ہنر بان — جتنے بنا سکون گا مین تعلیم یافتہ

بل مین بُدھی مین نہ ہیتنی نہ ہو لگا مین (کمزور) — سنتان (اولاد) تندرست ذہین اور پارسا

ہمدردی کا لہو ہے رگ رگ مین جوش زن (جوش، نادات) — اہلِ جہان کو دامِ تباہی سے دون چھڑا

[ا] سکھدیو جی سے کوئی استری سے جھک پردہ نہین کرتی تھی کیونکہ معلوم تک نہ تھا کہ استری کس کام آتی ہے ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نادان اور جاہل ہے مجمعِ اناث اب — کس طرح ہو مہذب پھر خانمان ہمارا
تعلیم یافتہ گر ہوتیں کسیقدر بھی — کیونکر نہ ساتھ دیتیں سب دیویان ہمارا
اسکول عورتون کے جاری کرے ہر اک جا — پیدا اگر ہو کوئی اب رازدان ہمارا
ہمت سے اپنی کھولے اب پتریون کا گروکل — کوئی ریفارمر ہو گر نکتہ دان ہمارا
گھر کے لڑائی جھگڑے یون رفع ہونگے سارے — اس طرح سے مٹے گا رنجِ نہان ہمارا
علم و ہنر کو جب تک حاصل نہ یہ کرینگی — ہوگی نہین ترقی ہے یہ گمان ہمارا
بربادی و تباہی وابستہ ہے انہین سے — ہے منحصر انہین پر سود و زیان ہمارا
عالی دماغ بچہ پیدا کرین گی یہہ ہی — قائم رہے گا ان سے نام و نشان ہمارا
ہان مہر شی بہادر اولاد یہہ جنین گی — پائے گا جن سے رونق ہندوستان ہمارا
اِن کے بغیر لیکچر بے فائدہ ہین دیتے — کچھ کام کا نہین ہے شور و فغان ہمارا
احسان اس جماعت کا ہم پہ ہے بہت کچھ — اس سے نہین زیادہ اک مہربان ہمارا
کرتی ہین خدمتین یہہ مردون کی زندگی بھر — ایسا نہین ہے کوئی بھی قدردان ہمارا
اِن سے زیادہ عصمت قائم نہین ہماری — ہو جائین فیل ہم لوگر امتحان ہمارا
اوباش مرد جتنے ہین استری نہین ہین — جھوٹا نہین ہے یہہ بھی ہرگز بیان ہمارا
اِن کی وفا شعاری اور سچی جان نثاری — ناقابلِ بیان ہے بالکل دہان ہمارا
بھائی کی ماں تا ہے دل مین بہن کے کیسی — آغوشِ مادری سے دل شادمان ہمارا
بیوی ہماری گویا بے دام خادمہ ہے — غمخوار اس سے اچھا ہے اور کہان ہمارا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گرہ پتر پرکاش — **ویدک غزل ۳** — ۵ مئی ۱۹۰۷ء

بدکاریوں میں عمر گنوائی تو کیا ہوا
مُنہہ پر کسی نے خاک رمائی تو کیا ہوا

سنتان کو ہوئی نہ خبر دھرم کی ذرا
اِنگریزی فارسی جو پڑھائی تو کیا ہوا

مائل ہوئے فدا نہ شروتا گن اس طرف
ست دھرم کی کہانی سُنائی تو کیا ہوا

کیا دھرم کی ہوئی نہ ترقی جہان میں
سوامی سے سب نے کی جو لڑائی تو کیا ہوا

گھر چھین چھین لوگوں کا زر لوٹ لوٹ کے
اونچی عمارت آہ بنائی تو کیا ہوا

ویدوکت سنسکار نہیں تم نے گر کیا
اولاد کی خوشی ہے منائی تو کیا ہوا

چھوڑیں گے جہل و بُغض کو ہرگز نہ وہ کبھی
ہمنے جو وید شُرتی دکھائی تو کیا ہوا

سُنتا نہیں ہے کوئی بھی ست دھرم کی فغان
رو رو کے اسنے ندی بہائی تو کیا ہوا

جب لُطف ہے کہ ست سے بیوہار ہو فدا
دولت اَستیہ سے جو کمائی تو کیا ہُوا

رسالہ ہمدرد قوم میرٹھ — **تازہ غزل ۴** — ۵ نومبر ۱۹۰۷ء

"ستری سکشا"

آن پڑھ ہے نصف دیکھو ہر خاندان ہمارا
ناخواندہ اب ہے آدھا ہندوستان ہمارا

کرتا نہیں توجہ کوئی بھی سوئے نسوان
کیونکر کریں نہ شکوہ پھر لڑکیان ہمارا

ہم دختر و پسر کو یکسان نہیں سمجھتے
ہے یہہ اُصول کتنا نقصان رسان ہمارا

گر غور کرکے دیکھو انصاف کی نظر سے
گہرا تعلّق ان سے ہے جاودان ہمارا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو ظلم کیا کرتے ہیں ہو جاتے ہیں برباد
زنہار کسی دل کو دکھانا نہیں اچھا

بدنامی ہوتی ہے بزرگوں کی تمہارے
بتخانہ کی جانب کو بھی جانا نہیں اچھا

ہم صاف کہے دیتے ہیں پچھتاؤ گے اک دن
کبھیوں سے یہہ لطف اڑانا نہیں اچھا

خالق نے کسی کو بھی نہیں دی یہ اجازت
پھر کیوں نہ کہیں مانس کا کھانا نہیں اچھا

جو شوخ کی شرطیں ہیں وہ سب کیجیے پوری
گنگا کا فدا صرف نہانا نہیں اچھا

نیچر کی صنعت

اک لوتھڑے پہ رکھا کسنے دہان ہمارا؟
بخشا ہوا ہے کس کا نطق زبان ہمارا؟

اک سے بلانے والا جان جہان ہمارا
آتا نہیں ہوا ہے بیوجہ بیان ہمارا

پھیلائی ہیں مناسب تن میں رگیں ہزاروں
جوڑا ہے باقرینہ ہر استخوان ہمارا

چلنے کو اور پکڑنے کو دست و پا بنائے
معلوم کسکو تھا یہ سر نہان ہمارا

ماتا کے پیٹ میں ہم رہتے ہیں نو مہینے
دیکھو عقیل کیسا ہے رازدان ہمارا

دریاؤں اور باغوں سے ہے زمیں سجائی
کسنے بنایا محفوظ ایسا مکان ہمارا

پانی کے صاف چشمے ٹھنڈی ہوا کی جھونکے
یہہ مہر سے مزین ہے آسمان ہمارا

چوٹی ہمالیہ کی کیسی فلک نما ہے
میدان کی فضا سے دل شادمان ہمارا

ہر دم کھڑا ہی رہتا ہے یہہ محافظت میں
گویا ہے سنتری یہہ کوہ گران ہمارا

جنگل میں جھومتے ہیں خودرو ہزاروں پودے
باغ جنان سے اچھا یہہ گلستان ہمارا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سولاکھا آتی جہان مین اب عالم کہان ہین
جاتا رہا فدا وہ پہلا سمان ہمارا

آریہ سماج چار میرٹھ — غزل ۵ — ۱۵ مئی سنہ ۱۹۰۷ع

قول سوامی جی کا جسنے نہین مانا ہوگا — یاد رکھو کہ اوسے دُکھ ہی اوٹھانا ہوگا
آریہ ورت کی سنتان بنیگی فاضل — پھر وہی اوس کی ترقی کا زمانا ہوگا
دم نکل جانے سے سمجھو نہ کہ ہم چھوٹ گئے — پھر اسی طرح یہان مر کے کبھی آنا ہوگا
دھرم مین آپ پر اوپکار جو کرنا چاہین — راہ گم کردہ جو ہین اُن کو بتانا ہوگا
ہین جو ناواقف ست دھرم وہ ہین چکر مین — روشنی وید کی اُن سب کو دکھانا ہوگا

وید ودیا کو نہین جو کوئی سیکھے گا فدا
اوسکو دُنیا مین نہین کوئی ٹھکانا ہوگا

آریہ سماج ڈیرہ — غزل ۶ — مارچ سنہ ۱۹۰۷ع

دل شاہد دُنیا سے لگانا نہین اچھا — ہر وقت کی تکلیف اوٹھانا نہین اچھا
دائم متوجہ رہو ایشور کی طرف تم — دل مادّی چیزون سے لگانا نہین اچھا
کرتے رہو تم پنچ مہا یگیہ ہمیشہ — بُدھی کو کبھی ان سے پھرانا نہین اچھا
جو سچ سے ملے نانِ جوین وہ بھی ہے بہتر — جو جھوٹ سے ملتا ہو خزانا نہین اچھا
کیا بعد فنا ساتھ چلے گا یہہ بتاؤ — جو حق ہے کسی کا وہ دبانا نہین اچھا
بدچال جو ہین وہ بھی تو کچھ نیک چلن ہون — کیون اون کو ست اُپدیش سُنانا نہین اچھا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جهوکون سے تم اپنے انهین اب چل کے جگانا

دیگر ۹

یهه سوامی دیانند کا رُعب چهایا
مقابل مُسلمان نه عیسائی آیا

پڑا تها یه مست مئے خوابِ غفلت
ست اُپدیش سے دیش سارا جگایا

اُجڑنے کو تها آریه ورت اپنا
برنگِ گلستان اوسی نے کهلایا

پورانون نے بدهی بگاڑی تهی اپنی
اوسی نے همین ویدمت پر چلایا

اوسی نے همین دی بهلائی کی سکشا
بُرائی سے همکو اوسی نے بچایا

وه اُپدیش تها سحر یا تها کرشمه
کها اوس نے جو کچهه وهی کر دکهایا

بُتون کو سمجهتے تهے پرماتما هم
همین کفر سے شرک سے هے بچایا

بشر کرشن تهے رام بهی آدمی تهے
یهه عقلاً و نقلاً بخوبی جتایا

هم اندهے تهے آندهی مین حیران و مضطر
اوسی نے همین آ کے رسته بتایا

مُصیبت بهی سهی اور صدمے اوٹهائے
مگر دیش کی اونتی کو بنایا

بلا کی تهی آپس مین نا اتفاقی
اوسی نے فدا آ کے باهم ملایا

دیگر ۱۰

ادهرمی کو بهی دهرم پر سے چلایا
هزارون هی بگڑے هوؤن کو بنایا

هزارون کو مکتی کے رستے بتائے
اور لاکهون کو اُپدیش اپنا سنایا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گردانت کبھی دیئے تھے تو ہے ستم بھی بخشا — خالق دقیقہ رس ہے اور نکتہ دان ہمارا

دیتا ہے پھول پھل یہہ ہمکو نئے ہمیشہ — ہم میہمان ہین اس کے یہہ میزبان ہمارا

کس کس صفت سے پنہان رکھا دماغ سر مین — نیچر ہے کیا انتخاب کاریگران ہمارا

کہنی کو اور گھٹنے کو ہے سکھایا مڑنا — تھا خوردن و نشستن ورنہ کہان ہمارا

کس طرح ٹٹی جاتے اور کرتے ہم طہارت — مشکل سے سامنا تھا بس ہر زمان ہمارا

صناع نے بنایا اک قطرہ سے فدا ہے
ہر عضو تھا بدن کا اس مین نہان ہمارا

دیگر ۔ طلب نسیم

جاپانی[1] ہواؤن تم ادھر بھی کبھی آنا — ان گلشن بھارت کے گلون کو بھی کھلانا

اس باغ مین پژمردگی چھائی ہی سراسر — بادل کو سمندر سے ذرا کھینچ کے لانا

نوزادہ نباتاتی ابھی تشنہ دہن ہین — بارش کا فلک سے ہے کوئی قطرہ گرانا

خشکی سے گل و برگ و ثمر سوکھ چکے ہین — دریائے کرم اپنا ذرا اس مین چلانا

بے وقت یہہ کہتے ہین کہ آمد ہے خزان کی — معصوم جو کلیان ہین ذرا اون کو بچانا

گلچین ستم کیش کی ہے دست درازی — اس ظلم پہ تم خون کے چار آنسو بہانا

مرغان چمن خواب مین بدمست پڑے ہین — تم اپنے تھپیڑون سے ذرا اونکو جگانا

سوئے ہین یہہ ایسے کہ ہوئے مردہ سے بڑہکر

[1] یعنی جو صنعت و حرفت جاپان مین ہے وہ ہندوستان مین ہو جائے ۔ ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اودّیا کا بھارت مین جو کچھہ اثر تھا — فدا ست ودیا سے اُسکو اُٹھایا

بھجن اور بھی ایسے لکھین گے کاشی
اگر یہہ مہاشون نے مل جل کے گایا

دیگر ۱۳

ڈسنے کے واسطے جو تجھے کال آئیگا — وہ کون ہے جو جان کو تیری بچائے گا
پینا شراب اور وشئے بسواؤن سے — نادان کب تلک یہہ مزہ تو اڑائے گا
تجھکو سزا ملے گی بُرے کام کی بُری — ہوگی نہ عفو تو جو کسی کو بلائے گا
پورے منورتھہ اوس کے رہین گے جہان مین — پرماتما کے پریم سے جو چت لگائے گا
اَرپن جو کردو مورتی پوجا کو عمر بھر — مکتی کا راستہ نہ یہہ ہرگز بتائے گا
سُکھ نیند سو رہا ہے سہری مین تو عبث — اک روز کال بھی تری ارتھی اوٹھائے گا
جس جسم کے سنگار مین رہتا ہے تو مدام — بلّی نہ کھائیگی اسے کتا نہ کھائے گا
ترشنا یہہ ہی رہی ترے دل مین جو عمر بھر — اس راگ دویش سے کبھی فرصت نہ پائے گا
راحت کا مستحق وہی ہوگا ہزار مین — مٹنے سے پیشتر جو خودی کو مٹائے گا

سُکھ سے وہی رہے گا ہمیشہ جہان مین
ایشور سے اے فدا جو کوئی لو لگائیگا

دیگر ۱۳

رشتہ یہہ جان لو کہ وہی موکش پائیگا — جو کام کرودھ لوبھ کو دل سے مٹائیگا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اجل لے گئی ہمکو تو کیون نہ آکر ۔ سبب ہے کیون لیکھرام اور گرودت اُٹھایا
نہ باقی رہی آب حیوان کی حسرت ۔ وہ جامِ مئے معرفت ہے پلایا
بہت راجہ بابو نے اونکے چیلے ۔ پرم ہنس سنیاسی نے سر جھکایا
تھے چاہ تنزل مین ہم ڈوبنے کو ۔ فلک پر سہارے نے اونکے چڑھایا
ہزارون برس سے جو ہم سے چھپی تھی ۔ اوسی دہرم کی روشنی کو دکھایا
غرور و تکبر جو سر مین بھرے تھے ۔ اونہین مثل حرفِ غلط ہے مٹایا
خبر تھی کچھ اپنی نہ بھارت کی ہمکو ۔ یہہ سوامی ہی نے گیان ہمکو بتایا
یہہ بد قسمتی آریہ ورت کی ہے ۔ جو سوامی کو کوئی دن بھی رہنے نہ پایا

جو وِدیا تھی اون پر فدا ہمکو دیدی
نہین ایک شمہ اونہون نے چھپایا

دیگر ۱۱

جو تھے ناستک وہ آستک کردکھایا ۔ جو ایشور کی ستہی مین شک تھا مٹایا
دکن اور پنجاب و بنگال سے مین ۔ ست اُپدیش کا خوب جھنڈا اُبھرایا
مسلمان و عیسائی مذہب کا شعلہ ۔ چراغِ سحر کی طرح ٹمٹمایا
وہ تھی دہرم کی ایک برقی تجلّی ۔ کہین بھی یہی اوسکی سدرش نہ پایا
جو تھی زندگی نذر بھارت کے کردی ۔ بڑا دہرم رکھشا کا بیڑا اوٹھایا
جو اِس دیش کے حال پر رو رہے تھے ۔ دلاسے دئے اور اون کو ہنسایا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تم آریہ بنتے ہو تو دس نیم بھی سیکھو
اے منتر فقط نام لکھانا نہین اچھا

ایشور کی بھگتی ہے اگر یوگ کرو تم
بُت خانہ کلیسا مین یہہ جانا نہین اچھا

جو وید دھرم کا مارگ ہے اوسی سبکو دکھاؤ
جو راستہ اُلٹا ہے بتانا نہین اچھا

تدنتے جو ہے لوپ نہین کوئی سمجھتا
یون نام گروکل کا مٹانا نہین اچھا

تہذیب کے پیرایہ مین ہو بحث اگر ہو
ان باتون مین دُشنام سُنانا نہین اچھا
گالی

ایشور کی عبادت کرو ہر وقت مدام
بے فائدہ یون عمر گنوانا نہین اچھا

دیگر ۱۵

سوامی جی کا آنا

آریہ بھجن
بہار ۱۵ جنوری ۱۹۰۶

جب سے یہان پہ سوامی دیانند آ گیا
کل یگ کا کالا مُنہہ ہوا ست یگ ہے چھا گیا

سائنس کے بھاش کا نہ رہا مان اب ذرا
ویدون کو ستیہ انہہ سے پڑھنا سکھا گیا

سوامی کو دھنباد ہے سوامی کو دھنباد
اے آریو! وہ دل کی اَودیا ہٹا گیا

شنکر سے اور بودھ سے بڑھکر تھا یہ رشی
ایشور کو مادہ کو جو ثابت کرا گیا

امریکہ جیوتی پہونچی ہے یوروپ مین روشنی
روشنی
کچھ اس طرح سے وید کا دیپک جلا گیا

بھارت ہے مست جسکی سُگندھی سے ای فدا
ایسا وہ ستیہ دھرم کا غنچہ کھلا گیا

۱ آریہ سماج کے دس نیم - ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایشور کی آگیا سے ہوگا وہ منحرف
چلتا رہیگا جو کوئی انکول وید کے
ادبھت ہے پر بھوتائی جو ایشور کی جگت مین
یہہ تاج وتخت فیل وخدم سب فضول ہین
یم اور نیم کا یوگ کے سیون کرینگے جو
ہے گیان سے جو پریم تو ست سنگ کیجئے
اُپ کار چاہیئے تجھے کرنا ضرور کچھ
ایشور کے جاپ سے ہی کٹین گے یہہ پاپ سب
جو چکرورتی راجہ تھے وہ بھی نہین رہے
یہہ کام ایک موہنی منتر سے کم نہین

جو پریم بھاؤ سے مرے بھجنون کو گائے گا
تکلیف پائیگا نہ کبھی دکھ اوٹھائے گا
ویدون کو جو پڑھے گا وہی اوسکو پائے گا
مرنے کے وقت کچھ بھی نہین کام آئے گا
دکھ رنج بھول کر نہ اونہین منہہ دکھائیگا
ما رگ جو ستیہ کا ہے وہی ہاتھ آئے گا
پھر یہہ ہنسنش جنم بڑی مشکل سے پائیگا
ہے اور کون جو تجھے دکھ سے بچائیگا
وہ چیز کیا ہے جس کو نہین کال کھائیگا
وہ کب نکل سکیگا جو قابو مین آئیگا

سند یہہ ہے یہی مجھے ہر وقت اے فدا
مرنے کے بعد دیکھیئے کیا پیش آئے گا

دیگر ۱۴

ہنت وبیاکہیہ ۹۵ — آریہ پچادیر پٹھ نمبر ۲

من جھوٹ سے زنہار لگانا نہین اچھا
دل صاف جو پایا نہین یم نیم بیر پورے
ہر وقت یہہ بھارت سے صدا آتی ہے ہم کو
با علم ہوا کرتی تھین سب عورتین پہلے

بدھی کو سچائی سے ہٹانا نہین اچھا
یہہ گھر نہین اچھا یہ ٹھکانا نہین اچھا
آزردہ طبیعت کو ستانا نہین اچھا
نادان ہین جو کہتے مین پڑھانا نہین اچھا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بھیجیں یتیم خانوں میں پن جو کریں ہم
بھوکا ہر ایک بالک کھائے جہاں ہمارا

نانِ شبینہ تک کے محتاج ہو چکے ہیں
کہتے وہ ہیں نہیں ہو اب باپ ماں ہمارا

پردہ نشین بیوہ روٹی کو ہیں ترستی
دستِ کرم پہونچتا کب ہے وہاں ہمارا

عیسائی و مسلمان ہیں اپنے مت میں کرتے
یوں دہرم کہوئے جاتی ہیں لڑکیاں ہمارا

اے مالدارو! اٹھو تم زندہ اس کو کرلو
اب دیش ہے اناتھوں سے نیم جاں ہمارا

بچے جو قوم کے ہیں وہ غیر کے نہیں ہیں
دیکھو جو غور کر کے ہے خاندان ہمارا

اے ہندو قوم! اب تو بیدار ہو ذرا تو
مٹنے کو ہو رہا ہے نام و نشان ہمارا

جاتا ہے غیر ملکوں میں رات دن کھنچا یہہ
کیونکر نہ اے **فدا** ہو غلہ گراں ہمارا

دیگر[۱]
رسالہ اندر لاہور بابت ماہ فروری ۱۹۰۸ع

ہونے دو گر عدو ہے سارا جہان ہمارا
دشمن جو ہے تو کیا ہے دورِ زمان ہمارا

اے آریہ سماجو! مضبوط خوب رہنا
ہوگا نہیں کسی سے کچھہ بھی زیان ہمارا

ہم ایک ہی خدا کو ہیں ماننے سراسر
انسان نہیں ہے کوئی روزی رسان ہمارا

جو نقلی تھے سماجک استعفے دے گئے وہ
سچ جانو ان دنوں تہا اک امتحان ہمارا

جاسوسوں کی بدولت شورش ہوئی تھی برپا
حاکم ہوا تہا ہم سے کچھہ بدگمان ہمارا

ہم دہرم جان کر ہی آئے سماج میں تھے
بیشک سماج کا ہے یہہ جسم و جان ہمارا

ست دہرم کی محبت جائے نہ آتما سے
گر ہو الگ بھی ہر استخوان ہمارا

کس طرح دوستی کو ہم اسکی ترک کردیں
مطلوب ہے یہہ رشکِ حورِ جنان ہمارا

جو راستی ہے اس کو ہرگز نہ چھوڑیں گے ہم
ہو جائے گرچہ دشمن اب حکمران ہمارا

پرچار سے کبھی بھی باز آئیں گے نہیں ہم
جب تک کہ قبضہ میں ہے نطق و زبان ہمارا

دل میں جو ہے تمنا وہ مٹ نہیں ہے سکتی
کٹوا دو دست و پا کو سی دو دہان ہمارا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(ویش ہتکاری میرٹھ بابت ماہ جنوری سنہ ۱۹۱۶ء دیکھو ۱۶)

سُنتا نہیں ہے کوئی شور و فغان ہمارا
اِس غم میں دین تر ہے خونفشان ہمارا

اِک قافلہ ہے تجھ سے بے آب و نان ہمارا
اے قحط کر رہا ہے تو اِمتحان ہمارا

چھپر نہیں میسر ہوتا ہے یتیمان
سہ منزلہ ہے لیکن ہر اک مکان ہمارا

ملتی نہیں ذرا سی گُڑ کی ڈلی بھی اُن کو
گھی دودھ سے مگر ہے لطفِ زبان ہمارا

ان کو نخود بریان بھی ہم نہیں ہیں دیتے
ہونٹوں سے پر ٹپکتا ہے رنگِ پان ہمارا

جوتے کا ایک جوڑا کب ہو نصیب اُن کو
بائیسکل سڑک پر پر ہے روان ہمارا

آرام کرسیوں پر ہم ہیں مزے میں لیٹے
پھرتا ہے مارا مارا یہہ کاروان ہمارا

دِل پر اثر کریں کیا اِن بیکسوں کے نالے
ہے ہارمونیم سے دل شادمان ہمارا

ایک وقت بھی تو بھوجن انکو نہیں ہے ملتا
دنگل میں کودتا ہے پر پہلوان ہمارا

دنل بالکوں کی جس سے ہوتی شکم پُری تھی
کھاتا ہے ایک اُسکو فیلِ گران ہمارا

ایک پاؤ بھر بھی آٹا آئے نہ ہاتھ اُن کے
راتب اُڑا رہا ہے اسپِ دوان ہمارا

مکا کا بھی نہ دلیہ ہو دستیاب اونکو
کہیرون سے اور شکر سے پُر ہے دہان ہمارا

گرچہ طوائفون کو گھر پر بُلا رہے ہیں
ان کے لئے نہیں ہے پر آستان ہمارا

بیکار لوگ کھاتے ہیں دھن پڑے ہمارا
جاتا ہے دان سارا یُوں رائگان ہمارا

پنڈوں کو تیرتھوں کے خیرات جا رہی ہے
ہے بحرِ فیض ہر دم اوس جا روان ہمارا

جس سے ہزاروں انسان ہیں ہو گئے نکمے
محتاج بن گیا ہے ہندوستان ہمارا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تم بے قصور مجرم ہمکو بنا رہے ہو
کچھ کام منہ پایا نہ دیکھا کہاں ہمارا ۴

ملکی معاملوں سے کیا ہے ہمیں تعلق
ست دھرم کی اشاعت مذہب ہے ہاں ہمارا

کرتے ہیں اوس کی جانب مائل طبیعتوں کو
ہوتا ہے دل کے اندر سکہ رواں ہمارا

لہراتا ہے پھریرا جذبات باطنی پر
گڑتا خیال میں ہے جا کر نشاں ہمارا

پرمان اور یکتی ہتھیار ہیں ہمارے
ہوتی ہے ان سے نصرت یہ ہے گماں ہمارا

تاثیر روح پر ہم باتوں سے ڈالتے ہیں
ہیں وعظ اور لیکچر تیغ و سناں ہمارا

ہوتا شکار اوس سے ہے طائرِ جہالت
کرتا ہے وار جسدم تیرِ زباں ہمارا

جنگ و جدل ہماری ملت میں ناروا ہیں
لڑتا نہیں کسی سے پیر و جواں ہمارا

بدخواہ اے **فدا** ہم ہرگز نہیں کسیکے
ہو مہرباں یا ہو نا مہرباں ہمارا

دیگر ۱۹

تڑپا ہے کیوں نہ ہمکو دردِ نہاں ہمارا
برباد ہو رہا ہے ہندوستاں ہمارا

اس کی خرابیوں کا جو کچھ پتہ لگا سکے
ایسا نہیں ہے کوئی اب رازداں ہمارا

چلتا نہیں ہے کوئی بھی رہنما کے پیچھے
رستہ بھٹک رہا ہے ہر کارواں ہمارا

گلشن میں باغباں سے ہے دشمنی ہماری
اُجڑا جبھی چمن سے ہے آشیاں ہمارا

ٹوٹا ہوا سفینہ ملاح بھی عدو ہے
طوفاں نے گرایا ہے بادباں ہمارا

بیتاب رات دن ہیں سیماب کی طرح ہم
سنتا نہیں ہے کوئی شور و فغاں ہمارا

مہرِ سکوت ایسی لب پر لگی ہمارے
آتا نہیں ہے منہ تک بھی اب بیاں ہمارا

اسدرجہ ہو چکے ہیں ہم محو اضطرابی
کرتی ہے طوف آکر برقِ تپاں ہمارا

شادی کمسنی نے ہے نسل کو بگاڑا
بچہ ہر ایک ازبس ہے ناتواں ہمارا

ملک اور قوم کی کچھ [illegible]
بیباق ہو چکا ہے ہر نوجواں ہمارا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہین آریہ سماجی ہم وید کے مُقلّد / سو بار کوئی لکھ لے یہہ ہے بیان ہمارا

کیونکہ بغیر اسکے زندہ رہین بتاؤ / ہم اس کی مچھلیان یہہ بحر روان ہمارا

ہرطرح آزما لو ثابت قدم رہین گے / تخریب پر زمین ہو یا آسمان ہمارا

قانونی سختیون سے مذہب کہین چھُٹے ہین / کچھ کر نہین ہین سکتین یہ دھمکیان ہمارا

ممکن نہین ذرا بھی لغزش خیال کو ہو / زخمی جگر کرین جو تیغ و سنان ہمارا

دھرم اُنّتی کی دھن مین کٹ جائے اپنی گردن / ہوگا مقدّر ایسا اور کہان ہمارا

بھوگول کو سمجھتے اپنا وطن ہین ہم تو / کچھ ایک ہی نہین ہے ہندوستان ہمارا

گورون سے ہمکو نفرت کالون سے ہو محبت / ہو سکتا ہی نہین یہہ وہم و گمان ہمارا

انگریزی قوم کو ہم بھارت سے کیون نکالین / اب نیم بناؤ تو ہے کہان ہمارا

جاپان و روس و یورپ ہین سب فدا برابر
آباد گرچہ بھارت مین ہے مکان ہمارا

دیگر ۱۸

برٹش راج ہین ہمارے مہربان

شادان رہے ہمیشہ شاہِ شہان ہمارا / قائم اسی سے تو ہے امن و امان ہمارا

انگریزی سلطنت تو ہے پاسبان ہمارا / ہے ہم وطن ہی ہر اک نامہربان ہمارا

دیکھو اٹاوہ والے تازہ مقدمہ کو / ہے اتفاق باہم جس سے عیان ہمارا

پنڈی کے قیدیون کا گر فیصلہ پڑھو گے / تصدیق اوس جگہ پر ہوگا بیان ہمارا

ہمنے ہی اوسکو بدظن اپنے سے کر لیا ہے / دراصل مار لے تو ہے قدردان ہمارا

خفیہ پولیس کی کرتوت! جو کچھ بھی چاہی کر لو / ویران نہ تم سے ہوگا ہندوستان ہمارا

گرشتے سے کچھ صداقت نکلیگی بہوٹ کر خود / سلطان آپ ہوگا پھر مدح خوان ہمارا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

1043

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سدا جاری رہے جس وقت ہم فضلِ یزدان تھا
بھرا رہتا گلِ مقصد سے ہر دم اپنا دامان تھا

فریبی[51] چور زانی جھوٹا کوئی بھی نہ انسان تھا
ہر اک فردِ بشر کو سب سے پیارا دین و ایمان تھا

حفاظت[52] کے لیے گھر پر نہ جو کیدار و دربان تھا
جو تھا ان پاکبازوں کا تو اک پرمیشر نگہبان تھا

سنا[53] تھا نام تک تحریر کا جبتک نہ اوروں نے
یہاں قرطاس کی اوپر رواں کلکِ قلمدان تھا

چلا کرتے تھے آگے سب کو پیچھے چھوڑ جاتے تھے
ترقی اور کمالوں میں ہماری ہاتھ میدان تھا

کبھی گھٹ شاستر آدی اُپنشد اسنے بنائے تھے
کبھی بھوگول سالا اس کا زیر بار احسان تھا

سمی[54] دت آریہ بھٹ کی ذرا تصنیف کو دیکھو
نہ ایسا جوتشی کوئی نہ ایسا ہندسہ دان تھا

سوا اُن ماہرِ سیارگان کے کس کو بتلاؤ
ہمیشوں پیشتر علمِ خسوفِ ماہِ تابان تھا

گنت ودیا سے وہ معلوم کر لیتے تھے گھر بیٹھے
گہن میں جانیوالا جبکہ خورشید درخشان تھا

بدھشٹر اور بکرم کا زمانہ صاف کہتا ہے
نہ بھارت ورش اتنا پیشتر برباد و ویران تھا

دلیری[55] کوٹ کر بھر دی تھی جسم اہل بھارت میں
شجاعت میں جسے دیکھو وہی شیرِ نیستان تھا

فدا فرمائش احباب پر کچھ لکھنا پڑتا ہے
نہ کچھ میں آج شاعر ہوں نہ پہلے کچھ سخندان تھا

یتیم سمبندھی نظم [21]

از بہم پیٹر بریلی — بابت اکتوبر ۱۹۰۶

بہت سستا گھی و دودھ بھی ہوتا تھا اور غلہ بھی ارزان تھا
نہ پہلے درپئے تخریب یہ گردون گردان تھا

۵۱ (اول) ہندوستان قدیم صفحہ ۹۸ (دوم) انگلینڈ اینڈ انڈیا صفحہ ۲۶۳ (سوم) بائبل ان انڈیا انگریزی

۵۲ (اول) ہندوستان قدیم صفحہ ۹۸ و ۹۹ (دوم) مہمات سکندریہ جلد ۵ باب ۲۵

۵۳ ہندو دھرم کی فضیلت مطبوعہ یکم فروری ۱۸۹۶ء صفحہ ۳۳ (دوم) تاریخ ڈبلیو ہنٹر صاحب صفحہ ۸۰

۵۴ اول ہسٹری آف ہند الفنسٹن صفحہ ۲۶ (دوم) سائنس آف لینگویج صفحہ ۲۵ (سوم) جامع القصص ہند بزبان فرانس
۱۸۳۸ء (چہارم) مفید الہمات صفحہ ا (پنجم) تہذیب الہند جلد ۳ نمبر ۳

۵۵ مفید ... صفحہ ...

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رکھتے مخالفت مین ہان جائے بھائی سے کبھی | آتا نظر نہین ہے اک مہربان ہمارا
ساری ودیشی چیزین ہم کام مین ہین لاتے | کچھ دن کا مال و زر ہے یہ میہمان ہمارا
ہم صنعت و تجارت جس تفرقی سے بڑھاتے | زیر زمین ہے زیور گنج نہان ہمارا
آپس مین لڑتے رہتے لاکھون مقدمے ہین | اپنے ہی ہاتھون ہوتا ہے بہت زیان ہمارا
دس روپیہ کا کوئی گر ہو گیا محرر | نخوت سے بن گیا ہے بس حکمران ہمارا
چشم غضب سے ہر دم دیکھیگا اس طرف کو | گویا مٹا کے چھوڑیگا وہ نشان ہمارا
بیخوف گالی دیتا اجلاس مین ہے سبکو | تحصیلدار و ڈپٹی ہے بدگمان ہمارا
ہر سو عدالتون مین اک لوٹ سی ہے جاری | بھائی ہے بھائیون سے رشوت ستان ہمارا
پور اور بکھیر اب تک شادی مین ہے ضروری | بک جائے کوڑیون مین چاہے مکان ہمارا
باغ و بہاری افسوس آتی و واہون مین ہے | چھٹتا نہین ہے ہرگز رقص زنان ہمارا
پھر دہرم کی محبت دل مین ہو جاگزین کیون | جب شیوہ ہو چکا ہے عشق بتان ہمارا
بیدار مغز کتنے ہمکو جگا گئے ہین | جاتا نہین ہے لیکن خواب گران ہمارا
شطرنج حقہ بازی گپ شپ ہی مشغلہ ہے | جاتا ہے وقت یون ہی اب رائگان ہمارا

صد حیف ہو تباہی یون ہی فدا وطن کی
مذموم رسمون سے ہو دل شادمان ہمارا

عظمت ہند نمبر ۲۰

(دیش ہتکاری میرٹھ) بابت ماہ جولائی ۱۹۰۶ء

نہ شائستہ تھا امریکہ نہ انگلستان و ایران تھا[1] | ہمارا ملک ان روزون بھی دنیا مین ہمہ دان تھا

[1] ہندو دہرم کی فضیلت مطبوعہ یکم فروری ۱۸۸۶ء صفحہ ۳۳ (دوم) بھاشتر کالکشا مصنفہ مسٹر کرنل الکاٹ از تیغ سپر عیسوی ۳ حصہ صفحہ ۱۱۵ ۱۸۷۵ء (سوم) تاریخ ویدک صفحہ ۴۶ (چہارم) تاریخ ویدک صفحہ ۳۳ (پنجم) بھاشتر کالکشا صفحہ ۳ ۱۸۸۶ء ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اخوان کی تباہی سے جو بیتاب رہا ہو
وہ بادۂ دولت سے بھی غافل نہین ہوتا

چھوڑے نہ اگر جرأت مردانہ دلاور
پھر اوسکو کوئی کام بھی مشکل نہین ہوتا

جو عیش پرستی مین ہو مصروف ہمیشہ
سچ پوچھو تو وہ قوم کے قابل نہین ہوتا

ہو سکتی نہین اوس سے کسی کی بھی بھلائی
جو شخص کہ ست دھرم پہ مائل نہین ہوتا

تکلیف پسند اور جفاکش جو نہین ہین
طے اوس سے کبھی بھی رہ منزل نہین ہوتا

مخلوق خدا پر جو فدا ہو نہ چکا ہو
مر کر کبھی بیکنٹھ مین داخل نہین ہوتا

دیگر

رسالہ برادران اسہایک ۲۴ بابت ماہ جنوری ۱۹۱۰ع

اے قوم! آجکل تری قسمت کو کیا ہوا؟
اوس جاہ و اقتدار کو دولت کو کیا ہوا؟

اوروں کو دان دیتے تھے جو مانگتے ہین وہ
آسودگی کو شوکت و حشمت کو کیا ہوا؟

مضطر ہے تنگدستی و عسرت سے ہر بشر
اے آریہ ورت! اب تیری حالت کو کیا ہوا؟

چندہ ہوا نہ صنعتی کالج کے واسطے
اہل کرم کے جوش سخاوت کو کیا ہوا؟

ہر شخص اب اُڑاتا ہے تیرا ہی مضحکہ
نام آوری کو اور تری شہرت کو کیا ہوا؟

کاریگری کا نام نہ سوداگری کا ہے
کیوں سست پڑگئی تری جرأت کو کیا ہوا؟

ہر جا ذلیل و خوار ترا نام ہو گیا
اوس آبرو کو حرمت و عزت کو کیا ہوا؟

تکرار بھائیوں مین ہے مادر پدر مین ہے
اب باہمی محبت و اُلفت کو کیا ہوا؟

کیوں نوکری مین ہائے گذرتی ہے زندگی
عیش و طرب کو راحت و لذت کو کیا ہوا؟

ڈرتے ہو رات دن جو مصیبت سے ای فدا
مردانگی دلیری شجاعت کو کیا ہوا؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہیں کانٹا ہوا یون سوکھکر جسمِ تنہیان تہا
نہ ایسا بہوک سے ابتر کبھی حالِ غریبان تہا

نہ سیلِ اشکِ خون سی ہر گھڑی تر ان کا دامان تہا
وفورِ آتشِ غم سے نہ ہر دم سینہ سوزان تہا

بچایا تہا نہیں اسدرجہ فرطِ اضطرابی سے
دل بیتاب پہلو مین نہین اس طرح رقصان تہا

نہیں سبلے آب و دانہ کوئی رہ سکتا تہا پر جب آئینہ
روان چارون طرف ہر وقت بحرِ فیضِ سلطان تہا

حیا باقی تہی جبتک قوم مین کچھہ شرم تہی قایم
پھٹی دہوتی جو تہی اُن کی تو چاک اپنا گریبان تہا

تباہی اور بربادی نہ اون کی دیکھہ سکتے تھے
سب اون کے واسطے تہا اپنا جو دالان ایوان تہا

طپش مین دہوپ کی ہوتی نہین دیتی تہی گھبراہٹ
نہ جاڑی کا تہا کچھہ کھٹکا نہ اون کو خوفِ باران تہا

وہ عسرت مین رہین ہم عیش مین یہ غیر ممکن ہے
مطلع ثانی
اگر اُجڑے ہوئے وہ تھے تو گھر اپنا بھی ویران تہا

دیگر

مکان اون کا بوقتِ شب کبھی گر بے چراغان تہا
تو اپنے گھر کا دیپک بھی فقط اک ماہِ تابان تہا ۲۲

نہ تہی بے اعتنائی اور نہ ایسی بیوفائی تہی
جو دولتمند تہا وہ چارہ سازِ دردمندان تہا

انا تہون کو جو بیماری مین دیتے اوشدہی ہم تھے
علالت مین ہماری واسطے بھی وہ ہی درمان تہا

تمنا اون کی جو ہوتی تہی اوسکو پورا کرتے تھے
جو ہوتا سر برآوردہ وہی بچون کا پرسان تہا

سمجھتے تھے اونہین اپنی کہین یہہ دل نہ ہو کاری
نہ ہرگز اس طرح کوئی کبھی اون سے گریزان تہا

مرین فاقہ سے ہمسایہ اوڑا مین چین یہہ خود ہی
زمانے مین نہین ایسا کہین ہمدرد انسان تہا

رہا کرتے فدا بیچین تھے سب صورتِ زخمی
گھسا وہ پیشتر سینے مین ہمدردی کا پیکان تہا

رسالہ بیوک — غزل ہمدردی ۲۳

[illegible]

مشغول ہر اپ کار مین گر دل نہین ہوتا
آنند منش کو کبھی حاصل نہین ہوتا

غم مین جو دلِ [illegible] سے کبھی بسمل نہین ہوتا
[illegible] دل [illegible] کبھی کامل نہین ہوتا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رشی نے دیدیا جب سے ہمین ہتھیار شدھی کا
جو زخمی ہو رہے سچا اوسے ہے پیار شدھی کا
بجا ہے لیکھرام اتنک ہوئے ہین بیسیون ظاہر
جو ہے خنجر بکف دشمن تو پروا کیا کرین اوسکی
کرو اے آریو! اچھی طرح اس کام کو جلدی
مسلمان اور عیسائی جہانتک جتنے ہین انہین
پڑھا کلمہ ہے سب نے خطرہ و عشق زن وزر مین
قران سے گلشن اسلام کو اپنے بچا لین ۵۰
لگا وجہ زوال قوم کا جب سے پتہ اون کو
۵۲ نہ پنڈت کو کہین ہم اس مرض کا ڈاکٹر کیونکر
اوسے معلوم ہے تحریک یہہ پولیٹیکل ہے؟
مناسب ہے اشاعت کو ترقی اوس کی بیحد دو
کمی آنے نہ پائے کچھ بھی تو بسیع مسافر مین
نہین یہہ قلعہ ٹوٹیگا عدو کی گولہ باری سے
اگرچہ ہے سماجک کام ہر اک جلدی کرنے کا
جو اسکی مالی کمزوری کو دھن دے کر مٹادیتا
پرایثچت نہین کرتے چھپا کر مثل اوروں کے
جو تن من دھن نچھاور اوس کی اوپر اپنا کرڈالے
جو بچھڑے بھائیون سے چاہتے ہین پھر گلے لگنا

کیا فوج مخالف سے ہے پہنے وار شدھی کا
۵۱ جو پنڈت کی طرح ہو دیکھ وہ ہے یار شدھی کا
نہین کچھ کر سکی نقصان ہے تلوار شدھی کا
ہمارے ہاتھ مین ہے خنجر خونخوار شدھی کا
نہایت شیفتہ دلدادہ ہے سنسار شدھی کا
بحکم وید اقدس ہے ہر اک حقدار شدھی کا
یہہ ہے نا منصفی انکو نہو ادھکار شدھی کا
مسلمانون کے دل مین ہے اگرچہ خار شدھی کا
نہین ہندو ہی کچھ کہتے کبھی انکار شدھی کا
شفا پاتا ہے اون کے ہاتھ سے بیمار شدھی کا
۵۳ ورودھ اصلا نہین کرتی ہے اب سرکار شدھی کا
نکلتا آگرہ سے جو کہ ہے اخبار شدھی کا
حفاظت کرنیوالا ہے یہہ چوکیدار شدھی کا
بہت مضبوط و مستحکم ہے در دیوار شدھی کا
مگر سب سے زیادہ ہے ضروری کار شدھی کا
کوئی حامی نہین اتنک ہوا زردار شدھی کا
بجا دیتے ہین نقارہ سر بازار شدھی کا
نہین ایسا کوئی پیدا ہوا غمخوار شدھی کا
او نہین پرتی منش سی ہی نہایت پیار شدھی کا

۵۱ شریمان پنڈت لیکھرام جی مقتول ۱۲ ۵۲ شریمان پنڈت بھوجدت جی آریہ مسافر ایڈیٹر اخبار مسافر آگرہ ۱۲ ۵۳ ورودھ یعنی مخالفت ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رسالہ دیش اپکاری میرٹھ

دیش کو پیار ۳۵

بابت ماہ جولائی ۱۹۰۹ء

جو شخص مبتلاے بُتِ سیم تن ہُوا — اپنی ہی بے وقوفی سے وہ بدچلن ہُوا
اوباشی سے جو شیفتۂ حُبِ زن ہُوا — اصلی خوشی مین وہ نہ کبھی خندہ زن ہُوا
جو بے خبر سمجھتا رہا جعل زلف کو — وہ بدنصیب خود ہی اسیرِ محن ہُوا
سب تندرستون سے ہی وہ بیمار خوش نصیب — عشقِ برادران مین جسے ضعفِ تن ہُوا
قربانی کے بغیر نہوں گی ترقیان — خود کو گلا کے تخم نہالِ چمن ہُوا
لاریب ہوگا مالکِ جنت وہ ایک دن — ست دھرم کے لیئے جو غریب الوطن ہُوا
قومی سُدھار کے لئے سختی اوٹھا ہے — کوئی ریفارمر نہین نازک بدن ہُوا
وہ سادگی پسند نہون گی طبیعتین — جن سے کبھی بھی دُور نہین بانکپن ہُوا
گُدّی سے کھینچ لیجیئے اوس کی زبان کو — وعدہ خلاف اور جو پیمان شکن ہُوا
کہتے ہین عہد سے کہ اودسی پہونکدینگے ہم — گر اس کا ہماری ودیشی کفن ہُوا
چھوڑین گے ہم نہ اُلفتِ اصلاحِ قوم کو — کیا غم ہے سینہ چاک ہوا خستہ تن ہُوا
کہدو مخالفین سے مانین گے ہم نہین — جو اس معاملہ مین کوئی ہم سخن ہُوا
ملکی تعلقات سے کچھ واسطہ نہین — پولیٹکل بُرائیون سے ہے البتہ رن ہُوا
سرکار کی رعایا وفادار ہم رہے — منہ سے کبھی نہ شکوۂ شاہِ زمن ہُوا
تاریخ کہہ رہی ہے کہ ہر ایک ملک کو — صنعت کی مہربانی سے حاصل ہے دھن ہُوا

اس واسطے سودیش کی اشیاء سے پیار ہے
(یُون اے فدا خیال یہہ جلوہ فگن ہُوا)

غزل ۲۶

کٹا سے سر جو اسپر ہے وہی سردار شدھی کا — لٹا ئے زر جو اسپر ہے وہ ساہوکار شدھی کا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

زندانِ تن میں روح کو کیوں قید کر دیا؟
اسکے لئے بھلا تھی یہہ امیدوار کب؟

ہر وقت یاد پار ہتی جی ہو تم سے مجھے
بھولا ہوں تمکو خواہرِ عفت شعار کب؟

روحانی جنگ میں ہوں میں مصروف ہر گھڑی
فرصت ذرا سی دیتا ہے یہہ کارزار کب؟

بس خط نہ لکھنے کا یہی باعث ہے اے بہن!
دل میں تمہارے بھائی کی کچھہ کم ہے پیار کب؟

نظم نوجوانوں کیلئے

۲۸

رسالہ نوجوان ہمانی

۵ جولائی سنہ ۰۶ء

نکل کے ہو نچہہ جواب لائی ہی پیامِ شباب
ہر ایک عضو ہے سرگرم اہتمامِ شباب

مبادا ڈال دے یہہ سپ تیز گامِ شباب
نہ چھوڑ دینا کہیں ہاتھ سے زمامِ شباب

سُنتا ہے کانوں ہی سے آجتک تو نامِ شباب
مگر نہ آنکھوں نے دیکھا کہیں بھی کامِ شباب

بڑہو ترقی کرو پاؤ خوب نشو و نما
یہہ اندریوں کے لئے ہی صلائے عامِ شباب

نہ زرد کرنا ڈبوکر یہ رنگ اوباشی
دمک رہے ہیں جو رخسارِ سرخ فامِ شباب

سنبھل کے پینا کہ دیوانے تم نہو جاؤ
بھرا ہوا ہے مئے بیخودی سے جامِ شباب

جوانو! نہ بچکے نکلنا تم اسکے پھندے سے
بچھا ہوا ہے تمہارے لئے یہہ دامِ شباب

ریاضِ تن کے گلوں کو رکھو تر و تازہ
جو چاہتے ہو معطّر رہے مشامِ شباب

قدم قدم پہ دشمن راہزن ہیں بیٹھے ہوئے
سنبھل کے چلنا اندھیری بہت ہے شامِ شباب

پڑوس میں بھی نہ بننے دو اپنے عیاشی
جو چاہتے ہو کہ دایم رہے قیامِ شباب

پکڑ لو ہاتھ کسی بال برہمچاری کا
تلاش کرنا تمہیں ہو اگر نظامِ شباب

نہ کرنا بھول کے بچپن میں اپنی شادی تم
بگاڑنا جو نہ تمکو ہو انتظامِ شباب

بچے ہی رہنا **فدا** داؤ پیچ سے اسکے
نہ پچھاڑ ڈالے یہہ شیر شکن خرامِ شباب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہیں ہم چھوڑ سکتے اپنے دور افتادہ بہتروں کو — حسد کرتے رہے دل میں سدا اغیار شدھی کا

مسلمان اور عیسائی نہیں ہمکو پکڑتے ہیں — ہوا ہے جب سے بھارت ورش میں پرچار شدھی کا

کریں وہ خط کتابت جلد پنڈت بہو تنجی سے — جو ہونا چاہتے ہوں دل سے خدمتگار شدھی کا

جو ہیں با حوصلہ ہمت سے آن میدان میں آئیں — نہیں کچھہ کام کر سکتے ہیں ہمت ہار شدھی کا

گئو آدی پشوؤں کی اس سے رکھشا خوب ہوتی ہے — وہ ہے دھرماتما کرتا ہے جو اپکار شدھی کا

اوٹھو تم جلد ویدک دھرم کی کشتی کے ملاحو! — سنبھالو اس کو ہے بیڑا پڑا منجدھار شدھی کا

چھپی تھی دیوی یہہ کچھہ دن سے نادانی کے پردوں میں
فدا! سوامی نے دکھلایا ہے پھر دیدار شدھی کا

نظمہائے ردیف (ب)

غزل نمبر ۲۷

آریہ بندہو میں ۵ جون ۱۹۰۷ع

دکھلائی دے گا جلوۂ پروردگار کب؟ — ہوگی سپھل یہہ زندگی مستعار کب؟

من کو کروں گا قابو میں کس روز یا خدا! — ان اندریوں پہ ہوگا مجھے اختیار کب؟

دریائے معرفت! تو ڈبوئے نہ اب مجھے — آئے گا ہاتھ پھر وہ درِ شاہوار کب؟

کشتی ہماری آہ! بھنور میں ہی جا پڑی — سنسار کے سمدر سے اُتریں گے پار کب؟

قبضہ میں چت کے نہیں آتے حواس میں — لیگا خبر ہماری تو اے پرنیاہار کب؟

جب پرانایام سے بھی نہ کچھہ بہتر ہوئی — پھر دھارنا سے ہوگا بھلا ہمکنار کب؟

کمبخت اسمتا نہیں پیچھا ہے چھوڑتی — کیا جانے کر سکوں گا اسے سنگسار کب؟

اس راگ و دویش نے مجھے برباد کر دیا — پائے گا چین ان سے دلِ بیقرار کب؟

سینے میں کیوں ہجوم تمنا ہے اسقدر — میں ان جھمیلوں کا تھا ہوا خواستگار کب؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جیون دیا ہے دان کہ دھن کر دیا فدا
پرستدہ ہو رہے ہین جہانین اودہر آپ

کیا تیجے معنون مین اوسے پورا ہے کر دیا
جو کر چکے سماج سے قول و قرار آپ؟

سوامی نے اپنی ہستی مٹای تہی کسلیے؟
یہہ تو ذرا خیال کرین ایک بار آپ

ستیناسی راج یوگی تہا جس طرح مہرشی
کیا کر رہے ہین پراپت وہی اقتدار آپ؟

دہرم اُنتی کے عشق مین وہ محو تہا مدام
ویسی ہی دُہن کیسا تہہ ہین کیا خواستگار آپ؟

اوس بال برہمچاری کو جس درجہ پریم تہا
کیا اوس قدر ہی وید ون سے کرتے ہین پیار آپ؟

نقشِ قدم پہ اوسکے نہ جب چل سکین ذرا
اوس کے معتقدین مین کیون ہون شمار آپ؟

کیا ہوتے رہتے پنچ مہا یگیہ ہین سدا
ناغہ ذرا ہی کرتے نہین زینہار آپ؟

کیا اُن اُصولون پر ہے عمل پختہ آپ کا؟
کیا یم نیم پہ رہنے لگے انحصار آپ؟

اب ہا نہین کیا ہے تو ہین قرضدار آپ
گردن پہ چہری رن کی یہہ کتنے ہین بار آپ

اوس کی ہی پیروی مین مٹو اہنوای فدا
جس مہرشی کے دہرم مین ہین یادگار آپ

دیگر

غم جوانون سے یہہ کیون آٹھ پہر آپ سے آپ؟
کیون ہے افسردگی یہہ شام و سحر آپ سے آپ؟

کیا سبب ہے جو ہوا نقصِ بصر آپ سے آپ؟
کیا ہے باعث جو ہوا ضعف جگر آپ سے آپ؟

درد کیون رہنے لگا مائل سر آپ سے آپ؟
کسلیے بیٹھنے دُکھتی ہے کمر آپ سے آپ؟

تم ہو جس خصلتِ مذموم پہ عاشق دل سے
زردرُخسارہ وہ دیتے ہین خبر آپ سے آپ

کیا سبب ہے کہ یہہ رکہتا ہے مریضِ دائم
حال کسواسطے ہے نوع دگر آپ سے آپ؟

سینکڑون نتیجے یہہ کیون گریہہ سی گرتی ہین بہلا
کسلیے ٹوٹتے ہین خام ثمر آپ سے آپ؟

والدین اوس کے جو تادیب کرینگے اچہی
کس طرح بگڑے گا اخلاق بسر آپ سے آپ؟

صحبتِ بد کے اثر سے یہہ بگڑ جاتا ہے
ہوتا عیاش نہین کوئی بشر آپ سے آپ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دیش ہتکاری میرٹھ

دیش شکشا

ماہ اپریل ۹۰۶ء

پرتاب کا کہین نہین نام ونشان ہے اب
چتوڑ ہا تیری آنکھ سے آنسو رواں ہے اب

لنکا ستا کا بھاؤ بتاؤ کہان ہے اب؟
کوشش تمام ہی پہ نام ونشان ہے اب

خلد برین کی چاہ نہین دل مین کچھہ رہی
بھارت ہمارے واسطے رشک جنان ہے اب

آئے ریاض ہند مین کس طرح سے بہار
بلبل خفا ہے اور عدو باغبان ہے اب

گلچین کے ہاتھون اُجڑا جو یہ بوستان ہے اب
یون فصل گل کو صدمہ دور خزان ہے اب

پامال غنچہ وثمر وگلستان ہے اب
سبزہ کوئی شاخ نہ پتہ یہان ہے اب

اپنا ہی دیش مفلس ونادار ہوگیا
خوشحال جاہ ومال مین سارا جہان ہے اب

تاریخ اوس مقام کا بتلا دے نام تو
پھیلی جہالت ایسی غضب کی یہان ہے اب

صنعت کے کارخانے یہان کس طرح کُھلین
کاریگرون کا کوی نہین قدردان ہے اب

بکتی ہون جس جگہہ یہ سودیشی تمام چیز
جاری نہین ہوی کوئی ایسی دکان ہے اب

بتلاتے ہین سودیشی ولایت کے مال کو
کتنا بُرا یہہ شیوہ سوداگران ہے اب

ناتفاقیون نے ستایا فدا ہمین
کوئی زمانے بھر مین نہین مہربان ہے اب

ردیف (پ)

رسالہ دیش ہتکاری میرٹھ

غزل

ماہ اپریل ۱۹۰۶ء

اے آریو! کروگے جو دل مین وچار آپ
کیا ہے عجب کہ گھنٹون ہین غمگسار آپ

سمجھا ہی یہہ نہین کہ رشی رن ہے چیز کیا؟
مشہور کردیا ہے کہ ہین جان نثار آپ

بتلایئے کہ آپ نے قربانی کیا ہے کی؟
جب سے بنے سماجون کے خدمتگار آپ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہہ بھی کہتے ہو کہ پرہیہہ کی بیماری ہے
سیر ملکن کی کتابون سے کیا کرتی ہین
یاد عیاشی کا آتا ہے زمانہ ہمکو

یہہ بھی کہتے ہو ہوا ضعف جگر آپ سے آپ
ہمکو ہر وقت ہی رہتا ہی سفر آپ سے آپ
شعلہ زن سینہ مین ہی نار سقر آپ سے آپ

بزم اخلاق مین دعوت ہے فدا کی امشب
ورنہ اس وقت بھلا جاتا کدہر آپ سے آپ

ردیف (ت)

غزل

رسالہ آریہ بھی پتر بابت ماہ دسمبر ۱۹۰۶ع

دیکھنا چاہتا ہون اوس شعبدہ گر کی صورت
منزل عیش نہین ہے یہہ سرای دنیا
نخل امید بھلا پھولا نہین اسکے بغیر
ایسے معشوق کو ہم بہوت کہین یا کہ پریت
اب ہوا چاہتی ہے رات جوانی کی تمام
قحط مین غلہ کے بس لخت جگر کی ہی غذا
نقد دل دے کے نہ لو عشق بتان کو تم مول

جسنے دکھلای ہے یہہ شمس و قمر کی صورت
سبکو درپیش ہے آخر مین سفر کی صورت
اب کوشش سے نظر آئی ثمر کی صورت
جسکے موجود دہن ہو نہ کمر کی صورت
لو نمودار ہوئی دیکھو سحر کی صورت
اور کیا اسکے ہوا اب ہے گذر کی صورت
ایسے سودے مین جوانون! ہی ضرر کی صورت

جس طرف دیکھیے اک نور برستا ہے فدا
کیسی پیاری ہے یہہ خاتون سحر کی صورت

بحر یہ سمبندھی

نہ ہمکو منزل مقصد سے روکے اے رہزن عفت
ادہین روزون سے ہے نخل تمنا بار ور اپنا

ہوا ہے عقد ہمسے ہم ہین خاوند زن عفت
فدا جسدن سے ہون مین عندلیب گلشن عفت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گنتی کر دیتا ہے من بدیوں سے اپنی اوس کو
ہوتی ہرگز نہیں ناپاک نظر آپ سے آپ

کیسے نادان ہو گنجینۂ تن سے اپنے
وائے کمبختو! لٹاتے ہو گہر آپ سے آپ

وجہہ کیا ہے جو ہوا قصد نہ تمہارا پورا
کس لئے رہ گئی یہہ اس میں کسر آپ سے آپ؟

چاہتا ہوں کہ غزل اور نہ لکھوں اس پیر
سامنے آتے ہیں مضمون اگر آپ سے آپ

آپ نے کھوئی ہے بچپن میں دماغی قوت
یہہ غلط ہے کہ ہوا نقص بصر آپ سے آپ

دیگر

جذبہ شہواتی بڑھ کرتا ہے اگر آپ سے آپ
کیوں نہیں دشت نشینوں پہ اثر آپ سے آپ؟

جنگ روحانی میں گر لوٹے لیا من کو مار
پانوں چوہیں گے ترا فتح و ظفر آپ سے آپ

برہمچاری کو اگر دیکھے کسی مجمع میں
انتخاب اوس کو ہے کرلیتی نظر آپ سے آپ

یہہ بڑا عیب ہے شہروں کے گلی کوچوں میں
رنڈی پھرتی ہیں سر راہگذر آپ سے آپ

کرتی اٹکھیلیاں جس وقت ہے خاتون نسیم
تالیاں پیٹتے ہیں برگ شجر آپ سے آپ

گلشن قوم میں کس طرح سے پھل آئیں بھلا
جھڑتے جاتے ہیں گل و برگ و ثمر آپ سے آپ

جبکہ بنیادی مضبوط نہیں رکھی ہے
کیوں نہ اکھڑیگی بھلا بیخ شجر آپ سے آپ

نخل تن میں نہ اگر آب تجرد سینچا
خشک ہو جائیگی یہہ شاخ شجر آپ سے آپ

آمد صبح پہ ہے کیوں یہہ ترانہ سنجی؟
گایا کرتا ہے جو تو مرغ سحر آپ سے آپ

شمع کا عشق دیا کس نے تجھے پروانے!
یوں جلاتا ہے جو تو بازو و پر آپ سے آپ؟

زندگی ختم نہ کر دیتا بڑھاپے میں مری
گل نہ ہو جاتا تو اے شمع سحر آپ سے آپ

کس نے بتلایا ہے گردش کا طریقہ تم کو؟
گھومتے ہو جو تم اے شمس و قمر آپ سے آپ؟

آگئی ہے جو تصور میں کوئی بدفعلی
اس لئے حال ہوا نوع دگر آپ سے آپ

صاحب عفت و عصمت وہ اگر رہنے لگے
حسن چھا جاتا ہے پھر آدمی پر آپ سے آپ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ آنکھیں کور ہوں جو راہ تکتی ہوں کسی بُت کی
ہوں بہرے کان جو چاہیں کسی معشوق کی آہٹ

وہ ٹوٹیں پاؤں جو چکلے کی ہمکو سیر کرائیں
گلیں وہ ہونٹھ جا کر رنڈیوں کی چومیں جو چوکھٹ

سڑے سینہ وہ جو زخمی کسی تیرِ نظر کا ہو
جلے وہ دل کسی کی تیغ ابرو سے جو جائے کٹ

زِنا کا مُرتکب ہونا خیالی طور پر ہے وہ
جو اپنے سینے میں جذباتِ بدکار کہنا ہی جمگھٹ

جدہر دیکہو ادہر ہیں نوجوان مصروف عیّاشی
مجھے تہذیب کہو کر سلئے ہونا پڑا مُنہہ پھٹ

دوا ہے تلخ ہے بیمار اوباشی کو بہہ مصرعہ
کہ ہوگا اُسکے استعمال سی کچہہ مُنہہ میں کڑواہٹ

فدا تعلیم نسواں کے نہونے کا سبب یہہ ہے
کہ اَن پڑھ عورتیں رہنے لگیں کرنی گہونگہٹ

ردیف ث

غزل

غریب ملک ہوا ہے شراب کے باعث
تباہ ہے اسی خانہ خراب کے باعث

نہیں سمجھتا عذاب و ثواب کے باعث
جنونی جو کہ ہو جوشِ شباب کے باعث

نکلنے دیتا نہیں گہر سے خوفِ پردہ دری
ہوئی ہیں دیویاں قیدی حجاب کے باعث

ہوائے دشت میسر نہیں اونھیں ہوتی
علیل رہتی ہیں ہر دم نقاب کے باعث

ہوا و حرص میں ہیں ہم مبتلا ہمیشہ میں
یہی ہیں رنج و غم و اضطراب کے باعث

ہمارے بھائی تھے یہہ احمدی و عیسائی
جُدا ہوئے ہیں یہی انقلاب کے باعث

چُھری چلاتے ہیں گردن پہ بیخطاؤں کی
جو سنگدل ہوئے لُطفِ کباب کے باعث

فضول کرتے ہیں جہوٹی خوشامدِ حکّام
امیر لوگ حصول خطاب کے باعث

فدا دقارنہ ستیارتھ کا کریں کیونکر
بچے گُناہوں سے ہم اس کتاب کے باعث

سے ستیارتھ پرکاش

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کیا کرتا ہے یہہ عورات کی عصمت دری اکثر
تو پھر کیونکر نہ ہو خانہ خراب دشمن عفت

رہا کرتی ہے ہر دم جلوہ افگن یہہ دلہن اپنی
مرا کاشانۂ دل بنگیا ہے مسکن عفت

نہ پہنو زیور رنگین پوشش دیویو! ہرگز
سفید و سادہ رکھو زیب تن پیراہن عفت

تمہین تیل اور صابن کی ضرورت ہی نہین ہوگی
بنا دے گا بدن کو خوبصورت روغن عفت

نہ حاجت پان مسی کی نہ کچھہ زلفین بنانے کی
گلابی پھول سے بڑھکر ہی روی روشن عفت

نہ چاہت دست و پا کو ہے پری بند اور چھلے کی
نہین ہے ہار کی پروا برائے گردن عفت

نہ دوائی سینے پرلون! مردون کو گہنے یا پہہ شالا این
نہ داغی عمر بھر میں ہوگا تمہارا دامن عفت

اونہین ہیفائن بن ٹھن کر رہنا اور سنورنا ہے
فدا جنکو خدا سے ہو گیا حاصل تن عفت

ردیف (ٹ)

چوٹ

بابت ماہ اکتوبر ۱۹۰۷ء رسالہ آریہ بندھو میرٹھ

اے طبیعت تونے کیا کھائی ہے چوٹ؟
کیا کسی کی موت پر پائی ہے چوٹ؟

اپنا مرنا ہے بچھڑنا متر کا
واقعی یہہ سخت دکھدائی ہے چوٹ

دوستو! دکھلاؤن کیا زخم نہان
سینے مین پوشیدہ اک آئی ہے چوٹ

ڈاکٹر کیونکر کرین اس کا علاج
لاٹھیون کی کیا یہہ بالائی ہے چوٹ؟

کتنے گہرے داغ دل پر ہو گئے
کس طرح کا رنگ یہہ لائی ہے چوٹ

ہم خوشی کو بھی بدلتے غم سے ہین
اے **فدا** ایسی ہمین بھائی ہی چوٹ

دیگر

وہ پاگل ہے کہ جسکو شب فرقت گھبراہٹ
بدلتا جو ہے بستر پہ اپنے ہر گھڑی کروٹ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایک[1] چوتھائی دیا کرتی ہین سبھی اوس مین — یون گئو بدہ کا مہاپاپ کراتا ہے ناچ

رنڈیان ہمنے ہی دنیا مین یہ کی ہین پیدا — خاصکر اُن کی کمائی کو بڑہاتا ہے ناچ

اپنی اولاد کو خود گنٹھہ بناتے ہین وہ — امردون[2] کا بھی جو محفل مین کراتا ہے ناچ

دہرم اوپدیش ہوا کرتا تھا اس موقع پر — اب ستم یہہ ہے کہ ہر شخص کراتا ہے ناچ

تم تو اولادِ ہورِشیون کی ذرا غور کرو — دہرم اُپدیشک مین تمہاری نہین آتا ہے ناچ

خاندان سینکڑون برباد کئے ہین اسنے — بزمِ شادی کو مگر پھر بھی سجاتا ہے ناچ

بیسوا تھی نہ زمانے مین کہین بھی پہلے — نام کو بھی نہین اِتہاس دکھاتا ہے ناچ

رقصِ عورات کا ملتا ہی نہین ذکر کہین — صرف طاؤس کی نسبت ہمین پاتا ہے ناچ

اے فدا ایسی بری چیز پہ لعنت بھیجو
گندے جذبات طبیعت مین اٹھاتا ہے ناچ

ردیف (ح)

آریہ مسافر جالندہری | **نوین ودیا نتی سادھو** | بابت ماہ فروری ۱۹۰۹ع

کسیکے درد دکھہ مین کام کیا آتا ہے تو ناصح؟ — بڑا آرام سے آنند خود پاتا ہے تو ناصح!

پڑو ہرگز نہ تم غیرون کی خاطر جان جوکھم مین — یہی اُپدیش کرتا ہی جہان جاتا ہی تو ناصح!

بہائم اور انسان مین رہیگا فرق کیا باقی؟ — طبیعت سی جو ہمدردی نکلواتا ہے تو ناصح!

گئو - بیوہ - اناتھ اسوقت ہین کتنی مصیبت مین — نہین کچھہ ان دکھون کو دہیان مین لاتا ہی تو ناصح!

جنہین تعلیم نسوان سی نہین فرصت ہے دم بہر کی — لئے حوران جنت اون کو للچاتا ہے تو ناصح!

اسی تعلیم نے دولت حکومت چھین لی ساری — مگر دل مین نہین مطلق بھی شرماتا ہے تو ناصح!

اسی شکشا نے کہلایا بزرگون کو بھی اب وحشی — وہی باتین مگر اب بھی تو سکہلاتا ہے تو ناصح!

[1] پیران کلیر کے میلہ مین گئو ذبح کرنیکے لئے رنڈیان چوتھائی کمائی خیرات کرتی ہین [2] امرد یعنی چھوٹے لڑکے -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ردیف (ج)

غزل

جس جا گرے تھے قطرۂ خونِ شہید آج — اُس پر کھلے ہیں غنچۂ باغِ اُمید آج

کرتے ہیں مل کے مرغِ تعصب کو ذبح سب — یوں مسلم اس طرح سے مناتے ہیں عید آج

شق القمر کا معجزہ مشہور جو کہ تھا — وہ عقل سے ہوا ہے سراسر بعید آج

الہامی کہتے تھے جسے تیرہ سو سال سے — افسانہ بن گیا وہ کلامِ مجید آج

بابِ پرایشچت پہ جو تھا قفل لگ گیا — ہاں جستجو سے مل گئی اوس کی کلید آج

ست دھرم کے عدو جو رہا کرتے تھے مدام — بندے بنے وہ شوق سے ہیں زرخرید آج

اے روحِ لیکھرام مبارک تجھے رہے — شُدھی کا آیا ہے جو یہ وقتِ سعید آج

آ! راجپوت جلسہ کا نظارہ دیکھ لے — نکلیگا تیرے دل سے بھی ارمانِ دید آج

دنیا میں گونجتی رہے یہ خون کی صدا — گو کھو گئی ہے طاقتِ گفت و شنید آج

کچھ حوصلہ ہو کر لیں وہ جا کر مباحثہ — تو آگرہ میں ہے بہ لباسِ جدید آج

ہے خوشہ چینِ وید مقدس فدا قرآن
پیری کا زعم تھا جسے وہ ہے مرید آج

ردیف (ج)

غزل

دوستو! آپ کی شادی میں جو جاتا ہے ناچ — آپ کے بچوں کو بیشرمی سکھاتا ہے ناچ

بدمعاشی کا سبق سب کو سکھاتا ہے ناچ — پارساؤں کو بھی عیاش بناتا ہے ناچ

بدچلن قوم کے بچے ہوں کس طرح بھلا — دیکھنے والوں کو بدمست بناتا ہے ناچ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وا چشم باطنی نہین اس وقت تک ہوئی
دکھلائی اسلئے نہین دیتا خدا کا رُخ

صدیون کے بعد جاگی ہے تقدیر دیش کی
اب ہے ترقیون کی طرف ایشیا کا رُخ

مکاری دھوکے بازی بڑی اپنے دیش سے
پروردگار! کالا ہو مکر و دغا کا رُخ

بیڑا ترے کرم سے ہی گر پار ہو تو ہو
ہم سے پھرا ہوا ہے خدا! ناخدا کا رُخ

طاعون پھر نہ لاکھون کی جانین فنا کرے
یارب! نہ پھر ہو جانب بھارت قضا کا رُخ

دیکھی ہے جسنے شاہدِ مطلق کی اک جھلک
اوسکو نہین پسند کسی مہ لقا کا رُخ

دائم علیحدہ قحبۂ شہوت سے ہین جو لوگ
آئے نہ میرے سامنے اس بیحیا کا رُخ

چاہے ہزار بیٹھے رہین پاس مہ جبین
ہوتا نہین ہے اون کی طرف پارسا کا رُخ

بادل برستا ہوتا ہے جس وقت اے فدا
آتا نظر عجیب ہے ارض و سما کا رُخ

ردیف (د)

نیند

آریہ بنتہ بومیم بہ ۵، جون ۱۹۰۶ع

سست و کاہل آدمی پر شوق سے جاتی ہے نیند
جو ہین شب بیدار اون سی سخت گھبراتی ہی نیند

رات کو چورون سی سارا مال لٹواتی ہے نیند
آپ کو برباد کرنے کے لئے آتی ہے نیند

چھن رہی ہین نیچے اسکے قوم کی ہر آنکھ بند
جائیگی کب قحط مین بھی جب نہین جاتی ہی نیند

نیم خفتہ چارپائی پر پڑے رہتے ہین جو
سینکڑون ناپاک اونکو خواب دکھلاتی ہی نیند

خوابِ غفلت مین حکومت جاہ و حشمت کھو چکے
پھر بھی ای بیدار مغزو! تمکو کیون بھاتی ہی نیند

منع کرتے ہین ہنو بھگوان دن کے سونیکو
قوم مین برباد بان ناداریان لاتی ہی نیند

جسکا جیون ہو نشٹ ہووت اوسکی سر چڑھتی ہی یہ
وقت کا جو قدردان ہی اوس سی شرماتی ہی نیند

مالدارو! رات کو کھنچوا کے پنکھا سوتے ہو
بھوک کے مارے اناتھونکو نہین آتی ہی نیند

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دلیرون کی شجاعت کہوئی اس پر جانے تیرے
نہین نادان پہر بھی باز کیون آتا ہے تو ناصح؟

فلاح غیر مین مرنا مجہے کتنی سے بہتر ہے
فضول اب خوف سے دوزخ کی گہبراتا ہی تو ناصح!

نہین اصلاح کی زنہار جدّ و جہد جائیگی
طمع اب سُکّہہ کی دیکر جو بہکاتا ہے تو ناصح!

دیگر

محبّت قوم کی دل سے نہ جائیگی نہ جائیگی
ہمارا مغز کیون بیفائدہ کہاتا ہی تو ناصح!

نہین مین خدمت اخوان سے ہرگز باز آؤن گا
برائے ترک دُنیا کسکو سمجہاتا ہے تو ناصح!

کروڑون سال سے آواگون کا دور جاری ہے
عبث دُنیا کو مثلِ خواب بتلاتا ہی تو ناصح!

کیا محروم علم و فن سے اپنے نوجوانون کو
جگت متھیا کا بہدّا راگ جو گاتا ہی تو ناصح!

بجز ان کے کریگا کون سیوا دُکھیا بھارت کی
انہین پہسلا کی جنگل مین جو لیجاتا ہی تو ناصح!

یہی تو باغبانِ بوستانِ قوم ہوتے ہین
جنہین سنسار کے جہگڑون سے گہبراتا ہی تو ناصح!

کنا دو جیمنی و ویاس قائل تھے کہان اس کے
نیا اپنی طرف سے بیٹھہ بہلاتا ہے تو ناصح!

کرم پھل بھوگ کے سدھانت سے آگاہ ہو کر بھی
جگت کو وہم کہکہ دل کو بہلاتا ہے تو ناصح!

بھلا ورن آشرم کی ٹوٹ دُرستی کسطرح ہو گی
رفاہِ عام کی سیوا جو چھڑواتا ہے تو ناصح!

کرین وشواس ان تیرے مسائل پر بھلا کیونکر
نہین جب وید کا ایک منتر دکھلاتا ہی تو ناصح!

ردیف (خ)

غزل

[illegible] [illegible]

بدلا ہوا ہے ان دنون کیسا ہوا کا رُخ
عیّاشیون کی سمت ہی اہل غنا کا رُخ

کیونکر طبیعت آئے نہ ایسے حسین پر
اک تودہ نور کا ہے مہ ضیا کا رُخ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نام کمزوری کا لڑکون نے نزاکت رکھ لیا
حیف ہے وہ کر رہے ہین ناتوانی پر گھمنڈ

ہان سمادھی مین اگر دن رات رہتے محو ہم
کر لیا کرتے سہرو رحیماو دانی پر گھمنڈ

واسطے بہو کون کے لاؤ کچھ زمین سے کھود کر
سا ہو کار و لبھ اگر گنجِ نہانی پر گھمنڈ

فلسفہ سائنس منطق جانتے کچھ بھی نہین
ہے **فدا** کیا خاک ہمکو نکتہ دانی پر گھمنڈ

ردیف (ذ)

غزل

ہے فزون تر قند سے ویدون کا فرمانا لذیذ
اس سے بہتر کوئی دُنیا مین نہین کہانا لذیذ

خوب رامائن زبان پڑھتی ہے لیکر مزے
رام سیتا کا نہایت ہی ہے افسانا لذیذ

تم طعامِ پُر تکلف کہاؤ وہ کچے چنے
کچھ یتیمانِ وطن کو بھی تو کہلوانا لذیذ

مُلک کے مُحتاج لوگون کو دیا کرتے ہین دان
کہاتے ہین خوراک ہرگز بھی نہین دانا لذیذ

کچھہ دِنون مین وہ چٹورا پن کی پاگل ہوتا ہی
نوش کرتا رہتا ہے بھوجن جو دیوانا لذیذ

رستا اندری کیلئے ہی شیرینی جسطور ہم
اس طرح ہر کان کے ہی واسطے گانا لذیذ

مہربانو! خشک روٹی دو **فدا** کو صبح و شام
بھول کر بھی حلوا پوری اب نہ تم لانا لذیذ

ردیف (ر)

برہمچاری کی تعریف برہمچریہ کی بدولت

غزل

رسالہ نوجوان جنوری ۱۹۰۷ء

اے برہمچریہ تو ہے جس دل مین جلوہ گستر
اوسکو بنایا تو نے دُنیا مین نام آور

بھیشم سا بہادر تو نے کیا ہے پیدا
اٹلی کو تھا کرایا آزاد جسنے اوس نے ... کر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یوگیون کیواسطے تریا؛ اوسنہا ہے تصریح
آ کے آنکھون مین ہمین یہ بات بتلاتی ہی نیند

سات گھنٹہ آٹھ گھنٹہ صرف سونا چاہیئے
تمس ہی جسکو زیادہ اس سی گرآتی ہے نیند

شہین کرنا برہمچاری کو ہے لازم تخت پر
اس طرح دل مین خرابی کچہہ نہین لاتی ہے نیند

اصل مین مُردہ بناتا چاہتی ہے یہہ ہمین
دعوتِ آرام دیکر جہوٹ بہکاتی ہے نیند

سُپن مین توکرتی ہے ہمین من کو بیطرح
ہان شُشپتی مین طبیعت کو کہین بہاتی ہی نیند

نوبجے سے قبل شب کے وقت جو سو جاتے ہین
آنکہہ کہلکر بات کو اُن کی اُچٹ جاتی ہی نیند

کہانا کہاتے ہی جو روپاسی مین ہوتی ہمکنار
اون کے تن مین بیسیون بیماریان لاتی ہی نیند

بسترِ فرشِ زمین کا کرکے سو جاتی ہین ہم
اے **فدا** آنکہون مین جبدم خوب چہا جاتی ہی نیند

ردیف (ڈ)

اصلاحی نظم

آریہ ہند ہو ہیم لٹہ پرکاش ۱۹۰۸ء

لوٹ کر اوس کا نکل جاتا ہے پانی پر گہمنڈ
بُلبلہ کو کیا ہو دریا کی روانی پر گہمنڈ

ہین مسافر کی طرح ٹہیری سرائے دہر مین
کیا کرین اس چار دن کی میہمانی پر گہمنڈ

لکہدو یہہ مصرعہ بلوحِ تربتِ محمود[1] آج
چاہیئے ہرگز نہ کرنا حکمرانی پر گہمنڈ

جسنے وکرم اور بدھ شتر[2] کی پڑہی ہی زندگی
وہ نہین کرتے کبہی اس دارِ فانی پر گہمنڈ

جسنے گروکل مین گذاری ہی نہین پچیس سال
اوسکو ہی بے فائدہ اپنی جوانی پر گہمنڈ

کسطرح پرہون وہ آگاہِ رموزِ معرفت
مولوی صاحب کو ہے تسبیح خوانی پر گہمنڈ

یورپین اور امریکن کی نخوت ہے بجا
زیب کچہہ دیتا نہین ہندوستانی پر گہمنڈ

[1] بہت مغرور بادشاہ تہا ۱۲ [2] بہت بڑے راجہ ہونیکی حالت مین بہی یوگی کی حیثیت مین رہے
مثل بڑے راجہ ہونے پر بہی ایشور بہگت اور یوگی کی حالت مین رہے ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اک برہمچریہ کا ہی یہہ تہا طفیل سارا
جس سے کہ کامیابی ہوتی رہی برابر

صحرائی بگولہ

آریہ بندہو مہرہٹہ

صبح کا تھا وقت چلتی تہی نسیم خوشگوار
تہی سراسر وجہہ تفریحِ دلِ اضطرار

پوششِ نورانی پہنی تہی عروسِ ارض نے
اپنے تن پر سے دیا تہا چادرِ شب کو اوتار

سج رہی تہی مہر کی کرنون سی خاتونِ زمین
نوشہ چرخِ برین ہونے لگا تہا تاجدار

زیبِ تن جوڑا سنہری تہا دلھن نے کرلیا
اور دولھا کا پئے شادی تہا اسکو انتظار

جتنے پودے تھے سبھی تہی کہلکہلا کرہنس رہے
جس طرف دیکہو ادہر کو لہلہاتا سبزہ زار

چہچہے اور قہقہے بھی طائرون مین تہے بہم
ہان اوچھلتے کودتے پہرتے تہو سب مستانہ وار

حسبِ معمول اک مکانِ دشت مین بیٹھا تہا مین
کھڑکیون سے جسکے جہونکے آرہے تھے بار بار

کرکے سندہیا اور اگنی ہوتر فارغ تہا ہوا
بیٹھکر کرسی پہ خط لکھنے کا کرتا تہا وچار

اتنے مین تیزی سی کچہہ آنے لگی بادِ صبا
سامنے میدان مین چھانے لگا گرد و غبار

آنکہہ ناک اور کان مین آکر گہسی پہری ہی خاک
طبع کو ہونے لگا جس سے تکدر انتشار

تہہ سے تہو کا آنکہہ میچی ناک دہانپی جس گہڑی
ناگہان اس طرح آئی اک صدائے بیقرار

ہمسے دیدے بند کرنے تہو کبھی وا لے ہمین
ایسا بیعزت سمجھہ ہمکو نہ اتنا بیوقار

ہے اسی مٹی مین پوشیدہ وہ جسم پاک صاف
جس کا دونون وقت صابن مل کی ہوتا تہا نکہار

ہے انہین ذرات مین پنہان تنِ رشکِ چمن
جس کا شکل سے کئی گہنٹون مین ہوتا تہا سنگار

رہ چکے دنیا مین ہم بھی تھے کبھی نازک مزاج
گرد فرشِ مخملی بہی تہی گذرتی جسکو بار

ہان کسی دن ہم بھی تھے تارے کسیکی چشم کے
اپنے پرانون کی طرح رکہتا تہا کوئی ہم سی پیار

ہمہ جبینون مین کبھی ہم تھے زنِ عفت مآب
جسپہ اہلِ خاندان کرتے تھے اپنی جان نثار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سائنس کا محقق یورپ میں پہلے تھا
ایجادوں میں اڈیسن ثانی کیوں نہوتا
نیوٹن رہا مجسٹر ڈنازلیسٹ شوق سے تھا
اک برہمچاری کنیڈ ایسا فلاسفر تھا
ہربرٹ اور سوئیڈن تھے دل سے تیرے عاشق
امریکن ایک تھرو تجھپر فریفتہ تھا
جو گاتا پھرتا تھا وہ وٹ بھی تھا تیرا شیدا
پروردہ تھا ترا ہی بھیشم سا سخت جان بھی
تونے ہی گود پالا وہ لکشمن جتی تھا
تونے ہی تو ہنومان آدمی کو بیرتا دی
ساراجہان ملحد جس وقت ہو چکا تھا
آنیسوین صدی کا اک بال[۱] برہمچاری
صرف اک لنگوٹ باندہے ملبس تھا اوہ بیکس
ارض و سما تھے جسکے آمادہ دشمنی پر
کی سازشیں بہت سی جسکے لئے ہمیشہ
سنسار اکطرف تھا اور وہ تھا ایک جانب
پر یہہ ہوا نہ ممکن خائف ہو وہ ذرا بھی
چہرے کے تیج کو جب دیکھا مخالفون نے
پر رعب کیوں تھی صورت کیوں تھا بدن متین
کیوں تیز عقل ایسی اور تھا دماغ روشن؟

آیا خیال شادی جسکو نہ زندگی بھر
وہ کتخدا ہوا تھا چالیس برس سے اوپر
گذرا ریاضی دان ہے عالم میں سب سے بڑہکر
کوئی زمانہ بھر میں جس کا نہیں تھا ہمسر
پلٹا خیال دنیا کو تھا جنہوں نے آکر
تا سانپ جس کے تن پر کاٹیں نتھی لپٹ کر
باتوں سے تھا ٹپکتا آنند جسکے اکثر
بانوں کی شیا سے بھی جو ہوسکا نہ مضطر
جسنے نہ دل میں کہا یا کچھہ سیکھا دبی ڈر
یترون چارپائی
تونے ہی بھیم ارجن دکھلا ہو تھے دلاور
تونے کیا تھا طیار ادہم وجود شنکر
تیرے سوا کوئی بھی جسکا نہیں تھا یاور
بندوق بھی نہ جسکے ہمراہ تھا نہ لشکر
بھارت نواسیوں نے برسائے جسپہ پتھر
دکھلائے قتل کرنے کو جسکو تیغ و خنجر
گویا سفا ملے پر تھا ہاتھیوں کے مچھر
کھٹکا نہیں کیا ہے مطلق بھی دل کے اندر
آتے ہی سامنے سب بیبس ہوگئے مسخر
دل کس لئے تھا اتنا مضبوط و زور آور؟
تحریر اور تقریر اعلے تھی تھی کیونکر؟

[۱] شری ۱۰۸ سوامی دیانند سرستی جی مہاراج ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پر مجھے سوگند لوۓ دیدی ہی اسواسطے
جنم بھومی تہی ہماری ایک قصبہ دیوبند
پرورش اپنی ہوئی میکے مین معمولی طرح
بھائی بہتیین باپ ماں بھابی نہایت نیک تھے
کوئی بدعادت برای نام بہی مجھہ مین نہ تہی
ہم ہنہین لوۓ بزرگون کی مقابل ایکدن
ہو گئے پہر دور دستِ شفقتِ مادری ہم
ہر طرح رہنے لگی پہر تو نشاط و انبساط
ہر سو میبر کرکے بھی ایسا نہ مل سکتا ہمین
آرزو کوئی نہ تھی جو اپنی برآتی نہ تھی
ہم پتی کو دیکھکر اک جان دو قالب ہوۓ
لالہ کاشی ناتھ جی اسمِ گرامی انکا تھا
وہ پرائی استری سی واسطہ نہ رکھتے تھے
مثل سایہ رہتی تہی ہر وقت ہمدم ہمقدم
بلبل و گل سرو و قمری مین کہاں ہے وہ لگن
قیس و لیلی وامق و عذرا مین تہا وہ اُنس کب
ہوسکا جکام یا دُنیاوی جھگڑا ہو کوئی
مین لکھا کرتی تہی گھر مین خرچ و آمد کا حساب
جب کسی شے کی ضرورت ہوتی منگواتی تہی مین
دل سے وارفتہ وہ میری صورت و سیرت پہ تھے
وہ علالت مین مری کرتے تھے قربان زندگی

دکھہ بھری اپنی کہانی کہتی ہون ای غمگسار
لفظ گوبندی کا کہکر مجکو لیتے تھے پکار
قدرتی اوصاف سے پایا مگر اچھا اُبھار
اسلئے مجکو ملے تھے سب ہی عمدہ سنسکار
شُستہ تھے جذبات میری کل بفضل کردگار
تھی طبیعت مین حیا سی اور مزاجِ بُردبار
دوسرے لوگون مین آئی جب بسمِ روزگار
خوش نصیبی سے ملی سسرال تہی ذی اقتدار
عاشقِ صادق علاوہ شوہرِ والا تبار
تہی سرون پر سایہ افگن رحمتِ پروردگار
خرمی و شادمانی ہو گیا اپنا شعار
اور تخلص سے فدا کے شاعرون مین تہی شمار
مجکو اون کی ذات پر دائم رہا یہ اعتبار
سیوا کرتی تہی مین باندی بن کر با صد انکسار
پریم ہم دونون مین جو رہنے لگا لیل و نہار
جس طرح آپس مین رکھتے ہم پریتی اور پیار
تھا نہین ممکن کہ ہوے مشورہ کوئی بھی کار
ناگری مجکو پڑھا کر کیا نہایت ہوشیار
انتظامِ خانہ داری کا رہا مجھپر مدار
تہی مین اون کا ایک سچا ہمنشین ہمدرد یار
مین بھی ایسے وقت مین رہتی تہی اپنی جان وار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہنستے رہتے رات دن مثلِ گلِ خندان تھے ہم
عیش و عشرت تھی ہماری ہر گھڑی خدمتگذار

زیور و پوشاک سے ہر دم لدے رہتے تھے ہم
چاہین جو کچھہ کہائین پہنین تہا یہہ ہمکو اختیار

اپنے شوہر کی نگاہون مین کبھی پتلی سے تھے ہم
تھے ہمارے سامنے حور و پری سب شرمسار

مال و دولت خوب لٹتا تھا ہماری واسطے
ہم اگر کردیتے فرمایش کبھی تھے ایک بار

ڈرھکلے ہم تاجِ محل نورِ جہان سے تھے کبھی
اک طلب پر اسجگہہ آتی تہین چیزین صد ہزار

گردشِ ایام سے اب ڈھیر ہین ہم راکھہ کا
اور لقطون نے کیا اپنا بگولون مین شمار

ہم پتی برتا سے مشہور گھر مین تھے سدا
مرتے دم تک غیر کا چہرہ نہ دیکہا زینہار

آج یہہ کمبخت آندھی تہی پکڑ لائی ہمین
اک زبردستی سے کرکے اپنی ٹم ٹم مین سوار

کسکو تہا معلوم ذلت اس طرح ہوگی نصیب
کیا خبر تہی اسجگہہ پر آکے ہم ہو وینگے خوار

اجنبی سے بات کرنے مین حیا مانع ہے اب
اسلئے جاتی ہے یہہ خاکستر پرہیزگار

سُنکے یہہ اشعار مین وحشت زدہ سا ہوگیا
ہوگئے یک لخت دل کے سہو ہمیلہ کا روبار

ہوگئے پژمردہ گلہاے خیابانِ خیال
آئی دم بھر مین خزان وان جسجگہہ پر تھی بہار

سخت حیرت اور تعجب سا مجھے کچھہ ہوگیا
اک اداسی ہوگئی طاری مثالِ سوگوار

پوچھا مین نے کون تم اے پاک بی بی ہو کہو
اپنا تم نام و وطن بتلاؤ اے عفت شعار

اور سب حالات ظاہر زندگی کے بھی کرو
کیفیت اپنے پتی کی بھی کرو کچھہ آشکار

کردیا بیتاب تم نے گفتگو کرکے مجھے
ہوگیا پہلو سے باہر ہے دلِ بے اختیار

بات گر تو نے چھپائی مجھسے اپنی ایک بھی
کیا عجب زندانِ تن سے روح کرجاے فرار

من و عن افسانۂ دلسوز تم کردو بیان
تمکو دیتا ہون تمہاری دہرم کی قسمین ہزار

خاک میرا نام ہے شمشان بھومی ہے وطن
یون ہوئی گرمِ تکلم وہ عروسِ پردہ دار

[illegible]
سر غم سے ہوجاتی ہین سینہ فگار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar.

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تو فقیروں کی شکل میں گویں اک دھارن کیئے
خاک پر بیٹھا ہوا ہی اک چٹائی ڈال کر

پا برہنہ سر برہنہ تن برہنہ دشت میں
تو بھرا کرتا ہے اکثر صورت دریوزہ گر

ایک مدت سے جھونپڑی میں ہو رہا ہی تو مقیم
مثل وحشی کر رہا ہے اس بیابان میں گذر

جسم تیرا ہو رہا ہے اس طرح نار و نزار
جیسے ہوتی ہے کوئی سوکھی ہوئی شاخ شجر

تجکو کیا نسبت ارے میری پتی سی بھلا
تجکو سمجھوں کیونکر اپنا شوہر والا سیر

جب سنی آواز یہہ غش مجھپہ طاری ہوگیا
ضبط کرکے میں نے لیکن یہہ کہا بار دگر

تیری ہی فرقت کے صدمے نے دکھایا انقلاب
تیرے ہی غم میں ہوئی حالت یہہ اے رشک قمر

یہہ جو دیکھا ہے تغیر تو نے ہر اک بات میں
یہہ ہوا ہے مجھپہ تیری ہی جدائی کا اثر

جسم آدھا رہگیا جب سے علیحدہ تو ہوئی
تجھکو اردھانگی سمجھتا تھا میں اصلی طور پر

یہہ ہی باعث تھا کہ تجھہ میں اور مجھہ میں تھا وہی
آنکھہ سے ہر وقت جو کچھہ پر لطف رکھتی ہی نظر

وجہ تھی یہہ ہی کہ نسبت تجھہ سے رکھتا تھا وہ میں
جو کہ سردی آب سے آتش سے رکھتے ہیں شرر

جانتا تھا تجھکو اک سچا شفیق باوفا
اس لئے رہنے لگا تھا تجھہ سے میں شیر و شکر

مانتا تھا دل سے میں اک دوست صادق تجھے
وقت پڑنے پر دیا تھا ساتھہ تو نے عمر بھر

کوٹ کر تجھہ میں بھری قدرت نے تھی پاکیزگی
تو تقدس سے بنی تھی پتلی گویا سر بسر

حسن سیرت کو دوبالا کرتی تھی خوبی حسن
اور اخلاق و مروت کی تھی تجھمیں کسر

تو نہ تھی جذبات حیوانی کی سیری کے لئے
رہتا تھا ہر وقت کی تجکو سنگم سے حذر

تو برائے قائمی نسل کرتی تھی ملاپ
اندریوں پر پا لیا تھا تو نے قابو اس قدر

ڈھونڈ لیتا تجھہ سے بہتر میں تو اک ہم مقام
تجھکو حظ نفس کی خاطر سمجھتا میں اگر

کیوں الم کرتا میں تیرا کیوں تڑپتا اس طرح
عیش جسمانی اگر ہوتا مجھے مد نظر

یاد ہیں خدمات تیری سب سہانی کی
ہوگئی تھی جن دنوں بیماری ضعف جگر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پیش کرتی تھی مین ہی خوراک اور پوشاک بھی
ایسی چیزون کا اوٹھانا بھی اُنہین ہوتا تھا بار

بارہ چودہ سال تک اون سے رہا میرا ملاپ
ایک دن کے واسطے بہی تھی جُدائی ناگوار

تابِ شنوائی رہی باقی نہ مُجھہ مین جس گھڑی
آہ کھینچی لب سے رویا خون بچشم اشکبار

بڑھ گئی کچھہ اِس طرح سے جوششِ دیوانگی
کر دیا دستِ جنون نے جھٹ گریبان تار تار

چھا گیا ابرِ مصیبت کچھہ نظر آیا نہ پھر
سامنے آنکھون کے دُنیا ہو گئی تیرہ و تار

مُرغِ بسمل کی طرح سے مین تڑپنے لگ گیا
ناوکِ غم ہو گیا پھر چیر کر پہلو سے پار

ہوش کچھہ آیا تو گویا یون ہوئی میری زبان
وہ فدائی شیفتہ ہون مین ہی تیرا ای نگار

اے پری رو شمع دل افروزہ مین ہی تو ہون
گرد جسکے رہتی تھی ہر وقت تو پروانہ وار

ہون وہی گُل جس مین پنہان رہتی تھی تو مثل بُو
جس مین سبزی کی طرح بستی تھی وہ ہون شاخسار

بیٹھتی تھی صورتِ قمری جہان وہ سرو ہون
چہچہاتی جسجگہہ پر تھی وہ ہون مین لالہ زار

چاند وہ ہون دوڑتی جسپر تھی تو بنکر چکور
آب جو ہون کہتا تھا تجکو سکل ماہی بیقرار

سُنکے یہہ اشعار بولا گردباد منتشر
کیون ہنسی کرتا ہے میرے ساتھہ او نادان بشر!

اِتنی شوخی و شرارت کب مناسب ہے تجھے
ایسی گستاخی بھلا کیا چاہیئے اے بدنظر

کر نہ تو بے عزتی مہمان کی ای میزبان!
ہون مسافر ان کا آئی تیری دولت سے ہر

کیسی حیثیت کے تھے بے رتپ کس گل کے
کیا تجھے اتنا نہین معلوم ہوا ای بے خبر

زیب تن وہ پیرہن رکھتے ہین کتنا قیمتی
زندگی کتنے تکلف سے وہ کرتے ہین بسر

پانون مین پہنے ہوئے رہتی ہین موزی بوٹ وہ
بال تھے ایسے فیشن سے کہ رکھتے بال سے بر

لپٹتے گردن پہ ہین آراستہ ٹھیک ہین وہ
میز کرسی چھوڑ کر جاتے نہین ہین مجھہ سے

تھا مشین جسم اور رہنا معطر تھا بیان
پان کی سُرخی سدا رہتی ہے اوس کے ہونٹھ پر

اون کو فرصت ایک دم لینے نہین دیتا تا ذوق
[illegible]

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تونے اے کہانسی! دیا ایسی دہن کو دُکھ فضول — منتر اور اشلوک جو بتلائی اون کو بول کر

جوکہ سرمایہ کو اپنے خرچ کردین اس طرح — دیش مین ایسی مثالین اب نہین آتین نظر

جلد تجکو ہو شفایابی فدا کی ہے دُعا

تندرستی کی ہین خواہان لڑکیان شام و سحر

بھارت ورش کی استریون سے پرارتھنا

غزل

رسالہ کشتری میرٹھ بابت ماہ مارچ ۱۹۰۶ء

ہر ہمچریہ سے کرواے دیویون اپنا سنگار — زیور و رنگین پوشش مین سے دو اپنی بسار

دُور کر ڈالو طبیعت سے نزاکت بانکپن — مہندی و مستی و سُرمہ سی بہت رکھو نہ پیار

سادگی ہو پیرہن مین جسم مین پاکیزگی — تم سجاوٹ اور بناوٹ سی رہو پرہیزگار

اپنی عادت کی درستی کی طرف رکھنا نظر — شوق تم آرایش تن کا نہ کرنا اختیار

سختی و تکلیف سہنے کا کرو ابھیاس تم — عیش و عشرت مین نہ پھنسنا ہو لکر بھی زینہار

کارنامے اپنی بہنون کے نہین تمنے پڑہے؟ — تارا بائی[ف۱] سی بہادر کی ہو تم تو یادگار

جسنے تہوڈا کو مسلمانون سی تہا واپس لیا — سر پہ افغانون کے چمکی جس کی تیغ آبدار

کیا نہین تمنے سُنا جسونت[ف۲] کی رانی کا حال؟ — جوکہ عالمگیر سے لڑتی رہی مردانہ وار

ف۱ سولہوین صدی مین راجہ شیو رتن والی ریاست تہوڈا واقع راجستہان کی دختر تارا بائی فن سپہ گری مین یکتا گذری ہے۔ شاہ دہلی نے راجہ پر حملہ کرکے تہوڈا کو چہین لیا تہا جسکو بعد مین تارا بائی نے بامداد اپنے شوہر پرتہی راج کے افغانون سی جنگ کرکے نہایت مردانگی سی واپس لیا۔ مورخ لکہتے ہین کہ جس وقت وہ تنہا میدان وغا مین جاکر تیغ رانی اور تیر اندازی مین مصروف ہوتی تہی ہزارون صف کی صف زمین پر لیٹ جاتی تہین۔ ۱۲

ف۲ مہاراجہ جسونت سنگہ والی ریاست جودہپور کی رانی رانا اودیپور کی بہادر دختر تہی۔ شاہجہان کے حکم کے موافق جسونت سنگہ جی عالمگیر سے نربدہ ندی کے کنارے بوجہ فوج ہو نیکے ہار گیا اور جب وہ واپس جودہپور پہونچا تو رانی نے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تو دل و جان سے ہوئی تھی خوب مصروف علاج — واسطے میرے بلائے تھے حکیم و ڈاکٹر
جسنے جو مانگا وہی حجٹ دیدیا بے روک ٹوک — تو نے مطلق کی نہتی پروا سے صرف مال و زر
تو تڑپتی مضطرب رہتی تہی دل میں ہر گھڑی — نبض رہتی تہی مری جس دم بدست چارہ گر
کتنے دن تجھ کو رہی تیمار داری میں مری — رات بھر بیدار تو اکثر رہی با چشم تر
تو بھی اپنی جان کھونیکے لئے طیار تہی — ہوگئی تہی جب علالت سے مری حالت بتر
کرلیا مرنے کا تھا سامان مخفی طور پر — باندہنا چاہا تھا میرے ساتھ ہی رخت سفر

یوں ہوئی وہ حرف زن جب سن چکی سب داستان
مرحبا صد آفرین تجھپر فدا ہیں ہر زمان

نظم

آریہ ہنمز ہو میرٹھ — فروری ۱۹۰۸ء

عیادت! عیادت!!!

حامی تعلیم مستورات پیارے ڈاکٹر! — اسقدر شکستہ پہ قربان کرنیوالے مال و زر
اے ضعیف العمر لیکن جوش میں رشک جوان — بیٹیوں کے کام میں رہتا ہی تو آٹھوں پہر
بالکاؤں کے لئے یہہ ہے غنیمت دم ترا — کرتی ہیں کنیائیں تیرے آشرے آیو بسر
گو نہیں سنتان تیری ایک بھی ہے ای بزرگ — پر سمجہتا ہے اناتھاؤں کو تو مثل پسر
دختر بے والی و وارث ملے ہے جو تجھے — پرورش اور تربیت کرتا ہے تو بشکل پدر
کسلئے ناساز ہے طبع نفاست خواہ ہی — کیوں نصیب دشمنان یہ ہی علالت کا اثر؟
تیری بیماری نہیں محدود تیری ذات تک — چھوٹی چھوٹی پتریوں کی رنج میں آنکھیں ہیں تر
تیری صحت پاٹھشالا کی ہے صحت دائمی — عارضہ تیرا ہے اوس کیواسطے وجہ ضرر
کیا ارے کمبخت فالج! تجھکو پڑنا تہا دہیں؟ — جو بدن خالی نہیں آپ کار سے ہی لمحہ بھر
کیا تجھے چھونا تہا اوسکو ارے بخار بدنصیب! — جسم جو بچوں کو سکہلایا کرے علم و ہنر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو سنہ اٹھارہ سو اٹھاون ۱۸۵۸ء مین ونڈہم[۱] سے لڑی
تاب حملون کی نہ جنرل لاسکا جسکی ذرا

فوجِ انگریزی کو جسنے کر دیا تھا بیقرار
سامنے سے جسکے ونڈہم کو پڑا ہونا فرار

ہاتھ مین جسکے تھی وہ شمشیرِ بُران وقتِ جنگ
سینکڑون کو کیا نیور مین کر دیا جسنے سنگار

ہماری موجودہ حالت

از پریم ساز جالندھر (دیجئے آریہ [illegible])

ہوا گھر ہی ویران تمہارا اوجڑ کر
نہ ہو ایسی حالت تمہاری بگڑ کر
جُدا ہو گئے لاکھون بھائی بچھڑ کر
وہ ایشور کی آغوش مین ہو گئے اِکدن
جو غیرون کی تیمارداری ہین کرتے
کُریتی کی زنجیر کو توڑ ڈالو!
جو بدرسمیان دیش مین آگھسی ہین
دسون فرقے ہر ذات کے بن گئی ہین
رہے برہمچاری نہ پچیس ۲۵ سالہ
نہین اوٹھا جاتا ہے بچپن مین اُن سے
عیان ملک کے ڈھنگ سے رنگ سے ہی
بھروسہ کیا جن نوجوانون پہ اوسکو
نفاق و حسد کو جو کھوتے جہان سے
جو اغیار مین کرتے صلح و صفائی
نہین دھیان ہمسایہ کا بھی ہین رکھتے

ارے آریو! سو رہے تم تو پڑ کر
کہ تا زیست رونا پڑے سر پکڑ کر
گلے سے لگالو اُنہین تم پکڑ کر
بساتے ہین اورون کو جو خود اوجڑ کر
وہ مرتے نہین چارپائی پہ سڑ کر
نہین تو یہہ باندہین گی تمکو جکڑ کر
نکالو ابھی کان اون کا پکڑ کر
ہوئے ورن کے ٹکڑے ٹکڑے بچھڑ کر
ہوئی پائمال اپنی بنیاد اوکھڑ کر
جوانی مین اپنی جو چلتے اکڑ کر
رہے گا کوئی روز مین یہہ بگڑ کر
وہ شل ہو گئے عیش و عشرت مین پڑ کر
ہوئے ہین وہ برباد آپس مین لڑ کر
وہ خود مٹ رہے اب ہین باہم جھگڑ کر
ہوئے خود غرض ایسے سوارتھ مین پڑ کر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

[۱] نام جنرل ۔۱۲

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جسنے افغانانِ کابل کو شکستِ فاش دی | جو رہی ہمراہ شوہر کے شریکِ کارزار
روپنا گڑھ۵۱ کی بھی شہزادی دلاور کم نہ تھی | فوجِ عالمگیر کو جسنے کیا تھا سنگسار
کردیا انکار جسنے عقد عالمگیر سے | راجپوتانہ کا جسنے رکھہ لیا قومی وقار
جانشین گنور۵۲ کی رانی کی ہو تم پیاریو! | لشکرِ شاہی مین جو آئی تھی لڑنے ایک بار
زوجۂ نواب بننے سے رہا جسکو حذر | جسکی ہے تاریخ مین ابتک شجاعت آشکار
نام لیوا لکشمی۵۳ بائی کی ہو تم ہر طرح | ہند کے اتہاس مین جس کا ہے قصہ شاندار

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۷) اوس کی رانی نے محض اس وجہ سے کہ میرا شوہر میدان جنگ سے بھاگ آیا ہے ریاست کے اندر نہین گھسنے دیا بلکہ دروازون کے پھاٹک بند کرادیے اور خود اپنے کو بیوہ خیال کرکے چتا پر جلنے کو طیار ہوگئی۔ مگر پھر رانی کی ماتا نے آکر اوسے سمجھایا تب راجہ کو اوس کی رانی ملی اور پھر دوسری دفعہ جسونت سنگہ عالمگیر پر فتحیاب ہوا۔ پھر عالمگیر نے جسونت سنگہ کو اپنے فیور مین کرکے اوسکو کابل کی بغاوت فرو کرنے کیواسطے بھیجا۔ ساتھہ ہی رانی بھی کوہستانی پٹھانون سے لڑنے کے واسطے گئی اور وہان جاکر دونون نے پٹھانون کی سرکوبی کی پھر کابل مین جسونت سنگہ اور دونون لڑکون کا انتقال ہوگیا۔ رانی کے بطن سے اجیت سنگہ پیدا ہوا جسکو لیکر رانی معہ چند راجپوتون کے جودھپور کو آرہی تھی کہ اورنگزیب نے دہلی مین اوسکو روک کر اوس کا نوزائیدہ بچہ اوس سے چھیننا چاہا جسکے دینے سے رانی اور سردارون نے انکار کیا اور معدودے چند آدمی اور بہادر رانی دہلی کے گلی کوچون مین شاہی فوج کو قتل کرتی ہوئی اودے پور پہنچی اور ہمیشہ جنگ کرتی رہی ۱۲

۵۱ روپنا گڈہ کی شہزادی چنچل کماری کے پاس عالمگیر نے دو ہزار آدمیونکی معرفت پیغام شادی بھیجا تھا جسکو شہزادی نے نہایت ہی حقارت کے لفظون مین نامنظور کیا اور رانا راج سنگہ والی میواڑ کو اپنی مدد کیلئے بلایا۔ بالآخر فوج شاہی کے مقابلہ مین یہہ دونون معرکہ آرائی کرکے فتحیاب ہوے۔ پھر دونون کی باہمی شادی ہوگئی۔ ۱۲

۵۲ سنٹرل انڈیا مین گنور ایک ریاست ہے جب مغلون نے دہلی فتح کرلی تو ہندو ریاستون کو قبضہ مین کرتے ہوئے اس ریاست پر بھی حملہ کیا جہاں کا راجہ شکست کھاکر مارا گیا۔ اوسکے مرنیکی خبر جسوقت رانی نے سنی وہ خود میدان مین آکر نبرد آزما ہوئی۔ دشمن کی کثیر فوج کے سامنے کامیابی نہ ہوئی۔ تو قلعہ مین محصور ہوگئی۔ جہان نواب نے اوس کو بیوی بنانے کی درخواست کی رانی نے شادی کی تاریخ مقرر کرکے نواب کو بلایا اور اوس کو زہر آلودہ جوڑا پہنا کر ہلاک کر ڈالا ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

۵۳ لکشمی بائی جہانسی کی رانی کا تازہ قصہ مشہور ہے ۱۲

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

غمگین اور اوداس رہا کرتے ہین **فدا**
ہم بھائیون کے یہہ بُرے اطوار دیکھکر

آریہ منزہو میرٹھ

اخلاقی غزل

بابت ۱۵ جولائی سنہ ۱۹۰۶ء

جو ناممکن ہین باتین اون مین تو امکان پیدا کر
پریشانی کے اندر مرد! اطمینان پیدا کر

ترے آگے بھلا رنج و الم کی کیا حقیقت ہے
مصیبت کو کچل کر عیش کے سامان پیدا کر

تکلف ہے نہین ہرگز روا بھارت پُترون کو
تغافل اور سستی کا نہ تو سامان پیدا کر

ترقی روز افزون جس سے ہو سنسار کی اسیا
نہایت شوق سے کچھہ مخمصہ خلجان پیدا کر

مسرت دستیاب ہوتی ہے تیری خدمتین کر کے حاضر
تو ایسا مرتبہ پا! اور ایسی شان پیدا کر

سراسیمہ نہونے پاے ہنگام مصیبت تو
وہ ہمت اور استقلال تا امکان پیدا کر

رہا کر لے خود صہباے حُبِّ قوم تو ہر دم
طبیعت مین خیالات طرب ہر آن پیدا کر

نہ رعب و داب مین آ دُشمنون کی دھمکیون سے تو
نہ ویدک دھرم کے پرچار مین نقصان پیدا کر

اُصولِ مذہبی پر شوق ہے گر تجکو چلنے کا
تو پہلے اصلی و نقلی مین کچھہ پہچان پیدا کر

قُران انجیل اور وید مقدس کی لڑائی کا
دلائل اور حوالون کے لئے میدان پیدا کر

خلافِ عقل الہامون کو ہرگز بھی نہ جو مانے
نہ بہکے جھوٹی باتون سے جو وہ ایمان پیدا کر

مضامین نے ترے تجکو فسانہ کر دیا ثابت
اثر الہام کا اپنے مین اے قُرآن پیدا کر

زبردستی ڈبوے بیگنہ جسنے ہزارون تھے
نہ اب زنہار تو وہ نوح کا طوفان پیدا کر

وہان بہ حور و غلمان کو نہ گھسنے دے نہ گھسنے دے
نہ جنت مین بھی عیاشی کا تو سامان پیدا کر

خدا منکر بنا جاتا ہے اس تعلیم سے تیری
برائے سجدہ آدم نہ تو شیطان پیدا کر

فدا اپنے پرائے دھرم پر جو ہو دل و جان سے
خُدا اسلام مین تو اب ایسے بھی جوان پیدا کر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہین تو نہ دہوتی بھی ہو اوڑہنے کو | سُنار اب چھپے زیور کہین لائین گھڑکر
پڑوسی کو نانِ جَوین بھی نہ حاصل | مگر روٹی ہم کہائین گہی سے چُپڑ کر
لحاف اور توشک مین لپٹے رہین ہم | وہ بے کپڑے سردی مین روئین اکڑ کر
سماج اک اجب ہے امیر کش ایسا | کہ گر سکتے پتّے نہین جسکے جھڑ کر
چلین آندھیان اور طوفان آئین | نہین نشٹ ہوگا یہہ جڑ سے اوکھڑ کر
مخالف بہت آجکل گپت چر (جاسوس) ہین | سُناتے ہین حکام کو باتین گھڑ کر

فدا دہرم پر ہین نہین ہم ہین ڈرتے
کرے گا ہمارا کوئی کیا بگڑ کر

آریہ پتر بریلی — ۵ جولائی ۱۹۰۸ء

غزل

اناتھہ رکھشا

لیجاتے ہین اناتہون کو اغیار دیکھکر | نادار دیکھکر اونہین بیمار دیکھکر
قومی حمیت آہ نہین کچہہ بھی اب رہی | خاموش رہتے ہم ہین یہہ ہر بار دیکھکر
اون کی جو دستگیری کوئی کرتا قوم مین | ہمسے نہ وہ بچھڑتے مددگار دیکھکر
صد حیف اون کو کوئی نہ ہمدرد مل سکا | آ بیٹھتے وہ گود مین غمخوار دیکھکر
ڈھارس بندھانیوالا نہین اونکا اک بشر | روتے ہین زار زار وہ ناچار دیکھکر
ہے دم غنیمت آج کل اون کا جہان مین | آتا ہے رحم جنکو اونہین خوار دیکھکر
اوس سنگدل کا جینا بھی مرنے سے ہی بُرا | گریان نہو جو قوم پہ ادبار دیکھکر
کچھہ دن مین ہندوازم کا لو خاتمہ ہُوا | پیشین گو یہہ کہتے ہین آثار دیکھکر
اوس وقت دیکھے کون اناتہون کی بیکسی | جب مانگتے ہین جانب زردار دیکھکر
افسوس ہے کہ ایک بھی کوڑی نہ دان دین | جائین یتیم خانہ کو سردار دیکھکر
خیرات کہا رہے ہین بڑے غیر مستحق | روتے ہین اون کی حالت کو حقدار دیکھکر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

غزل

آریہ مسافر جالندھر — اکتوبر ۱۹۰۸ء

بلبل ہے شاد غنچۂ گلزار دیکھکر
مسرور ہم ہین ویدون کا دیدار دیکھکر

دل ایسا آگیا اس انوکھے حسین پر
ہوتا نہین ہے سیر یہ سو بار دیکھکر

ہم کیون چلین زمانہ کی رفتار دیکھکر
تقلید خود کرے ہمین سنسار دیکھکر

کیون انتظار وقت مین بیٹھے رہین بھلا
پاؤن پڑے گا آپ وہ لیبار دیکھکر

جو کر چکے عبور سمندر کو شات یار
سہمین گے کیا وہ لجۂ زخار دیکھکر

جو راہرو دلیر و بہادر ہین مرد ہین
ہوتے ہین خوش وہ وادی پرخار دیکھکر

پھل اسپہ جھٹکے توڑیگا کس طرح سے بھلا
جو ڈر گیا بلندی اشجار دیکھکر

دھرم ادتی کی دھن مین ہی پیاسی پہ جو چڑھا
اوچھلا خوشی سے وہ طرف دار دیکھکر

جسکو حصول فخر شہادت کا شوق ہے
وہ شادمان ہے خنجر خونخوار دیکھکر

چلنے سے دھیان ہی جنہین منزل کی سمت تک
ہٹتے نہین ہین وہ جبل و غار دیکھکر

کہہ دو ضرورت اسکی نہین روشنی مین کچھہ
ڈرتا جو رہتا ہے شب تار دیکھکر

مایوسیان اُبھرنے نہین دیتی ہین اُنہین
ناکامی کو جو ہوتے ہین خونبار دیکھکر

ہوگی نہین شفا کبھی ایسے طبیب سے
ہو جائے جو مریض کو بیمار دیکھکر

غزل

ہمسے نہ بھارت کی کچھہ پوچھیئے اگلی بہار
آپ سنین گے اگر روئین گے بے اختیار

دن وہ کہان ہین کہ جب باغ تہا یہہ پر فضا
دن وہ کہان ہین کہ جب نغمہ سرا تہے ہزار

دن وہ کہان ہین کہ جب تہا یہہ سمندر ہرا
اس سے نکلتے تہے جب لاکھون در شاہوار

دن وہ کہان ہین کہ جب جملہ فن و علم مین
روئے زمین پر یہہ تہا مفتخر روزگار

ان سے ہین کناد اور نہ دھنونتری
طب مین و شبدانگ[1] مین تہے دونون پر ہوشیار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

[1] شاستر کا نام ہے ۱۲

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یتیمون کی پکار بدرگاہ پروردگار

از فدا بیقرار

رسالہ جین پرچارک دیوبند بابت ماہ اگست ۱۹۰۸ع

غزل

ہمارے پیٹ کی خاطر خدایا نان پیدا کر
ہمارے ڈوبنے کو ورنہ اک طوفان پیدا کر

تو اپنے فیض سے برسا دی بارش ایکدم پوری
ہمارے کھانے پینے کیلئے سامان پیدا کر

ترے فضل و کرم سے اب کے ہو فصل خریف اچھی
کہین پر ہونچی پیدا کر کہین پر دھان پیدا کر

ہمین فاقہ کشی نے سال بھر کی مار ڈالا ہے
ہمارے قالب مردہ مین اب تو جان پیدا کر

حواس و ہوش کھوی ہین ہماری بھوک نے سارے
تسلی جس سے کچھہ ہو ہم مین وہ اوسان پیدا کر

کروڑون بھائی بہنون کی مصیبت سر سے ٹل جائے
تو اب کے سال کھیتی کو عظیم الشان پیدا کر

لڑکپن ہی مین ہم کانٹا ہوئی ہین سوکھکر یارب!
جوانی کی ہمارے جسم مین کچھہ آن پیدا کر

ہین دنیا کے بچون کی طرح ہر وقت ہم خندان
تمنائین نئی دل مین نئی سامان پیدا کر

نہین لے روٹی اپنا پیٹ بھرتا کسی صورت
ذریعہ اور کچھہ اوسکا تو ہی آسان پیدا کر

اناتھون کی حفاظت کی جنہین مطلق نہین پروا
نہ ایسے ملک مین اور قوم مین نادان پیدا کر

اپاہج اور محتاجون کو جو امداد پہونچائین
ہمارے دیش مین اس قسم کے انسان پیدا کر

محبت کو ہماری ڈال شاہ وقت کے دل مین
ہماری سمت اون کی طبع کا میلان پیدا کر

خبرگیری نہین کرتے ہماری آہ! مطلق بھی
امیرون کے دلون مین تو ہمارا دھیان پیدا کر

نہایت نالون کی کرتے ہین ہم سماعت ہو گئے بہرے
سنین جن سے فغان کو اون کے تو وہ کان پیدا کر

کسی کو بھیج اون کی مہربانی سے لئے خالق!
ستمگر دہر مین اتنا نہ بے ایمان پیدا کر

فدا احساس ہمدردی جو سینہ مین ہو کچھہ تیرے
یتیمون کے دل مضطر مین اطمینان پیدا کر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہائے وہ گوردت کہاں اور کہاں لیکھرام
دہرم کے شہید کہاں اور کہاں جان نثار

ہائے کہاں ہیں وہ اب دہرم کے رکشک جو تھے
دہرم کے وہ جان نثار دہرم کے وہ دستدار

دہرم کا بستان کیا دور خزاں نے تباہ
کردئے پامال سب غنچے جو تھے ہونہار

اب نہ طراوت رہی اور نہ نکہت رہی
اب نہ رہے شاخسار اور نہ رہے لالہ زار

اب نہ رہے قہقہے اور نہ رہے چہچہے
قمری و بلبل لب اب بیٹھے ہیں سب سوگوار

روشنی دہرم سے پُر کہ جو کاشانہ تھا
چرخ کی نیرنگیوں سے ہے شبستان تار

دیش وہ جو تھا کبھی منبع اہل ہنر
آج ہے بدقسمتی سے وہ اک اجڑا دیار

غیروں کے ہاتھوں ہوا ظلم سے تاراج اب
دہرم وہ جسکے لئے چار و طرف تھے حصار

چیختے ہیں بار بار روتے ہیں ہم زار زار
دیکھا نہیں جاتا ہے یہہ ستم روزگار

آج ہیں ہم بدنصیب آج ہیں ہم شوم بخت
آج ہمارا کلام سبکو ہے بس ناگوار

ہمنے کیا دہرم نشٹ ہمنے کیا کرم نشٹ
اب نہ ہے گا ہنری اور نہ سند بیار و چار

ہے نہ خبر یوگ کی اور نہ یم نیم کی
نام کو دیا نہیں ایسا ہوا انذ ہکار

اب نہیں سنسکرت سے گا وہ قدیمی رواج
سامنے انگلش کے سب کہنے لگی ہوشیار

ہائے اودیا ابر ہی کیسی ہماری یہاں
کوئی ہے بادہ پرست اور کوئی گوشت خوار

چند سے جہالت اگر اور یہی رہ گئی
ہوں گے زیادہ کہیں اس سے بھی ہم نابکار

دعدہ جو کرتے ہیں ہم وہ نہیں ہوتا وفا
پھر نہوں کس واسطے دہرم میں بے اعتبار

اہل ہنر چل دیئے صاحب فن چل بسے
ان کی جو تصنیف ہے باقی ہے وہ یادگار

ظلم کی حد بھی کوئی جور کی کچھ انتہا
تیرا ٹھکانا بھی ہے اے فلک نابکار

سخت پریشان ہیں رنج سے حیران ہیں
ہم میں بہت مضطرب ہم ہیں بہت بیقرار

پیرا تھنا

تو ہے اجر تو ہے امر اور تو ہے مزدگار
تو ہے دیا روپ اور جگت کا پروردگار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اب نہ ہیں پاتنجلی اور نہ پانٹی کہیں
یاگ ولک ہیں کہیں اور نہ جیمنی رشی
بھاسکر آچاریہ اور نہ وشوکرما ہے
اب نہ ہے کالیداس اور نہ باناد جی
نارد سا ہے کہیں اور نہ گندھرب ہیں
بھیم ہنومان ہیں اور نہ انگد کہیں
تابکی میں بتاؤں تا بہ کجا میں گناؤں
بعد میں ہر ملک نے علم یہیں سے پڑھا
شان میں شوکت میں بھی جاہ میں حشمت میں بھی
اپنے سلف جب صاحب ملک تھے ذی اقتدار
رام کو دشرت کو بھی کون نہیں جانتا
تھے جو بہت بدھی مان تھی جو بڑی ودوان
الغرض اک بات بھی جب نہ یہاں پر رہی
سوامی دیانند جی دیش میں پیدا ہوئے
سندھ میں پنجاب میں بمبئی بنگال میں
روشنی دھرم ہر سمت ہوئی آشکار
دھرم کے گلشن میں بھی آئی تر و تازگی
برق تہہ ابر تھی شعلہ تہ خاک تھا
سوامی نے صیقل کیا سوامی نے پالش جو کی
آریہ درست اس طرح چڑھنے لگا اوج پر
دھرم کی بدقسمتی دیش کی بد طالعی

نحو کے موجد تھے ایک دوسرے تھے یوگ کار
ایک تھے جوتش میں فرد دوسرے دھرمی وقار
موجد علم حساب دوسرے تھے شلپ کار
مملکت شاعری میں کہ جو تھے نامدار
گان کی ودیا کے سورج یہ تھے سب آشکار
روکش رستم یہ تھے غیرت اسفندیار
موجد ہر فن ہوئے پہلے یہیں بیشمار
اپنے بڑے تھے کبھی جگت کے آموزگار
سب تھے ہر ایک چیز میں قابل عز و وقار
اپنے سلف شہریار اور تھے والا تبار
کوروں پانڈوں کا حال کسے پہ نہیں آشکار
جنگ گزشتہ میں مارے گئے بے شمار
رو بہ تنزل ہوا دھرم سے لیل و نہار
تاکہ نوارن کریں جگت کا سب بوجھ بھار
ہونے لگا آپ کی ذات سے ملکی سدھار
دھرم چمکنے لگا چاند سے بھی آبدار
روح فزا ہو گیا رنگ سرشار خمار
دھرم کے رخ پر بہت جمنے لگا تھا غبار
تب نظر آنے لگا صاف یہ آئینہ وار
جیسے کہ آہ دل عاشق سینہ فگار
سوامی جو آپ ہو گئے دام اجل کا شکار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کیا ہے سماعت نے کانون کو ترک
گئی آنکھہ کی روشنی مجھکو چھوڑ

کہا بل نے ہر عضو کو خیر باد
اُڑی رونقِ جسم بھی مجھکو چھوڑ

رہی میری ہمدم تو ہی مدتون
نہ یون کر کے اب بیرخی مجھکو چھوڑ

رہا ہون مین برسون ترا جان نثار
نہ اے رشکِ حور و پری مجھکو چھوڑ

جُدا تجھہ سے ہو کر کہان جاؤن گا
نہ اے رہبر عاشقی مجھکو چھوڑ

پھنسایا تھا ذلتون مین تو نے مجھے
نہ کہو کر مری زندگی مجھکو چھوڑ

رکھا شادمان تو نے تھا لیکن اب
نہ غرقِ یمِ ناخوشی مجھکو چھوڑ

اری بے وفا! اب یون کر کے تو
گرفتارِ آوارگی مجھکو چھوڑ

سدا چاری کیونکر ہون گا بھلا؟
بتا کر نہ یون کجروی مجھکو چھوڑ

کیا تو نے بدنام احباب مین
نہ یون کر کے پردہ دری مجھکو چھوڑ

مین مُردہ ہوا ہون بدولت تری
نہ ایسا بحالِ ردی مجھکو چھوڑ

وہی جوشش دل مین مرے رکھ بھرا
نہ یُون وقفِ افسردگی مجھکو چھوڑ

ترے غم مین تڑپون گا مین عمر بھر
نہ یون محو نوحہ گری مجھکو چھوڑ

ذرا یوگ کر یائین کر لینے دے
نہ بے وقت مین تو ابھی مجھکو چھوڑ

کیا تو نے سبھوگون مین مشغول تھا
نہ اب کر کے دہوکا دہی مجھکو چھوڑ

اگر چھینتی ہے تو لطفِ حیات
کرون گا ابھی خودکشی مجھکو چھوڑ

فدا تجھہ پہ دم من ہون سب کر چکا
نہ اے تارکِ دوستی مجھکو چھوڑ

ردیف (ز)

غزل

اُسے طالب ...

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جگت ادھار ہے تو پرم سہاک ہے تو — تیرے ہی قبضہ میں ہے دیش کے دہرم کا سنوار
آد ہے نرمل تو ہے اور ہے نشچل تو ہی — تیرے ہی ہاتھوں سے ہے چہرہ دہرم کا نکھار
تو ہے سب پر شکتیمان اور ہے جگدیش تو — تو ہی پرمیشر ہے پار برہمہ بیشر اوتار
روگ و ناشک ہے تو اور سرشٹی تو ہے — تیری شرن میں رہنے کے ہیں ہم بار بار
ناؤ ہے منجدہار میں ڈوبے کو دیش ہے — شکتی سے بل سے اپنے ذرا دے ابھار
سب سے بیاپک ہے تو جگت کا رکشک ہے تو — تیرے سوا اور سے ہوگا نہ اپنا سدہار
تو ہے اگوچر اگم اور امر ہے اجر — لیکے یہہ فریاد ہم آئے ہیں تیرے دوار
تو ہی اننت ہے بس اور اجنما تو ہی — تیرے سوا اور کون اپنی سنیگا پکار
چھوٹ گئی ہاتھ سے دہرم کی باگ اے امر! — چلتے ہیں سب اس طرح جیسے شتر بے مہار
تو ہے سرشٹی کا ناتھ اور ہے پالک تو ہی — تیرے بنا نہیں انگ ہے اور نہیں ہے اکار
دھرم ہمیں دان دے دیش کی کر اُنّتی — کنگلے ہیں بھکشک ہیں ہم اور ترا کوش (خزانہ) اپار
جگت پتی ہے تو ہی اور انادی تو ہی — سب پہ دیا ہے تری اور ترا سب سے پیار
انت پتا ہے تو ہی اور ہے سوامی تو ہی — رکھہ تو نگاہِ کرم ہمکو نہ دل سے بسار
علم کا پرکاش کر جہل کا تو ناش کر — قادرِ مطلق ہے تو اور ہے تو نرآکار
میتر پرسپر رہیں نت ہی آنند ہو — میری یہہ ارداس (عرضداشت) ہے ہر گھڑی اے کردگار

سنلے تو پرماتما! اپنے فدا کی دعا
تیرے چرن پر جھکا ہے سر انکسار

ردیف (ڑ)

ماتم نوجوانی

اری نوجوانی گئی مجھہ کو چھوڑ — بتا تو کہ کس پر چلی مجکو چھوڑ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

راج سمبندھی سبھا نام نہ رکھنا اُس کا
ٹیکا تو جسمون پہ نہین روحون پہ کرنا ہے اسے

جھوٹی تہمت سے نہ اب ہمکو ڈرانا ہرگز
اسکے اُودیش کو الٹا نہ دکھانا ہرگز

ہندو و خالصہ عیسائی مسلمانون ! تم
اس گئو ماتا پہ چھُریان نہ چلانا ہرگز

پیارے حکام نہ اس دھوکے مین آنا ہرگز
کہتی ہر بار ہے سمجھاتے ہین یہہ لوگون کو
ہمکو سرکار نے آزادی مذہب دی تھی
اپنی ناتجربہ کاری و غلط فہمی سے
اپنے بہتان لگاتے ہین مخالف اُن کے
پیشتر کیجئے ہر طرح سے خود تحقیقات
مُٹھی بھر آریہ کر سکتے ہین کیا خاک بھلا؟
تنہا سنیاسی نے کس طرح کیا تہا پرچار
اندریان جیتنا اون کو نہ کہے ملک کوی
تمنے ترغیب مین آکر جو بہت سختی کی
کرکے ناحق ستم و جور و جفائے بیحد
دس نیم اپنے جو کہلاتا ہے آریہ سماج
پاٹھشالائین اناتھالے ہین کھولی اسنے
چاہتا ہے کہ یہہ بھوگول مین پھیلے اخلاق
کانگریس سے ہے نہین کچھ بھی تعلق اس کا

ایسے نیتا مسوون کے کہنے پہ نچانا ہرگز
بیگُناہون کو زیادہ نہ ستانا ہرگز
اپنے انصاف کی شرطین نہ مٹانا ہرگز
آریہ پُرشون کا اب دل نہ دُکھانا ہرگز
ان کے اغوا سے کہین چوک نہ جانا ہرگز
بےخطا لوگون کو بیجا نہ دبانا ہرگز
درمیان مین یہی یہ کبھی بات نہ لانا ہرگز
تمنے دیکھا ہی نہین اوس کا فسانہ ہرگز
بات اصلی ہے نہین ہے یہہ بہانا ہرگز
تمکو منصف نہ کہیگا یہہ زمانا ہرگز
عہد نادر نہ ہمین یاد دلانا ہرگز
اوس مین یہہ بات تو ممکن نہین پانا ہرگز
اوسکے اوپکار کو دل سے نہ بھلانا ہرگز
اسکے پاکیزہ مشن کو نہ ستانا ہرگز
ملکی جھگڑون مین اسے تم نہ پھنسانا ہرگز

سلطنت آج جو برطانیہ ہوتی نہ فدا
ویدمت کا بھی کہین تھا نہ ٹھکانا ہرگز

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جب کبھی رہتے ہین ہم جنگل مین تنہا چند روز
کیا کہین آ لیتے ہین ہمکو لطف کیا کیا چند روز

کس بھروسہ پر ہے مستیٔ بادۂ فسق و فجور
رہنے والا ہے لڑکپن کا یہ نقشا چند روز

ہر سمجھ بوجھ کی ہدایت ہے بزرگون کو ہے شرم
نسل بگڑے گی رہا گر یہہ ہی پروا چند روز

پیارے بچون! دنگئی لڑکون مین جانا چھوڑ دو
خوش رہو گے عمر بھر کر لو جو ایسا چند روز

راکھہ اوڑا لے جائیگی شمشان ہونی ہی صبا
دوستی تجھہ سے ہے اب اے خاک صحرا چند روز

آریہ دھرم

غزل

آریہ بقلم ... | رجب ...

آریہ دھرم کی عظمت نہ گھٹانا ہرگز
پولیٹیکل اسے پارٹی نہ بنانا ہرگز

جانتے ہو کہ فقط مذہبی تحریک ہے یہہ
جوش مین آ کے نہ ایمان گنوانا ہرگز

وید منترون مین جو مندرج ہین پرارتھنائین
ان پہ الزام جہادی نہ لگانا ہرگز

ساری دنیا کے لئے ہین نہ کہ بھارت کیلئے
اون کی تشریح کو اُلٹا نہ کرانا ہرگز

دیکھتا وید ہے ہر دیش کو سم درشٹی سے
مہرشی کا یہہ کتھن بھول نہ جانا ہرگز

پیش کرتے رہے سوامی نے جو لکھا اوسکو
ویاکھیا کر کے غلط پر نہ دکھانا ہرگز

کون کہتا ہے کہ انگریزون کا دشمن ہے سماج
ایسی باتین کبھی مُنہہ پر بھی نہ لانا ہرگز

عہد مین ان کے تو راج دھرم کا کھنڈن نہ
ان کا ستر و جو بنے وہ نہین دانا ہرگز

کرتے رہتے ہین یہ تردید تمہارے مت کی
اب نہ اس تعصب سے کچھہ لابہہ اوٹھانا ہرگز

جانتے ہین کہ نندی کے ہوئے ہو ید تو واہ
بات اصلی جو ہے اوس کو نہ چھپانا ہرگز

کہہ دیا تم نے کہ سروادھیت[۱] آریہ تھا
ایسی افواہین بس اب تو نہ اڑانا ہرگز

۱ یہہ ایک پولیٹیکل آدمی ہے -۱

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فقیر بندگی کرتے ہین جب ہو ہم منتفی
اے فدا کرتا نہین اسکو قبول اپنا قیاس

ردیف (ش)

گلزار سخن کے دو پھول

(یہہ بھی ہو ہیر بشر)

از ... ۱۹۰۸ع

ہر گھڑی رکھتے ہین وید وکت چلن کی خواہش
جو کوئی کرتا ہے بچپن مین دلھن کی خواہش
وہ حواسون کو نہین قابو مین رکھہ سکتا ہے
سر کٹب دھرم کی رکھتا ہین جو رہتے ہین مدام
جن کا آیا ہوا ہے دان پرستی کا سمے
عیش و عشرت سے وہ محلون مین رہا کرتے ہین
لوگ کرتے ہین ہمالہ کی گپھا مین جو بسر
سامنے آئے اگر میرے ودیشی کپڑا
اپنے ہی دیش کی گیر دون سی کر لین گے گذر
برہمچاری کے لب سرخ پہ ہو جاؤن فدا
پاس اوس دل کے نہین یاد خدا آتی ہے
کوٹھی بنگلون کی رہایش سے لوجی سیر ہوا
پیرہن اُن کا بنا آج سے خاکستر ہے
کانٹے چبھنے سے نہین خوف وہ کھائیگا کبھی
شوق دنیا کا نہین اور سمانا اوس مین
مثل منصور کرے دعوی انا الحق کا وہی

جنکے دل مین ہو ترقی وطن کی خواہش
گویا کرتا ہے وہ خود رنج و محن کی خواہش
جسنے تیاگی نہو آرایش تن کی خواہش
اون کو رہتی نہین کچھہ حفظ بدن کی خواہش
وہ بھی وشیون مین پھنسے کرتے ہین زن کی خواہش
ہو کے سنیاسی نہین کرتے ہین بن کی خواہش
اون کو شمشان کی ہے اور نہ کفن کی خواہش
بعد مردن بھی کرون مین نہ کفن کی خواہش
ہم کرین گے نہین ململ کی چکن کی خواہش
رہتی ہر وقت ہے یہہ لعل یمن کی خواہش
جس مین رہتی ہی محبت غنچہ دہن کی خواہش
رہ گئی دل مین فقط اب تو ہے بن کی خواہش
ہر گھڑی تھی جنہین جسمانی پھبن کی خواہش
ہو گئی جس کا نتیجہ کو گلہا سے چمن کی خواہش
سچی جس دل مین ہے سوامی کے مشن کی خواہش
جسکے دل مین ہو بھری دار و رسن کی خواہش

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ردیف (س)

ملکی لیڈروں سے نویدن

مسلمانِ ملک کی خدمت میں ہی یہ التماس
اختلاف مذہبی میں کب ہے بہبودی کی آس

ہو نہیں سکتا کبھی بھی اون سے قومی اتفاق
جن پرستاؤں کو جلسے میں کیا کرتے ہیں پاس

جسطرح لاکھوں کیسے اچھوت ہی دیکھے ہزار
آپ کی سب جدوجہد آئیگی ہرگز بھی نہ راس

جات پات اور چھوت چھات ہیں اسطرح بھی بڑے
باہمی الفت کے بہت جانے نہیں دیتے ہیں پاس

کھانے پینے میں پرسپر اتنی گھرنا[1] ہوگئی
کام کر سکتے نہیں ہم بیٹھکر کچھ پاس پاس

ہو رہی تھی کیسی میمن سنگھ[2] میں لوٹ مار
ہندوؤں میں تھا مسلمانوں کی جانب سے ہراس

کرتے اسلامی تھے بھائی حملۂ افسوسناک
اپنے دل میں مرد و عورت سب تھی رنجیدہ اداس

جابرانہ طور پر جو چاہتے لیتے تھے وہ
کر رہے تھے ہندوؤں کی آبرو دولت کا ناس

اونتی ہوتی نہیں ہے دھرم شکشا کے بغیر
وہ نہیں لیڈر رہے قابو میں ہیں جسکی حواس

دھرم روپی جل سے اوسکی تشنگی جائے تو جائے
ملک کے آبِ بقا وے سے نہیں جاتی ہی پیاس

مذہبی تفریق جب تک دور ہو جاتی نہیں
راستے میں کامیابی کی ہی حائل کوہِ یاس

آپ کر سکتے ہیں ساری انڈیا کو ہمخیال
کون بڑھکر آپ سے ہے رہروانِ نکتہ شناس

کوستے کسواسطے غیروں کو ہو وائے ہندو!
تم بنے افعالِ بد سے اپنے ہی غیروں کے داس

سختیاں کرتے ہو حاکم بن کی رشوت لیتے ہو
گر عدالت میں کوئی مظلوم آ جاتا ہے پاس

اس سے بھی اہل پولیس لیتے ہیں نذرانہ سدا
گھر میں روٹی ہی نہیں جن کی نہ تن میں ہی لباس

یوں مٹاؤ اوسکو تم جس قوم نے پالا تمہیں
ہو نہیں سکتا جہاں میں تم سا کوئی ناسپاس

کس طرح سنتانِ بھارت کی بڑہے علم و فنون
وہ بھی چار اولاد رکھتا ہی کہ جو بیچے ہی گھاس

کچھ تو حل ہو جائے بھارت کی ترقی کا سوال
جاں نثار ملک کے فیصدی گر ہوں پچاس

[1] نفرت
[2] نام شہر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس سے تو ہے ترقی دارین کی اُمید
جائز ہے رشک١؎ کرنا لو بیشک بیجا حرص٢؎

مشکل فقط یہہ آ گئی کس سے ہم بچین؟
ہین کام کرودھ لوبھ بھی ششتر دسوائے حرص

ردیف (ض)

اخلاقی نظم

رسالہ کشتری ممبر بابت ماہ ستمبر ۰۹ء

ہے نہین جس شخص کو تکلیف انسان سے غرض
جانور وہ ہے اوسے کچھ بھی حیوان سے غرض

جو بہادر رکھتے تھے کچھ جنگ و میدان سے غرض
ہائے وہ رکھنے لگے گوی حسینان سے غرض

ابرو و مژگان سے زخمی ہو گئے جنگ آزما
کیا دلبرون کو رہے شمشیر و پیکان سے غرض

قوم کی بد رسمیون کی بیڑیان جو کاٹتے
حیف اون کو رہ گئی ہے زلف پیچان سے غرض

دین و دانش سچی بات کو مانے نہ جو
ہے نہین کچھ ہمکو ایسی مرد میدان سے غرض

تندرستی اور صحت اوسکی ہے کس کام کی
جسکو کچھ بھی ہو نہ بیمارون کی درمان سے غرض

شان و شوکت اور دولت اونکی غارت ہو خدا
جو نہ کچھ رکھتے ہون افلاسِ غریبان سے غرض

اون کی ستھری سپتر یارب! شاد خندہ زن ہے
جسکو ہے کچھ پرسش حالِ یتیمان سے غرض

وہ سمادھی کے لئے طیار بیشک ہو چکا
ہو نہ جس دل کو تمنا اور ارمان سے غرض

رہتے ہین جیپہر مین جن کا ہی فقط نہ خیال
اون کو مطلق ہے نہین دالان و ایوان سے غرض

ہے مسہری پر نہ ہوی کمبل دو شالا اون کا ہے
کچھ نہین اون کو رہی عشرت کے سامان سے غرض

اکتساب مال و زر مین کرتے ہین مکر و فریب
کچھ نہین باقی رہی ہے دین و ایمان سے غرض

باغ بھارت کی تباہی سے ایشور کو ہی بچا؟
اون کو ہے اپنے نہالانِ گلستان سے غرض

١؎ دوسون کی برابری کرنے کے لئے کوشش کرتا کرنا رشک کہلاتا ہے ۔ ١٢

٢؎ دوسرون کی ترقی کو دیکھ کر جلنا حسد کہلاتا ہے ١٢

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دھار لے تیروں سے دشمن ہیں بستے ہیں
جسجگہ تیر حوالہ پہ چلے اور تیغ و بیل
فرقت وصل تو ہے شاعری او باشوں کی
وان گرد گل کو اتا تھا آسے کو ہم کیوں سمجھیں!

حال و خط میں ہے دل اہل سخن کی خواہش
ہے اگر دل میں تو اس قسم کے رن کی خواہش
ہم نہیں کرتے ہیں اس گندہ کہن کی خواہش
لکھ رہتی ہو کے کبھی جب رکھتے ہیں دھن کی خواہش

آریہ دھرم کو پھر گول میں پھیلا دے کی قف ہم
پوری ہمگند لشیں کر دے گر مرے من کی خواہش

ردیف (ص)

غزل

تو نے ہی خون لوگوں کے ناحق کرائے حرص
تو نے ہی بے قصوروں کے سر ہیں کٹائے حرص
ترغیب دے کے تو نے ہی محمود کو بُری
جے چند پرتھی راج میں تو نے ہی چھیڑ کی
بھارت میں تیرے نحس قدم جب سے آئی حرص!
دریودھن آدمی کا جو نہایت بڑا تھا ہوا
بے وجہ دل میں اپنوں سے رکھتے ہیں رنجشیں
پاپی گنہگار بھی ہمکو بنائے حرص!
پوشیدہ چوٹ کرتی ہے سینے میں تو مدام
دھجی اڑاتے تیر قناعت سے اہم کی ہیں
تجکو قسم ہے پاس ہمارے جو آئے حرص!
منحوس! چھوڑ اب تو دل اہل ملک کو

تو نے ہی بادشاہوں کو باہم لڑائے حرص!
ہر سو لہو کے تو نے ہی دریا بہائے حرص!
کمبخت حملے ہند پہ سترہ کرائے حرص!
خلجی و غوری ملک میں تو نے بلائے حرص!
اہل وطن ہیں خاک میں تو نے ملائے حرص!
تو نے ہی گرگ منتر بن گل تھے کھلائے حرص!
بغض و عناد تو نے ہی ہمکو سکھائے حرص!
جو کام ناروا تھے وہ ہم سے کرائے حرص!
کس طرح کوئی جان کو تجھ سے بچائے حرص!
ہم خوب جانتے ہیں کہ یہ ہے سزائے حرص
کھو لے سے ہی کبھی جو تو صورت دکھائے حرص!
جاہ و حشم تو ساری ہمارے مٹائے حرص!

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(پرچہ نمبر ہوم ہتم) **غزل** بابت ماہ اگست ۱۹۰۸ء

کرتا نہیں ہے پُتر پتا کا ذرا لحاظ
دختر کو والدہ سے نہیں کچھ نالحاظ

تہذیب کا نشان مٹا اپنی قوم سے
چھوٹے بڑون مین اپنی نہین شان کا لحاظ

ممکن نہین کہ بچے ہون گستاخ اون کے پھر
کچھ تربیت کا نہین جو ماتا پتا لحاظ

کچھ بال برہمچاری سے بوگی سے شرم ہے
کرتی ہے اورکس سے عروس قضا لحاظ

جھونکون سے اپنے ادھکے ورق منتشر کئے
تو نے کیا نہ شاہد گل کا صبا لحاظ

پیش آتے اس طرح ہین ملازم عدالتی
کرنا نہین ہے جیسے کہ نا آشنا لحاظ

مزدوری کرنے مین ہو جیسے شرم ہے بُرا
ہمکو پسند ہے نہین اس قسم کا لحاظ

محنت دوکانداری ہو یا دستکاری ہو
دولت کمانا چاہیئے کرکے جُدا لحاظ

بچون کو ویریہ رکھشا کا اُپدیش جو نہ دین
وہ والدین کرتے ہین بیشک بُرا لحاظ

آئے نہ برہمچریہ کا اک لفظ ہونٹ پر
سمجھا ہوا بزرگون نے ہے یہہ بڑا لحاظ

دیدے کے فحش گالیان بچون کے سامنے
اُڑواتے آپ ہی تو ہین اُن کی حیا لحاظ

جیسے کسیکے کرم ہین ویسے ہی دیگا پھل
ہرگز نہیں کسی سے کرے گا خدا لحاظ

اتنا نہین کسی کا بھی مجھکو کہ جسقدر
اپنے پروگرام کا ہے اے **فدا** لحاظ

ردیف (ع)

غزل

دوستو است دہرم کا پرچار اب کردو شروع
سوچ چکے ہو بہوت تم بیدار اب کردو شروع

آشرم اور ورن بیوستھا نہایت ہے خراب
بیگ سے سنسار کا اودہار اب کردو شروع

تا کجا پہلو تہی کب تک یہہ سستی سے دریغ
ہمت و جرأت سے بس ای یار اب کردو شروع

دھمکی یا لالچ سے ہرگز بھی نہ بولو جھوٹ تم
مثل سوامی ست کا بیوہار اب کردو شروع

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شاد و خرم رہتی ہین ہر دم سہاگن قوم کی
اون کو کیا ہوا اون کی ہے چشم گریان سے غرض

وہ پتی سے پہتر سے بہلاتی رہتی دل کو ہین
ہے نہین اون کو ذرا طبع پریشان سے غرض

کام جو نیک کامتا سے کرتا رہتا ہے فدا
اوسکو کچھ ہوتی نہین ہے نفع و نقصان سے غرض

ردیف (ط)

فرمایشی غزل

آریہ بہنو بیہ رہو ... بحسب فرمایش

کہنا یہہ آدمی کے نہین ہے کمر غلط
اہل سخن یہہ باندھتے ہین لب بسر غلط

زلفون کے دام مین کوئی پھنس جائی یہ دروغ
چاہ ذقن مین کوئی مرے ڈوب کر غلط

ہے جھوٹ قتل ہونا بھی ابرو کی تیغ سے
زخمی کرے جگر کو بھی تیر نظر غلط

جوتش مین ہے پھلت کا ہمیشہ اثر غلط
بتلانا اوسکے زور سے حال بشر غلط

سچ کو کسی طرح جو کوئی دے شکست جھوٹ
حاصل ہو کذب گوئی کو فتح و ظفر غلط

علم طبیعیات کی رو سے ہین کہتے ہم
بیٹھا محیط کل ہو فقط چرخ پر غلط

جاتی ہین جھاڑ پھونک سے بیماریان نہین
تعویذ اور گنڈون مین ہو یہہ اثر غلط

کہتے ہین سادھو سنتون مین کوئی یوگی راج ہین
یارب کسی طرح بھی نہو یہہ خبر غلط

دھنا ڈھون کے آپ ہی ہوتے ہین قدر دان
بھکشا کرین امیرون سے اہل ہنر غلط

کس طرح سے اسے علماء مان لین یہہ سلا
سائنس سے ہے معجزہ شق القمر غلط

جب تک نہ ذہبار ملک ہو کوئی قوم اسے فدا
ملکی معاملات مین ہے شور و شر غلط

ردیف (ظ)

[illegible]

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(ردیف ف)

اصلاحِ نوجوانی

رسالہ نوجوان ہانسی ۷، جولائی ۱۹۲۶ع

کس طرح نوجوانون کا اب ہوئے سدھار حیف
بچپن ہی مین بگڑ گئے ہین سنسکار حیف

باتین بھی کرتی ہین تو ہین شہوت بھری ہوئی
کتنے ملین ہو گئے ان کے وچار حیف

اون کا بچاؤ علتِ تنہائی سے کرین
ملتے نہین ہین ایسے کہین غمگسار حیف

تعلیم و تربیت نہین ان کی ذرا ہوئی
پھرتے ہین صورتِ شُترِ بے مہار حیف

یہہ دیکھتے ہین دیدۂ ناپاک سے اُسے
جاتی ہو گر کوئی زنِ عفت شعار حیف

اولاد کس طرح سے بنے پارسا بھلا
ماتا پتا بھی ہین نہین پرہیزگار حیف

وہ بالکون کو صحبتِ بد سے بچا سکین
اتنے بزرگوار نہین ہوشیار حیف

ہمکو نہ برہمچاری ملے والدین تھے
اسپر ہمارا تھا نہ ذرا اختیار حیف

اسکولون کالجون مین بھی رکھتا نہین ہے وہ
اون کا نہین کوئی بھی نہین ذمہ دار حیف

کھانسی کبھی ہے قبض کبھی درد سر انہین
رہتے ہین روز تیرِ مرض کا شکار حیف

کھانے کے یہہ رہے نہ کمانے کے یہ رہے
مُردے سے بڑہ کی انکا ہین جسم زار حیف

بیماریان بدن مین کئی شرمناک ہین
بیزار زندگی سے ہین یہ لیل و نہار حیف

عیاشیون سے ہے نہین فرصت انہین ذرا
وشیون مین محو رہتے ہین دیوانہ وار حیف

آرام طلبیون کے ہین محتاج ہر گھڑی
اصلاح کا یہہ کر نہین سکتے ہین کار حیف

یہہ کیا کرین گے خدمتِ اخوانِ بے کسے
اپنی ہی فکر مین ہے انہین بار بار حیف

قوم اور ملک کے تو محافظ یہی تہے بس
اون کا دیہی یہہ حال ہوا صد ہزار حیف

کسپر امید اور بہروسہ ہوا اب ہمین
سنتیۂ دہرم کے ہوئے نہ یہی جان نثار حیف

بھارت کی ہوتی ان سے ہی عزت جہان مین
ویدون کا پڑھنا ان سے ہی عزدوا فار حیف

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خانگی جھگڑون مین پھنسکر مرنا کچھہ بہتر نہین	چھوڑ کر دنیا کے سب افکار اب کردو شروع

اے فدا! اپنی ترقی مین رہے تم آجتک
دوسرے لوگون کا بھی اپکار اب کردو شروع

ردیف (غ)

غزل

(بتاریخ نومبر ۱۹۰۸ع)

مُکتی مارگ کے لیئے کیونکر ہے [illegible] چراغ	کیا دکھاتے ہین مُسافر کو کہین رہزن چراغ؟
چھوٹے بچون کو ہلاکت کا سبب ہوتی ہین	جس طرح پر ہوتا ہے پروانون کا دشمن چراغ
نوجوانون خالی ہوتے دو نہ اس دیپک کو تم	ویریہ ہے تیل اس مین ہے جو اپنا تن چراغ
جھوٹ کے پردون سے آتی ہے نظر سچ کی کرن	ہان جھلکتا رہتا ہے کچھہ تو تہ دامن چراغ
ٹوٹ جاتا ہے وہ لیکن تو بگڑتا ہی نہین	لمپ کے تن سے بہت بہتر ہے تیرا تن چراغ
اے امیرو! آپ کے محلون مین جلتے جھاڑ ہون	اور ہمسایہ غریبون کے نہ ہون روشن چراغ
کیا مُسلمانون کی قبرین تمکو دیتی ہین بھلا؟	ہندوؤ! تم کیون جلاتے ہو سرِ مدفن چراغ
چاندنی راتون مین دیپک کی ضرورت کیا رہے	کر دیا ہے حق نے خاصا ماہ کا روشن چراغ
یاسمن اور نسترن کے جلوے وہ لوٹا کرین	چشم نرگس کے لیئے لالہ کا ہے روشن چراغ
ہمنے مہرولی مین دیکھے مقبرے شاہون کے ہین	پھول اون کی قبر پر تھے اور نہ تھے روشن چراغ
جلگئے صیاد و گلچین تیری آہِ گرم سے	اب تو گھی کے بال تو اے بلبلِ گلشن چراغ
بال برکا ہو نہین سکتا ہی ویدک دھرم کا	بس جلا سکتے نہین گھی کے کبھی دشمن چراغ
ویدمت جھوٹے مذاہب کا مخالف ایسا ہے	جس طرح سے ہوتا ہی اندھیر کا دشمن چراغ

اے فدا کیونکر منائین وہ دیوالی کی خوشی
مفلسی کرنے نہین دیتی جنھین روشن چراغ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چھپنے ہین تو نے ہم سے بہت غمگسار حیف
پہنچائے کتنے صدمۂ ناخوشگوار حیف

بھولا نہتا وفاتِ چمن لال کا ملال
دل مین کھٹکے ہتا وہ ابتک نہی خار حیف

اب سنت لال بہی ہوئے تیر اشکار حیف
جل بھن کے اُن لکا تن ہوا مشتِ غبار حیف

بیمار کو ہوئے تھے دن پانچ چار حیف
معمولی سا ہی لیگیا ان کو بخار حیف

جس تن کو وہ سنوارتے تھے بار بار حیف
اب ہے وہ لقمۂ دہن سوزِ نار حیف

گروکل پر اسی کا وہ خدمتگذار حیف
اب شاہد اجل سے ہوا ہمکنار حیف

آتا ذرا نہین ہمین صبر و قرار حیف
گروکل کے ساتہہ ایسا کرے کون پیار حیف

مرگھٹ سے لوٹ آئے اعزا و اقربا
ہمراہ جا سکا نہ کوئی جان نثار حیف

آتا نہین ہے چین کسی طرح سے انہین
ہین اہل خاندان سبھی بیقرار حیف

نیلو کا اور بانو کا بھی ہو نہ ہیچ کیون
غنچے گئے ہین سوکھ یہ قبل از بہار حیف

سہنے پڑے ہین حادثۂ جان گسل کئی
ہین ناوکِ الم سے ہون سینہ فگار حیف

قابو مین ہے نہین دل بے اختیار حیف
بے بس ہوئی طبیعت پُر اضطرار حیف

ردیف ق

نظم

آریہ پتر ہو میر

جناب بابا جسونت سنگہ صاحب

بکھا ہون کو آپ سے ہے انگریزی فرنیچر سے عشق
کرتے ہین تقلید یورپ کہتی ہین کالر سی عشق

جو بہادر ہوتے ہین وہ رکھتے ہین خنجر سے عشق
ہوگا نامردون کے دل مین ابروئے دلبر سے عشق

نوجوانو! عاشقی ہے جب مبارک آپ کی
جائے گروکل کا نہ دم بہر کو دل مضطر سے عشق

آجکل تو ہے طلائی نقرئی گہنے کی دُھن
دیویون کو پیشتر تہا علم کے زیور سے عشق

لہ سازوسامان ٢ہ کمر [illegible] کیونکر تقلید کے لغوی معنی ہین پیٹہہ دیگر گلے [illegible]

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ان خرابیون کو مٹا دیتا یہہ ابھی — گروکل کو لوگ کرتے نہین پائدار حیف
دس لاکھہ کی بھی پورتی اتنک نہین ہوئی — کچھہ دان اوسکو دیتے نہین مالدار حیف
دس ہزار ہین گانون کانگڑی گروکل کو پن کرے — ایسا نہین ہے کوئی بھی راجا و دار حیف
چندہ پچاس لاکھہ کرو جمع دوستو! — کرنا پڑے گا ورنہ تمہین صد ہزار حیف

ورنہ آشرم کی روشنی آتی نظر نہین
کیسا جہان مین چھایا قدر اندھیر کا حیف

ماتمی نظم

بابت اپریل سنہ ۱۹۰۵ء

از مالک آریہ بندھو میرٹھ

طاعون! تیرے ہاتھون اسدرجہ وار حیف — بہترون کو یون جدا کرے لیل و نہار حیف
دن بھر مین ہون پچاسون چتا شعلہ بار حیف — ہر روز سیکڑون مین تازہ مزار حیف
مرنیکو اوٹھانے والا نہو رشتہ دار حیف — دس دس کی ایک گھر مین پڑی ہو قطار حیف
مائین بوڑہی روئین کہین زار زار حیف — بچے بالک رہے ہون کہین شیرخوار حیف
یون کمسنی مین بیوہ بنین بیشمار حیف — اور رنڈوے نوجوان بھی ہون صد ہزار حیف
نوشہ برات ہی مین دیئے تونے مار حیف — کس ظلم سے نکالی گئی جان زار حیف
شادی کا جوڑا تک نہ دیا تھا اوتار حیف — ایسی دلہن مین مردہ پڑی باسنگار حیف
اک پھول کا اٹھانا بھی تہا جنکو بار حیف — مٹی پڑی ہے انپہ کئی من ہزار حیف
روٹھے جنازہ بت عفت شعار حیف — منہہ کھولے اب پڑی ہین کئی پردہ دار حیف
نابود کردیئے مری آنکھون کے سامنے — کیسے حسین سیم تن و وضعدار حیف

کتنے ہی لالہ رخ ہین کئے تونے پائمال
باغ جہان سے کھو گئے بہت گلعذار حیف

دیگر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بہہ سیلِ اشک کردیتا ہے ٹھنڈا ۔ گردوں اظہارِ سوزِ غم کہاں تک

فدا وہ حادثہ سہنا پڑا ہے
کہ جسکا تھا نہیں وہم و گمان تک

بھون مارتنڈ جی

ہے توشس مجھ سے بلائے ناگہاں تک ۔ کہ اس مہمان کو حاضر ہے جان تک
بگاڑا تھا نہ کیا باد صرصر! ۔ بجھایا ہے چراغِ خاندان تک
پئے دیدار تر ہیں دیدۂ در ۔ کھڑی ششدر ہے دیوارِ مکان تک
اوٹھانا پھول بھی دوبھر تھا جسکو ۔ ہنوں لکڑی نہ پھر گذری گران تک
جو رہتی سات پردوں میں تھی اوس کا ۔ نہ تھا شمشان میں اک پاسبان تک
کہاں کا پیرہن زیور تو کیسا؟ ۔ سنبھلتا تھا نہ جسمِ ناتوان تک
غضب کی بےرُخی وقتِ سفر تھی ۔ نہیں جاتا ہے یوں تو میہمان تک

پڑے صندوق میں تابوت صورت
ہے خون آغشتہ غم میں پاندان تک

ردیف (گ)

غزل

یتیموں کے لئے

جھانا تھہ آلے کے درشن کیلئے آتے ہیں لوگ ۔ مہربانی کرکے خود ہی وان دیجاتے ہیں لوگ
پستکوں میں ست پرشوں نے کیا ورنن ہے یہ ۔ جو سکھی دُکھیوں کو رکھنے میں وہ سکھ پاتے ہیں لوگ
ایک چٹکی روز آٹے کی کریں وہ مجتمع ۔ چار آنہ روز جو شیرینی میں کھاتے ہیں لوگ
زندگی بھر کی نہ خیرات جس دہناڈھ نے ۔ نام ایسے کا کبھی مُنہہ پر نہیں لاتے ہیں لوگ
جو یتیموں کے لئے دیتے ہیں اپنی جائداد ۔ دہرِ فانی میں امر اپنے کو کر جاتے ہیں لوگ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مر رہین دہرم اونتی کیواسطے اہلِ وطن
سر اگر کٹ جائے تو او سوفت جائے سر عشق

فلسفہ سائینس سے اوس کا نہین ملتا پتہ
مولوی صاحب کو ہی جس چشمۂ کوثر سے عشق

بوسہ لات و منات و سنگ اسود شئی ہی کیا؟
اے مسلمانون! نہین گر آپ کو پتھر سی عشق

صنعت و حرفت تجارت کو ترقی جلد دین
اہل بھارت کو اگر ہے اکتسابِ زر سی عشق

دیش کے غم مین رہا کرتا ہے گریان راندن
ہو گیا رومال گیلا ہے ایسا چشم تر سے عشق

بند ہو جائے ابہی وہ او رکٹ کر گر پڑے
جس دہن کو جس زبان کو ہو مئے احمر سی عشق

اے فدا اپنون ہی سے اُلفت نہین کرنا ضرور
ہمکو رکہنا چاہیئے ہر قوم کے ممبر سے عشق

ردیف (ک)

غزل وہ ہراگ سہ مبلندھی

بہروسہ ہم کرین کس کا کہان تک
کہ دہوکا دیگی یہہ عمرِ رواں تک

نہین باقی ہے اب اُن کا نشان تک
ہٹے ہین چکروَرتی راجگان تک

ریاضِ زندگی بگڑے نہ کیونکر؟
رسائی ہی نہین جب باغبان تک

جنہین وشیون سی گہرنا ہو گئی ہے
نہین چہوتے ہین وہ حورِ جنان تک

نہین ہے طاقتِ پرواز مُجہہ مین
کہ پہونچون مین بہارِ بوستان تک

نہین ہے صرف گلچین ہی مخالف
مری دُشمن ہوی بادِ خزان تک

نہین مجکو تمنا ایسی بُو کی
رہے ہمراہ جو باغِ جنان تک

شمیم ایسی مجہے اب ہونڈتا ہی
شگندھی سے جو ملکِ جاودان تک

کسی کی دُشمنی کا کیا ہو شکوہ
مری گہاتک ہوئی ہین اندریان تک

جنک آدی نین تہی لوگ ایسا مین
نہین پہونچین ہے گے ہم اوس کا وان تک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بھدی خیال بازی کا چرچا ہے اندنون — سجتے شوالون مین ہین دف و چنگ آجکل
صحرا نشینی سنتے ہین وہ وحشی بنادیا — احباب دیکھکر ہین مجھے دنگ آجکل

ہر وقت ہے تقاضۂ گرمی ہے اے فدا!
کٹیا بنا و چلکے لب گنگ آجکل

اپنا دیش

دیش بھگتی ہماری [illegible] ہے — بہت کا گورو ہی [illegible]

چھوٹ کر دیش کی حالت پہ جو رویا یا دل — غوطہ زن ہونے لگے آب مین سب دشت و جبل
آسمان اور زمین دونون ہی جاتے ہین ہل — جب غم قوم مین ہو جاتی ہے بجلی بیکل
آبشاروں نے مچا رکھا ہے اک شور و فغان — سوزش رنج کے صدمہ سے گئے چشمے ابل
اوس کی سردی سے ٹھٹھر گئے ہین چرند اور پرند — آہ گر منہہ سے کبھی جاتی صبا کے ہے نکل
جانتا کون نہین ہے کہ کبھی دیشون سے — آریہ ورت زمانے مین تھا بڑا افضل
ہند کی عظمت دیرینہ ہے مشہور جہان — یورپ امریکہ نے شائستگی سیکھی ہے کل
جن دنون باغ تمدن تھا تر و تازہ یہان — نخل تہذیب کی پھوٹی نہ وہان تھی کونپل
گرم بازاری اخلاق یہان تھی لیکن — اور اطراف مین سنسان پڑا تھا جنگل
بار ور ہیں تھے نہالان ریاض بھارت — اسکے افریقہ عرب چین نے کھائے تھے پھل
بعد مین پہنچے اقالیم دگر کے اندر — جملہ فن اسنے ہی ایجاد کیے تھے اول
ہر ولایت مین تھی تاریکی جہالت کی مگر — روشن اس ہند نے کر لی تھی خرد کی مشعل
فرد آفاق ہمیشہ سے رہے جسکے بزرگ — ان سے بڑھکر نہین دنیا مین کوئی آج ازل
جو تھے آقا وہ بنے آپ ہین غلامان غلام — ہے یہہ حیرت کی جگہہ اور تعجب کا محل
قیمتی شال سدا اوڑھتے رہتے تھے جو — حیف اب اون کو میسر نہین ہوتا کمبل
خود وہ بھکشا کیلئے پھرتے ہین دوارے — جن کے دروازے پہ رہتی تھی کھڑی اہل دول

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہندؤ! انکو بچا لو اب پتت ہونیسے تم
قوم کے بچّون کو روٹی دیکے پھسلاتی ہین لوگ

اِک پھٹا کو رنہ بھی اون کیواسطے دیتے نہین
اپنے پُترون کو نئی پوشاکین پہناتی ہین لوگ

اے فدا کرتا نہین ہے کوئی اس کا انسداد
بیکسانِ ملک کو صد حیف بہکاتی ہین لوگ

ردیف (ل)

دل

خواب مین بھی آکے صورت کو نہ دکھلائے دل
جسطرح پرمو کے پہلو سے اب تو جائے دل

اس طرح کنب تک بھلا دُنیا کی چوٹین کھائے دل
تا کجا یون کام کرودھ آدی کے صدمے پائے دل

یہہ تو بتلا دے تو ای افراطِ حسرتہا ے دل
واسطے تیرے کوئی اتنی کہان سے لائے دل؟

گر عطا یار ہے بھی ایسی تو عقلِ سلیم
زندگی بھر جسکو ہرگز بھی نہو پروا ے دل

گر بغیر اسکے مرے نیچر مین فرق آتا ہو تو
جو نہ چنچل ہو ذرا بھی ایسا اک مِلجائے دل

آتما کے سادھن سے آجائے جو قابو مین مرے
دِل ہنے گرویدہ میرا مین ہون شیدائے دل

ٹکڑے ٹکڑے کر کے اسکے پھینکدینا ای فدا
بُھول کر بھی اب کسی بُت پر جو تیرا جائے دل

غزل

رسالہ ہمارا دقوم میرٹھ ۱۵ جون ۱۹۰۸ع

پاتے ہین سادہون کے برے ڈھنگ اجکل
ملتا نہین ہمین کہین ست سنگ اجکل

سنتون کی جستجو مین ہوئے تنگ آجکل
پا ے تلاش تھک کے ہوئی لنگ آجکل

جو تیاگی و ویگی سے تھے پرستد پارسو
وہ پی رہے ہین گانجہ چرس بھنگ آجکل

جنکو سمجھ رہے تھے سمادھی مین ہین مگن
اون پر چڑھا نہ لوگ کا کچھہ رنگ آجکل

سنسار کے سُدھار سے رکھو نہ کچھہ غرض
ویدانت کا ہین کہتے اسے انگ آجکل

جوہر شناس بن کے اگر جائیے کہین
ملتے عوض مین لعل کے ہین سنگ آجکل

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گردِ دیشی سے نہیں ہوتی ہی نفرت ہمکو
جو یہہ کہتا ہے کہ حکّام کی گردن کاٹو
تذکرہ پہر تو ترقی کا ہے اک محض زٹل
ہوش کچھہ اوسکو نہیں ہی وہ سراسر پاگل

مادرِ ہند کی خدمت سے نہ باز آؤ کبھی
خواہ جان اس تنِ خاکی سے فدا جای نکل

امدادِ یتیماں

اے قوم تو یتیموں کا رکھتی نہیں خیال
یہہ قحط کا زمانہ ہو اور تو ہو عیش میں
ہاتھی پہ پالکی میں چلے کو بس ہے ہی تو
محتاج ہونے میں تری شک باقی کیا رہا؟
مذہب بدل رہی ہیں بہت لڑکیاں تری
وہ بہوک کو مٹاتے ہیں غیروں کی گود میں
مرتے ہیں بہوک کے ہوتی ہیں پیدا یں سینکڑوں

آئے نہ کس طرح تری طاقت میں پھر زوال
تجھہ سے زیادہ کون ہی دنیا میں بدخصال
اور نسل تیری کرتی پہری در بدر سوال
جب خاندان کو ترے دشمن رہی ہیں پال
غیرت ہے تجھہ میں آج نہ ہی شرم انفعال
ملتی نہیں ہے جبکہ اونہیں روٹی اور دال
کس کام آئیگا یہہ بتا تیرا جاہ و مال؟

کتنی ہی پیاری صورتیں فاقہ سے ہیں نڈہال
لاغر ہوا بہت تنِ طفلانِ مہ جمال

کچھہ مردگی سی چھائی ہے چہری پہ اسطرح
اک بار سال پھر ہیں جو اونکی مدد کریں
اون کی خبر تو لیتی نہیں مادرِ شفیق
چھاتی پہ ہاتھ رکھکے بتاؤ تو لیڈرو!
آمادہ ہوگا کوئی نہ قربانی کے لئے
گر دیکھتے جنوب میں ہیں اس گروہ کو

باقی نہیں رہی ہے ذرا طاقتِ اطفال
اے قوم! تجھہ میں ایسے مخیّر ہیں خال خال
غفلت سے تیری بچوں کا نوعِ دگر ہی حال
کیا ان مصیبتوں میں تمہاری ہیں عیال؟
جبتک نظر نہ آئیگی ذاتی کوئی مثال
منہہ اپنا پھیر لیتے ہیں ہم جانبِ شمال

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کیا الغیب ہے یہہ کیسا ہے تبدل الشور!
اچھی معلوم نہیں ہوتیں وطن کی چیزیں
میچ کر آنکھہ جو ہم کرتے رہے خرچ فضول
ہند میں آتا ہے انگلینڈ کا کپڑا جو سلا
جھاڑ فانوس بھی لاکھوں کی منگاتے ہیں ہم
جوتے لیتے ہیں یہاں سے ہیں رقم بارہ لاکھ
حیف صد حیف ولایت سے منگا کر اینٹیں
چوبی اشیاء بھی یہاں لاکھوں کی آجاتی ہیں
ساڑھے چھہ لاکھہ کی آجاتی ہیں تپی بسکر
کھونے پڑتے ہیں ہمیں روپیہ جو تہائی کروڑ
چھہ کروڑ ایسی قسم پارچہ میں جاتی ہے
چینی ظرفوں کیلئے دیتے ہیں ہم چودہ لاکھہ
لوہے اور چمڑے کا سامان ہے بیحد آتا
مدرا اپنے یہیں گنوا دیتے ہیں جب ایک کروڑ
کرتے برباد ہیں اس طرح سے اٹھارہ کروڑ
ساڑیاں ہیں وہ بنارس کی کہاں زردوزی
لکھنؤ کی وہ کی چکن سوسی ٹانڈہ کی نہیں
ملتی ہرگز نہیں دریائی وہ امرتسر کی
اپنے بھائی ہی نہیں مانتے کہنا اپنا
پھر وہ کس قسم کے ہیں خبطی و جاہل نادان
راج کو اسکے بھلا کون سنبھالیگا یہاں

ناقص العقل بنے وہ جو کبھی تھے اکمل
ایسا کچھہ اپنا نرالا ہے ہوا طرز عمل
اوس جہالت کا یہ افلاس ملا ہمکو پھل
روپیہ لون کروڑ اوس سے ہی جاتا ہے نکل
اور ہزاروں کی یہاں آتی ہیں شیشی بوتل
دیش کے موچیوں کو ہمنے دیا آہ! کچل
واسطے رہنے کے بنواتے ہیں ہم رنگ محل
کاریگر اپنے کیئے ہمنے تغافل سے شل
روشنی کرتے ہیں ہم جن کی بجائے مشعل
گاڑیاں بخت سڑک پر جو رہی ہیں یہ چل
آتے ہیں جن کے عوض دھسے دوشالے مخمل
کچھہ پسند آتے نہیں لوگوں کو کانسی پیتل
ہے تحیر کہ خیالات گئے کتنے بدل
کس طرح آئے نہ پھر اپنے دماغوں میں خلل
پھر یہ ہو سکتا ہے کیونکر کہ کبھی جائیں سنبھل
اب نظر آتی نہیں ڈھاکہ کی اعلےٰ ململ
نین سکھہ ٹانڈہ کا افسوس ہوا نذر اجل
ہے وہ زر بفت کہاں جسپہ نگہہ جائے پھسل
ہیں سبھی سوئے نہیں اون کے خیالات اٹل
قتل و خونریزی سی ڈالی ہے جنہوں نے ہلچل
اپنے ہی گھر کے نہیں ہوتے ہیں جھگڑے فیصل

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بہم کرتا رہے روز افزون ترقی — رہے عیش میں زندگی بھر گرو کل

کمی ہے جو جیون میں وہ بھی ہو پوری — جو بھکت کرے خوب در در گرو کل

بہت اُنّتی ہو رہا ہے میں اسکی — لگاوے جو دلیشون میں چکر گرو کل

یہہ کہتا ہے بھارت کہ میں خوش رہونگا — رہا سایہ افگن جو سر پر گرو کل

پشیمی بہر شتی خوب پیدا کرے گا — نہ چھوڑے گا ہمکو نر کھشر گرو کل

بنا دیگا بھارت کو دھرماتما یہہ — کہ ہے دھرم شکشا کا افسر گرو کل

پھنسے نہ تنزل کے پنجے میں ہرگز — اوڑھے اوج پر خوب بے پر گرو کل

مگر ہم پہ ہے فرض امداد کرنا — نہ کچھ کر سکیگا بہت بے زر گرو کل

اسے دیجئے دان اے آریہ گن! — دُعا آپ کو دے گا لیکر گرو کل

امانت جو دھن من سے اسکی کروگے — سنبھالے گا تمکو سنبھلکر گرو کل

یہی آریہ ورت بے مثل ہوگا — اسے ہونے دیگا نہ ابتر گرو کل

کہاں وہ ہمت ہائے! کھویا گیا ہے؟ — کہ تھا جن دنون ہر جگہہ پر گرو کل

ذلیل اب بہت دیش یہہ ہو چکا ہی — کرے گا اسے نامور پھر گرو کل

جو رشیون کی اولاد ہو جیون بھیجو! — کہ دُنیا میں ہے سب سے بہتر گرو کل

دل و جان سے کیون اسکے شیدا نہون ہم
فدا ہے ہمارا تو دلبر گرو کل!

دیگر

سینے ہو منظہر فیضان رب اے مرشد کامل! — بھلا میں آپ کو کیا دوں لقب اے مرشد کامل

میں شوقِ دید میں ہون جان بلب اے مرشد کامل — اوٹھا لو گود میں جلدی سے اب اے مرشد کامل!

نگاہِ پاک سے مٹ جائینگے سب کام کردہ دی — مرے اندر بھری ہیں عیب سب اے مرشد کامل

تقریباً تین سال اتنک ہوئے ابھیاس کو کرتے — گیا دل ہی نہیں رنج و تعب اے مرشد کامل!

؎ یوگ کی کریا کا نام ہے ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بیساری میں ہے اونہیں شہرت نہ ایک کوڑی — ہر روز لیکن آپ ہیں قسمت کا زوال

تان چین کا شکرانہ دیکھیں اتنا تو — پہر بہی ہیں آئے تیری کہیر کا اوبال

بانکے ہزار روتے ہوں ہر وقت کیا ہے غم؟ — شاہی میں چاہیئے تجہے ترقی و ساز و مال

ہر سال کتنے لال ہے کہوتی تو بہارتی — اپنے خزانے کی نہیں مطلق ہے دیکھ بہال

مردم شماریوں سے کے نتائج کو دیکھ کر — اے سنگدل! تجہے نہیں ہوتا ذرا خیال

تن پروری میں اپنے تو کرتی ہے خرچ لاکھ — ہے ایک کوڑی قحط میں دینا اگر محال

افراد قوم جلتے ہیں اس طرح جیسے — رو سکتا ہے کہیں یہہ ترا جاہ اور جلال

تو بابہی اک روئی کا نہ اونکو ہو نصیب — ہاتہوں میں پر تمہارے رہے ریشمی رومال

اون کو نہ دو بسکٹ ہو میسر دلیس کی — تم مخمل و ستبرق کو نہ بہولو یہہ محال

چاندی کے برتنوں میں اڑے دودھ آپکا — اون پر نہ پانی پینے کو ہو ساغر سفال

جو کپڑا فالتو ہے اسے یہہ تراش لیں — یاروں کو بٹ اپنا ذرا دو اگر بنگال

یہہ دوڑ کر اوٹہائیں گے ٹوپی کے واسطے — جو اب تم بہی ہو گئی اپنی چہو دو گے ڈال

سرمایہ کافی کرلیں جہیتا اگر نہیں — سے ٹہیک اپنے حال کو اب بہی نہیں سنبہال

دریا دلی سے کام اگر لیں امیر لوگ — ہندوستان شرع میں جیت ہو چاہیے وہ بحال

ضائع نہ نسل سے ہو تیری پہر کوئی بشر — اک تجہ سے تجہ سے جینے کی ہو کیا مجال

اک دو آنا تہہ کہائیں نہ ہر روز تبلک — اسے رکہو اپنا کہانا ہی سمجہو تم حلال

تہوڑے دنوں میں لاکہوں کا چندہ ہوا فراہم
گمر اک اپیل کردیں شری راما نجدیال

دربارہ گروکل

ہوا ہے نمودار دیگر گروکل — ہے سرود استاد الشعر گروکل

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حال ہے دل کا ردی ایسا تڑپتا ہے یہہ
جیسے کسی مرغ پر چلتی ہے تیغ دو دم

ٹکڑے ٹکڑے جگر کے ہوئے شق ہے کلیجہ مرا
حال ہے نوع دگر دل کی تڑپ کی قسم

حسرت و ارمان مرے دل ہی میں ہیں محو فغان
کیسا غضب پڑ گیا؟ ٹوٹا ہے کیسا ستم

عیش و طرب کے وہ دن کہو کبھی بھارت کے لوگ
شام تو ہے شام غم صبح ہے صبح الم

آریہ سماج اس طرح کیون ہی پڑی سوگ میں
واسطے کالج کے اب کون ہو مانگے رقم

چندن کا لینا ہی اور کرنا ہی اپدیش کا
دونوں ہیں دشوار کام دونوں ہیں کار اہم

کیا کسی مرحوم کی یاد ہے آئی تجھے
چین جو پڑتا نہیں دل کو مرے ایک دم

کیا کہیں گرودت کا آپنے دیکھا چتر؟
کیا وہی یاد آگیا راہی ملک عدم

ہو گئے مجبور ہم لکھتے جو حالت فدا
چاک جگر ہے قلم میں نہیں تاب رقم

دیگر

گر بھائیوں کے حال پہ نا مہربان ہیں ہم
گلشن کو جو اجاڑ دیں وہ باغبان ہیں ہم

رہتے نہیں ہیں دھن جو ترقی قوم کی
اس سینہ زمین پہ بار گران ہیں ہم

گر ملکے بیٹھتے نہیں باہم سلوک سے
آپس میں لڑنے والے برنگ سگان ہیں ہم

دکھ درد میں نہ آئیں جو اہل وطن کے کام
اپنی ہی فکر میں صفت طائران ہیں ہم

پھیلاتے ہیں جو ذات سے اپنی نفاق ہم
بستان قوم کے لئے دور خزان ہیں ہم

آرام طلبیوں نے ہے برباد کر دیا
محنت کشی کے واسطے اب بھی کہاں ہیں ہم

جائیں ٹرانسوال کہ امریکہ ہم چلیں
ذلت ہمارے ساتھہ ہے وہیں جہاں ہیں ہم

اونتی میں اپنی قوم سے کچھہ بولتے نہیں
صد حیف ہے کہ بے دہن و بے زبان ہیں ہم

ہم بکریوں میں ملکے تھے بکری ہی بن گئے
دیکھا جو اپنی سمت تو شیر ژیان ہیں ہم

دست کرم سے اپنے تھے سب فیض یافتہ
افسوس! اب گداگر ہر آستان ہیں ہم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سُنا ہے سیکڑون کو آپ سے پہونچے اثر کو ہین ‌ ‌ ملی ہے آپ کو طاقت عجب اے مُرشدِ کامل!

یہہ گو سچ ہے کہ مین پہلی کی نسبت اب وہان آ ہی نہ سکون ‌ ‌ سمادھی کے نہین حاصل طرب اے مُرشدِ کامل!

مرے دل کی تمنا اُن کا تمکو علم پورا ہے ‌ ‌ تم اہلِ کشف مین ہو منتخب اے مُرشدِ کامل!

رموزِ عاشقی ہے پوچھنا مدِ نظر مجھکو ‌ ‌ زبس وصلِ خدا کی ہی طلب اے مُرشدِ کامل!

مجھے ہر وقت ہو دیدار روحانی مستقر کا ‌ ‌ رہون مین یاد سے مجتنب اے مُرشدِ کامل!

کسی کرپا سے پہونچا دو مجھے ایسی اوستھا تک ‌ ‌ جہانِ مطلق نہ ہو شور و شغب اے مُرشدِ کامل!

جہان کی خوشنما چیزون پہ ہرگز من نہ للچای ‌ ‌ مجھے اوس توکل کی ہو طلب اے مُرشدِ کامل!

مرے ہی آتمک روگون کو حضرت دور کر دیجے ‌ ‌ کیا ہے آپ نے جاری مطلب اے مُرشدِ کامل!

جسے چاہا اوسے بیخود کیا ہے ایک ہی دم مین ‌ ‌ کرشمے آپکے دیکھے عجب اے مُرشدِ کامل!

مجھے ہین موت و بیماری و پیری کی بڑی خطرے ‌ ‌ چھٹونگا اون سبہی سے کس طرح کہیے اے مُرشدِ کامل!

نہ جنگل کی بھی تنہائی مین چھپنا سے باز آیا ‌ ‌ مرے من نے یہ ڈھایا ہی غضب اے مُرشدِ کامل!

رہونگا زندگی بھر مستِ جامِ بادۂ عرفان ‌ ‌ تو ڈالدو گے مجھپہ کب اے مُرشدِ کامل!

مین تو حیوانِ مطلق ہون مجھے ویراگ کیا ہوتا؟ ‌ ‌ کرون کیا عرض مین اسکا سبب اے مُرشدِ کامل!

مجھے ہو باریابی آپکے دربار مین کیونکر؟ ‌ ‌ یہی ہے فکر اب تو روز و شب اے مُرشدِ کامل!

فدائے مضطرب کو شانتی دیجیے گا بلوا کر
یہہ ہے اس کی گذارش با ادب اے مُرشدِ کامل!

ردیف (م)

غزل

ہائے! یہہ کیا ہو گیا کیسا ہی یہہ رنج و غم؟ ‌ ‌ کیون ہے دلِ مضطرب بیتاب یہہ ہر دم بہم؟

کیون مین پریشان ہون زلفِ دوتا کی طرح؟ ‌ ‌ مین لوٹتا جا رہا ہون صورتِ نقشِ قدم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نالۂ یتیم کے جواب مین ایک بزرگوار کے دردِ دل کا اظہار

ہوا ہمارے نہین کوئی آشنائے یتیم
کہ ایک وقت کی بھیجے کوئی غذائے یتیم

بہہ جی مین آتا ہے غم دیکھکر اتا ہون گا
کہ ایک کوڑی کسیکو نہ دین سوائے یتیم

کسیکو بھی نہین فرصت ہے اپنے بچون سے
بہت ہی کم ہین جو لین اپنے سر بلائے یتیم

بچاؤ دہرم مینت ہونیسے اجی اونکو
کہ رہتے تاک مین ہین پادری برائے یتیم

بھٹکتے پھرتے ہین روٹی کو ٹھوکرین کھاتے
ہزار حیف نہین کوئی رہنمائے یتیم

خیال آپ کو دائم رہے یہہ مدِ نظر
یسوعی گلے مین اپنا کوئی بجائے یتیم

بتاؤ کون ہے ایسا کہ کچھہ ترس کھاکر
لگاکے کان سُنے دل سے ماجرائے یتیم

نہ روئین کیسے بتاؤ ہم آٹھہ آٹھہ آنسو
کہ مارے بھوک کے کرتے ہین ہائے ہائے یتیم

بتاؤ کون کہان ایسا سنگدل ہوگا
کہ بیقرار نہو سُنکے جو صدائے یتیم

ہم عہد کرلین مناسب یہی ہے دل سے ضرور
کہ ہم ہی کھائین نہ جبتک نہ کوئی کھائے یتیم

مناسب یہہ ہے بھارت نواسیون انکو
کہ دل سے اپنے کرو مال و زر فدائے یتیم

غزل

[illegible]

خوف بنجابیت کا اب کھاؤ نہ کچھہ زنہار تم
دل مین رکھو قصد مضبوط اور پائیدار تم

کسکا کھٹکا پھر ہے تمکو اور ڈر کیسا بھلا؟
چل رہے ہو ویدمت کی آگیانوسار تم

بزدلی اچھی نہین کائرپنا بہتر نہین
اس قمارِ عشق مین ہمت نہ دینا ہار تم

کرکے ملیا میٹ اس فوجِ رسومِ بد کا [illegible]
دہرنا کے ہی دکھاؤ گے نہین آثار تم؟

ہے خبر ہم کو [illegible] دیکھ لے سب حالات کی
خود ہی ہو ذی فہم دانا اور ہوشیار تم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نا داری مفلسی نے کیا ہے فسردہ دل — اک دم کو عمر بھر میں نہیں شادماں ہیں ہم
گر بدچلن ہوئے بری صحبت میں بیٹھکر — بے شبہہ اک عدو پے ہندوستاں ہیں ہم
اپنی ہی ذات تک نہیں محدود کجروی — لاریب ساری قوم کو نقصاں رساں ہیں ہم

ہمت کو حوصلہ کو فدا ترک کر دیا
کیونکر کہیں کہ قوم کے اک پاسباں ہیں ہم

دیگر

آریہ پتر بریلی — **یتیموں کیلئے** — ستمبر ۱۹۰۷ء

پڑے ہیں سوتے کہاں آئیں جا میاں یتیم — سنیں تو کان لگا کر ذرا فغان یتیم
نہ بال بیکا ہو سنتان کا کبھی اون کی — رہیں ہمیشہ مسرت سے پاسبان یتیم
اگر توجہ ہو بھارت تو اسیکو کچھ بھی — تمہارے دل سے ہو زنہار ہراسان یتیم
خوشی سے پہوتے پھلتے ہیں راتدن بچے — لگا تھا آلہ نہیں ہے وہ گلستان یتیم
نکلیئے ہوا ناتھوں کی آرزو پوری — فراخ حوصلہ رہتے ہیں دوستان یتیم
ہمارا رہتا ہے دھیان کا رشیش مجلوکیں — نہیں جو ہمنے بنایا کوئی مکان یتیم
یتیم خانہ کے چندہ میں ہو ترقی گر — وہیں سے لائے یہہ پائی جہان نشان یتیم
سمجھتے اون کو ہیں سنتان کی برابر جو — بہشت ہیں ایسے بھی موجود قدردان یتیم
جو چاہتے ہو ہمیشہ ابھی یگ کرنا — لگا لیتے رہو خورا کے میہمان یتیم
ملے جو آپ سے نان جوین غنیمت ہے — لذیذ لھانا نہیں مانگتی زبان یتیم
خیال آپ ہی رکھیں گے اون کے توشہ کا — تباہ ہونے نپائے یہہ کاروان یتیم

فدا کی نظم کا دل پر اگر اثر ہو گا
کریں گے آپ عجب باغ ہم زبان یتیم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

افسوس! دفعتہً یہہ ہوا احمد ترے فراق
سوتے ہو تم علاوہ ونے چڑہائی ہے کی ہوئی
ہے دھرم تو تمھارا نہایت ہی کشٹ مین
کردی ہے نتیجہ زور سے یورش غنیم نے
مرحوم کی کمی کو جو کردوگے پورا تم
مغفور کی جگہہ پہ کروگے جو کام کچہہ
اوس کی عوض مین آج سے جیون کو دان دو
اوسکے مشن پہ جسم کو اپنے کروفدا
تکمیل کردو اوس کی جو آدیش اسکا تہا
تحریری کام اوس سے زیادہ کرو مدام
اوس کی طرح زبان و قلم دونون دو چلا
کرتے نہین ہو لوگون سے تم کیون مباحثات؟
تقریر گر سناتے نہین افسون پہ تم
لکہتے نہین جو لیکہہ تو ہم کیا کرین نہین؟
دیتے نہین جواب مخالف تو کچہہ نہین
خدمت سماج کی نہین کرتے تو ہیچ ہے
منصف کوئی ہے اور کوئی ہیڈ ماسٹر
عزت کے ساتہہ دہرم بہی تو چاہیے ضرور
بیرسٹری بہی اور وکالت بہی کچہہ نہین
گرو دت و منشی رام کی مانند تم ہو
مرنا جو ہے ضروری - مرو دہرم کیلئے

زخمی ناوک الم ناگہان ہو تم
غمگین ہے سماج مگر شادمان ہو تم
افسوس ہے کہ بیٹہے ہوئے پر امان ہو تم
بے فکر اور بے خبر و بیگمان ہو تم
ہم بہی یہہ مان لینگے کہ ہان نوحہ خوان ہو تم
تسلیم ہم کرینگے کہ نجوِ فغان ہو تم
گر بے قرار صورت برق طپان ہو تم؟
آنکہون سے اوسکے غم مین اگر خونچکان ہو تم
جو سچ مچ اوسکے رنج مین نالہ کنان ہو تم
دراصل اوس کی یاد مین گر نیم جان ہو تم
گر اوسکے اصلی دوست ہو اور مہربان ہو تم
اے دوستو! بتاؤ تو کیا ترجمان ہو تم
کیا فائدہ ہمین جو فصیح الزمان ہو تم؟
گر منطقی عجیب ہو سائنس دان ہو تم
گرچہ ہر ایک علم مین فرد جہان ہو تم
ڈپٹی کلکٹری پہ بہی گر حکمران ہو تم
اس طرح عمر کر رہے بس رائیگان ہو تم
مصروف لیکن آج پے عز و شان ہو تم
گرویدہ مت کے حال پہ نا مہربان ہو تم
ست دہرم پر مٹائے ہوئی جسم و جان ہو تم
کچہہ دن کے اس کی طرح بہی مہمان ہو تم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سینکڑوں ہیں ان میں اشیا جو اکرتے پرملا ‏— جیسے کہ خارج ہوئیں گے سنتے نہیں ان کا رتم
بیکنٹھ سے بھی پرے رہنا سدا اُن سے پرے ‏— ہوتری شنکر کی طرح ہر دم رہو طیار تم
قوم میں ہواؤں کی صفت دیکھتا پھرتی ‏— مستعد رہتا اگر کچھ بھی ہو غیرت دار تم

بہرے کانوں سے کبھی سننا نہ آہ ہوگان
ورنہ جلکر خاک ہو جائیگا یہہ سارا جہان

بیداری

اے آریہ سماج کے بیرو! کہاں ہو تم؟ ‏— جاگ اٹھو اور ہوش میں آؤ جہاں ہو تم
گھر تو تمہارا لوٹ لیا دشمنوں نے ہے ‏— صد حیف ہے کہ بے خودِ خواب گران ہو تم
حملے ہیں آہ ویدِ مقدس پہ بیشمار ‏— لیکن مقابلہ پہ کہڑے بیدہان ہو تم
شمشیرِ خامہ لیکے تو مردِ شجاع ہو ‏— گر جسم کے لحاظ سے کچھ ناتوان ہو تم
بہترو! ریاضِ دہرم کے بس باغبان ہو تم ‏— اب تو نگاہبانِ گلِ بوستان ہو تم
اس گلشنِ مراد میں تمہی سے ہے بہار ‏— مردو! دلیرو! مانعِ بادِ خزان ہو تم
توپوں کی گولہ باری سے جلدی کرو بچاؤ ‏— ہاں اس حصارِ پاک کے اب پاسبان ہو تم
جس وقت تم گرجتے ہو بدیان ہیں بھاگتی ‏— ست دہرم کی ترائی کے شیرِ ژیان ہو تم
باطل پرست دیکھ کے تمکو ہیں کانپتے ‏— میدانِ راستی کے وہ پیلِ دمان ہو تم
بھولو نہ عمر بھر میں کبھی اپنے فرض کو ‏— یارو! نہیں جو مستِ مے ارغوان ہو تم
آفت ہزار ہا کہ مصیبت پڑے ہیں - مگر ‏— کب فیل ہونے والے دمِ امتحان ہو تم
رشیوں کا نام گم نہ کر دینا دوستو! ‏— گوتم - کپل - کناد کے نام و نشان ہو تم
اتنی بھی کیا خبر نہیں تم کو بہادرو! ‏— اب نذرِ موت کر چکے اک نوجوان ہو تم
لالہ وزیر چند[1] جی تم سے ہیں چھن گئے ‏— اس وقت بیحد اٹھا چکے پورا زیان ہو تم

[1] رسالہ آریہ مسافر کے ایڈیٹر۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اب تو بیشی سمجھتے ہین ہر سو دروغ گو
واقف نہین تھا جھوٹ سے میرا کوئی بھی
تمنے فضول خرچی مین مجھکو لٹا دیا
افلاس سے کیا ہے مرا تمنے تباہ حال
نا داری بے زری نے ہے برباد کر دیا
پھبتی کلوخ طعنہ و تشنیع پڑتے ہین
کبھی چشم سے ہر بچاری جفا کرتی تھی کبھی
دیکھا جو نوجوانون کو تو سب ہین بدچلن
سستی نے کاہلی نے تمہین ہے مٹا دیا
راحت پسند بن کے جو محتاج ہو گئے
خودداری کا اصول سمجھتے نہین ہو تم
نا اتفاقیون نے تمہین کر دیا خراب
تمکو نہین رہی طلب عظمت و جلال
حق دودھ پینے کا نہ ادا تمنے کچھ کیا
رہتی ہے گردشون مین مجھے صرصر ملال
دامان عیش تمکو دیا ہے بلا طلب
کھانے کو غلہ پینے کو دیتی ہون جل تمہین
تم کیسے ہو سپوت جو لیتے خبر نہین
کمبختو! تم سے میری حفاظت نہ کچھ ہوئی
بسمل بنا دیا مرض یاس نے مجھے
تشویش اور فکر نے بیمار کر دیا

ہین عیب بیکران مین ہوئی بے اعتبار ہون
وہ عہد بیکسی کی ہین امیدوار ہون
اس واسطے ہوئی ہین بہت شرمسار ہون
ہفتہ مین چار دن کیلئے روزہ دار ہون
ذی اقتدار ہون مین نہ اب مالدار ہون
مجروح تن مرا ہے ہوئی سنگسار ہون
کمزوری پر تمہاری مین اب اشکبار ہون
کہتا نہین کوئی کہ مین آموزگار ہون
یون جل رہی مین صورت نخل چنار ہون
مین سوختہ دل طپش صد شرار ہون
پامال کردہ غم و رنج ہزار ہون
اس سوزش الم سے ہوئی اشکبار ہون
پھر کسکے واسطے سبب افتخار ہون
اس کاوش و خلش سے مین زار و نزار ہون
سنگ حوادثات سے پیکر غبار ہون
اتنی خطا مری ہے مین تقصیر وار ہون
تفریح کو چلاتی ہوا خوشگوار ہون
فرط الم سے رہتی مین سینہ فگار ہون
مجروح خنجر ستم روزگار ہون
زندون مین اور نہ مردون مین اب مین شمار ہون
مجبور ہو گئی ہون مین بے اختیار ہون

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پہونچانا ہوگا منزل مقصود پر اسے
بے شبہہ اس جہاز کے اب بادبان ہو تم

ردیف ن

بھارت ماتا کا رونا

بے وجہ اسقدر نہین ہین بیقرار ہون | بیٹو! تمھارے رنج مین پُر اضطرار ہون
بے عزتی کبھی نہین ایسی مری ہوئی | جسدرجہ آجکل مین ذلیل اور خوار ہون
پاتنجلی - کناد - نہ گوتم نہین کپل | ماتم مین اون کے غمزدہ و دلفگار ہون
صد حیف ہے مرے دِشو کرما کہان گئے | رکھتی مین آج ایک نہین شلپکار ہون
ایجاد و اختراع و تجارت کو کھو دیا | امریکہ و فرنگ سے اب شرمسار ہون
دیتی تھی جنکو دولت سائنس و فلسفہ | اون کی ہی ان دنون مین ہوئی قرضدار ہون
تاریخ دان ہین جانتے حالات کو مرے | کیسی کسی زمانے کی مین ہوشیار ہون
بے انتہا مین دان دیا کرتی تھی جنہین | افسوس! آج اون سے ہی لیتی اُدھار ہون
شائستگی کا مجھسے پڑھا سب نے تھا سبق | ساری جہان کی بھی آموزگار ہون
تھا چکرورتی راج کسی وقت دہر مین | اب تو گدا بنی ہون مین عسرت شعار ہون
روے زمین کے شاہون سے لیتی تھی مین خراج | وہ عالی مرتبت ہون مین والا تبار ہون
تم پہلے کیا تھے؟ اور ہوا اب کون بن گئے؟ | حسرت سے دیکھتی تمہین لیل و نہار ہون
علم و ہنر سکھائے تھے مین نے ہی دہر کو | مشہور اور نامورِ عصر و دیار ہون
اقبال کا ستارہ چمکتا تھا عرش پہ | ہاتھون سے انقلاب کے اب خاکسار ہون
سب سے عجیب تر کا یہ نہ پورا تھا کچھ ہوا | دستِ تغیرات سے اب نابکار ہون
جسکی کسی زمانہ مین شہرت تھی قوم مین | کھوئے ہوئے تمام وہ عزّ و وقار ہون

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فدا بچپن مین جسکو ہوگئی ہے قربِ عورت
وہی برباد کرکے زورِ جسم زار بیٹھے ہین

غزل

ہمدرد قوم میرٹھ ۵ دسمبر ۱۹۰۷ء

غلط الزام ہے ہم پر کہ ہم بیکار بیٹھے ہین
کئی برسون سے ہم محوِ تلاشِ یار بیٹھے ہین

جو غنچے مسکرانے کے لئے تیار بیٹھے ہین
تو گلچین ہاتھہ مین لیکر گلے کا ہار بیٹھے ہین

ہمیشہ چارپائی پر وہی بیمار بیٹھے ہین
قمارِ عشق مین جو نقدِ صحت ہار بیٹھے ہین

چنبیلی ہے کہین گیندا گلاب اور چاندنی پھولی
یہہ کیسے باغ مین نکھری ہوئی دلدار بیٹھے ہین

تو اے جانِ جہان دکھلا دے اپنی شکل نورانی
کہ سدہ آسن لگائی ہم پئے دیدار بیٹھے ہین

ارے صیاد دھڑکے سے تحران کو تو یون نہ تھی
کہ طائر تجھہ سے شاخون پر نہین ہشیار بیٹھے ہین

جنہین ویراگ اور ابھیاس کی ہی دھن لگی سچی
سمادھی مین وہ ہر دم روبروئے یار بیٹھے ہین

ہجومِ دوستان مین دیکھئے چشمِ تصور سے
تو خلوت مین بھی گویا ہم سرِ بازار بیٹھے ہین

ترقی دین و دنیا کی ہے استقلال سے ہوتی
نہ ہوگا خاک ادن سے جو کہ ہمت ہار بیٹھے ہین

کبھو بدیون سے گر آئین تو آئین جنگ کرنے کو
بھروسے پر ہم اپنے بر سرِ تکرار بیٹھے ہین

وہی محسوس کر سکتے ہین کچھہ اُس وقت کی فرحت
عبادت کو بڑے تڑکے سے جو بیدار بیٹھے ہین

نہالانِ چمن مین چھپا نے خوش پرندے ہین
بشر بدبخت ہین جینے سے جو بیزار بیٹھے ہین

حواسون کو ذرا قابو مین رکھنا الوجوانو! تم
بدن مین چھپ کے دشمن درپئے آزار بیٹھے ہین

نہ دیکھین گے فدا وہ بھولکر رقصِ طوائف کو
کہ جو اس محفلِ ناپاک مین اکبار بیٹھے ہین

غزل شمار

آریہ بندھو میرٹھ ۵ جون ۱۹۰۸ء

کبھی ادھر جاتے ہین ہم کبھی ادھر جاتے ہین
زندگی کے یونہین ایام گذر جاتے ہین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رہ رہ کے ٹیس اٹھتی ہی ہیں کر جگر میں آہ
میں درد سے کراہتی اب بار بار ہوں

کچھہ ہو سکے علاج تو اے چارہ گر کرو!
اب ہونے والی تیرِ اجل کا شکار ہوں

تینتیس کروڑ بچون نے مجھکو بھلا دیا
پرسان مرا نہیں کوئی بے غمگسار ہوں

اس جانکنی کے دکھہ سے بچون آہ کس طرح
اس تیر کشمکش سے میں اب دلفگار ہوں

تکلیف نزع کی سہی جاتی نہیں ذرا
بحرِ قضا کے وار ہوں یا جلد پار ہوں

مرنے سے پہلے ہی مجھے پھانسی پہ دو چڑھا
دل میں اگر کھٹکتی میں اب مثلِ خار ہوں

بیچینی اور تڑپ سے چھڑا دو مجھے ابھی
اس امر کی تمہارے سے اُمیدوار ہوں

دیکھیں تو اس اپیل پہ ماتا کے اے خدا!
کہتا ہے کون یہہ کہ میں خدمتگذار ہوں

غزل

سیار کشتی ہی میٹر — جنوری سنہ ۱۹۰۸

عقدِ صغیر سنی

لڑکپن میں جو شادی کیلئے طیار بیٹھے ہیں
وہ جیتے جی ہی بس اپنے کو گویا مار بیٹھے ہیں

نہیں مضبوطیٔ قصرِ بدن کی پھر توقع ہے
مکان ایسا ہے یہہ جیسے کہ در و دیوار بیٹھے ہیں

نہیں ہے جوہرِ مردانگی گنجینۂ تن میں
وہ اس دولت سے گویا مفلس و نادار بیٹھے ہیں

سویمبر میں نہیں بر کو چنا کنیان نے اس کارن
بہت دولہا دلہن کی شکل سے بیزار بیٹھے ہیں

بتاتے ہیں مہورت بال و ستہا کی وواہوں کا
جو پتر اکھول کر پنڈت یہاں دو چار بیٹھے ہیں

نہیں چھٹتی ہیں گندی عادتیں پھر عمر بھر اون سے
بری صحبت میں جو بچے برس دو چار بیٹھے ہیں

ذرا دیکھو تو رنگ چہرۂ شہوت پرستان کو
گڑھی آنکھیں بہی ہیں اندر کو اور رخسار بیٹھے ہیں

اونہیں ترغیبِ اوباشی دیا کرتا ہے حکموں سے
ترے [illegible] سے نہ قلق جو دل مکار بیٹھے ہیں

سنائیں اب نہ شاعر ہمکو خط و خال کی غزلیں
کہ ہم اس قسم کی اشعار سے بیزار بیٹھے ہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

غزل

ورن مالا مہابلہ — ماہ فروری ۱۹۰۸ء

بُرا کرتے ہین جو شادی مین رنڈیکو نچاتے ہین
کرا پہلے آپ اپنی نسل کو پاجی بناتے ہین

اناہتون اور یتیما جون کو وہ کوڑی نہین دیتے
بکہیرا اور بُور ہین جو اپنی دولت کو لُٹاتے ہین

نہین ہے استری شکشا کی خاطر اونہہ اک پیسہ
جو آتشبازی و باغِ بہاری کو منگاتے ہین

ستم بردوش کنیاؤن کے اوپر کرتے ہین ظالم
نہین جو پُتریون کو مثل پسرون کے پڑھاتے ہین

لڑکپن ہی مین وہی شادی کیا کرتے ہین بچون کی
جو اپنے ہاتہہ سے اولاد کو اپنی مٹاتے ہین

وہ نابینا ہوں ہو آنکہین جو لگا کہ بہی نہ دیکہین
دہن وہ پہوٹ جائے جو کہ گندی گیت گاتے ہین

رہا کرتی ہے لفظی سنکیا صندوق مین انکی
نہین تعلیم قومی مین جو اک دمڑی لگاتے ہین

ترکو اصراف بیجا سے اگر معقول انسان ہو!
بدیشی اب تمہاری ہر طرف کہلّی اڑاتے ہین

دسون فرقے ہوئے اک ورن کے دویش پہیلا
سبہا مین کرکے ہر جا اونکو آپس مین لڑاتے ہین

نہین ہے دہرم کی رکشا سے ہٹنا کام بیرون کا
وہ کائر ہین جو اس کیواسطے پیٹھ چراتے ہین

جو ہے دیش اُنتی کی دھن کرین علم و ہنر حاصل
بغیر انکے عبث کیون لیکچرون مین غل مچاتے ہین

قدر کیا خاک وہ سمجھینگے قومی خدمت کی
پڑے جو سیج پر پہولون کی ہر دم پان کہاتے ہین

دیگر

مسافر آگرہ — جولائی ۱۹۰۸ء

جو ویدک دہرم کو جبر و تعدی سے اٹہاتے ہین
وہ اپنے ہاتہہ سے اپنی ہی ہستی کو مٹاتے ہین

جو قربانی کے اصلی معنا کو پہچان جاتے ہین
وہ جرمانون سے قیدون سے نہین کچہہ خوف کہاتے ہین

حصولِ آرزو سے دل مین جو ہمت دکہاتے ہین
ہمیشہ جاہ و اقبال اُن کے آگے سر جہکاتے ہین

پہاڑ آگے نواوس کو چیر کر رستہ بناتے ہین
بہادر منزل مقصد سے کب پانون ہٹاتے ہین

سمندر ہو اگر مانع تو اوسکو پاٹ جاتے ہین
نہین مایوس ہو کر وہ کبہی بہی واپس آتے ہین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تاش و شطرنج ہی مین شام و سحر جاتے ہین
آہ یہ ہائے بہشت آٹھون پہر جاتے ہین

اس کا غم ہے کہ پرائیوٹ کاری لشکر جاتے ہین
مثل حیوانون کے تو سینکڑون مر جاتے ہین

ہر گھر کے مرگھٹ مین پتا لخت جگر جاتے ہین
چاہتا دل تو نہین جاتا مگر جاتے ہین

فرط بیخوابی ناگی کا جو کرتا ہون ملال
ساغر چشم سے اشک سے بھر جاتے ہین

زاویہ چشم مین قافلہ سپرین یارب!
اور سب باندھے ہوئے رخت سفر جاتے ہین

تو ہی ایک اشک پرائن تھا لیں ہو گو تو ہیچ!
جیب کے بار لپن سے کہین بگڑ جاتے ہین؟

ور طبیعت بحر جہان آئی مین بہت ڈوبتے لوگ
جو سشناور ہین وہی پار اوتر جاتے ہین

تھا ہم شپنچ ندر و بار اج زبان پر جیسے
اور شمسیم ہین کہ جو کہتے ہی مکر جاتے ہین

کس طرف خاک اڑی اوکی تیاد و سمین لال!
اپنے احباب کی ہم لینے خبر جاتے ہین

مجمع رکھتا ہے ان ہیکھون مین کس لوگی ہے؟
دھیان کے وقت خیالات بکھر جاتے ہین

پراپت ہو جاتا ہے مکتی کی برابر انند
دل ہنٹ کو بھی اگر پیران ٹھہر جاتے ہین

جن جن استحقاق نہین ہوتا ہین گرد کل قائم
پیچھے اون صوبون کے ہر طرح سدھر جاتے ہین

نخل پھل پھول سے لٹنے تو نہ تھا کچھ صدمہ
رنج اون کا ہے جو بے برگ و ثمر جاتے ہین

چھوڑ کر دہرم کی سیوا کو ہین باہم لڑتے
ہمکو جانا تھا کہان اور کدہر جاتے ہین

تجربہ کار عدالت مین نہین سنتے گئے ہین
آکے پنچایتون مین فیصلے کر جاتے ہین

سو ارتی ڈوبتے ہین بحر جہان مین اکثر
جو ہین پر یار تہی وہ پار اوتر جاتے ہین

مذہبی انجمنون مین نہین ہوتے شامل
نوجوان رقص طوائف مین مگر جاتے ہین

سر مین رہتا تھا ہر اک کے غرور و نخوت
آج بہک تا سکے لیئے غیر دلن گہر جاتے ہین

مانس مدرا سے بچین اون سے یہ کہدو جا کر
جو ولایت پہ تحصیل ہنر جاتے ہین

اے خدا! تجھ سے نہ دیکھی ہی یہ کیسی آفت
دست مادر سے چھینے نور نظر جاتے ہین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ادیان کا سودا نہ سر سے جائے کبھی
اپنی آنکھون کی کم ہے بینائی
آتمک گیان کا نہین ہے پتہ
سیر یورپ کو جانیوالو ! تم
اُنتی دھرم کو نہ جو چاہے

ہوئیگا خواہ طوق آہن مین
وہ نہین چھپ کے بیٹھ چلمن مین
مادہ کی چمک ہے لندن مین
پھنسنا مت اُلفتِ فرنگن مین
فرق ہے اسکے آدمی پن مین

یادِ حق چاہیئے فدا کرنا
کھوئے اب تک تو دن لڑکپن مین

دیگر

رسالہ کشتری پترکہ ۸ جولائی ۱۹۰۸ء

رکاوٹ کے خطرے سے جو قدم کو ڈگمگاتے ہین
رفاہِ عام کے میدان سے وہ بھاگ جاتے ہین

جو آگر سامنے آفت کے اپنی جان لڑاتے ہین
بہتر رکھتے ہین وہی کچھ شانتی اور سکھ پاتے ہین

جو خود بیباک ہین اپنے آپ کو لیڈر جتلاتے ہین
ہٹ کرتے نہین وہ جان کو اپنی گنواتے ہین

غنیمت ہین وہ بھائی جو بھا ہین آ ہی جاتی ہین
کہ زر بھی خرچ کرتے ہین سمے اپنا لگاتے ہین

بہت کم پیدا ہوتے اور بہت سے مرتے جاتے ہین
بشر کم ہین مگر وہ قوم کے جو کام آتے ہین

وہی اولاد کو اپنی کسی قابل بناتے ہین
کہ جو تعلیم دینی اور دُنیاوی دلاتے ہین

وہ فخرِ قوم فخرِ ملک فخرِ نوعِ انسان ہین
جو گروکل سے مہاودیالہ مین دھن کو لگاتے ہین

ہزیمت وہ مصیبت کو دیا کرتے ہین لاکھون مین
بہادر ہین جو قومی وہ نہین پیچھا دکھاتے ہین

کبھی اپنی تباہی سے نہین نالان ہوا کرتے
مگر بربادی اخوان پہ وہ آنسو بہاتے ہین

سہین وہ دھوپ کی سختی ڈیپوٹیشن مین کبھین جاکر
پڑے آرام کرسی پر جو ہر دم چین اُڑاتے ہین

نہ مانین مصلحانِ قوم کا کس طرح سے احسان
کہ اہلِ قوم کے وہ بختِ خفتہ کو جگاتے ہین

وہ پنچایت سے جھگڑے طے کرین اپنے تو بہتر ہے
وکیلون اور مختارون مین جو دولت لٹاتے ہین

بھرا کرتا ہے اپنا پیٹ تو حیوانِ مطلق بھی
وہ ہین انسان جو غیرون کیلئے تکلیف اُٹھاتے ہین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بشر جو سر بکف صلاح کے میدان مین آئے ہین
دیار کامیابی کو وہی قبضہ مین لاتے ہین

مصیبت جھیلتے ہین اور جو صدمے اوٹھاتے ہین
دل دشمن پہ بھی سکہ وہی اپنا بٹھاتے ہین

سدا جو سرفروشی کو شعار اپنا بناتے ہین
عدو اون کے مقابل مین شکست فاش کھاتے ہین

جنہین نشکامتا سے سیوا کرنیکی ہو دھن پکی
نہایت شوق سے نام ونشان اپنا مٹاتے ہین

ہزارون فیض پایا کرتے ہین اون سے پس مردن
نظیر اکثر قابل تقلید اپنی چھوڑ جاتے ہین

بچشم غور دیکھی جسنے ہے تاریخ دیرینہ
مشن کی پورتی کے واسطے وہ خون بہاتے ہین

احبا چھوڑ دین توڑین تعلق خواہ سمبندھی
قدم ادیش سے لیکن نہین اپنا ہٹاتے ہین

نکالا دیش سے دیدے کوئی یا قتل کرڈالے
مگر پرچار سے ہرگز نہین وہ باز آتے ہین

یہہ وہ چشمہ ہے جو سیراب دنیا بھر کو کردیگا
وہ دشمن عقل کے ہین بند جو اسکو کراتے ہین

اونہین اس خواب راحت مین پڑا رہنا کب شایان ہے؟
فدا جو دھرم کے جھنڈے تلے سبکو بلاتے ہین

غزل

آریہ بندھو پترکا ماہ جولائی سنہ ۰۶ع

جو ہے پرورت استری دھن مین
پڑ گیا ہے وہ سخت بندھن مین

پریم ایشور کا گر نہین من مین
تو خزان آچکی ہے گلشن مین

جو ہین مشغول زینت تن مین
لاش کو جا کے دیکھین مدفن مین

جسنے اوباشی کی ہے جیون مین
گر پڑی برق اوس کے خرمن مین

سمجھو سنسار کو یہہ ہے میلا
بن مین رہتا ہو یا کہ مسکن مین

جو سمادھی لگانا سیکھ چکے
دیر کیا اون کے ایشور درشن مین

بادہ معصیت نہ پی جس نے
کیون پڑین داغ اوس کی دامن مین

خوش ہے منصور دار پہ چڑھ کر
پڑ گئی پھانسی اوسکی گردن مین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قتل وغارتگری اچھی نہیں ہوتی ہے فدا
دھرم پرچار سے سب کام سنور جاتے ہین

نظم

رسالہ کیتا سہاگ — ۵ ستمبر ۱۹۰۸ء

نہیں اب قوم کے دشمن ہمارا حال سنتے ہین
کہا کرتے ہین گھر بیٹھے ہمین بدچال سنتے ہین

خبر اون کو نہیں صد حیف اپنی عورتوں کی بھی
ہم اون کے گھر کی بیوائن کو بد اعمال سنتے ہین

نظر اون پر نہیں کیون مصلحان قوم کی پڑتی
ہزارون لاکھون رنڈوون کے بُری افعال سنتے ہین

ہزارون کی رقم دیکر کس طرح دخترفروشون کو
بہت سے نوجوان یون ہین پریشان حال سنتے ہین

بہت بھاگی ہین گھر کو چھوڑکر ہمراہ غیرون کے
بہت نے خودکشی کرلی یہی ہر سال سنتے ہین

ڈرے بیٹھے ہین پنچایت کی دہمکی کے بہانے سے
یہہ اہل قوم کی ہم بزدلی کا حال سنتے ہین

جہان دیکھو وہان ڈرپوک ہی دکھلائی دیتے ہین
یہان اخلاقی بیرون کا پڑا ہی کال سنتے ہین

بباسِ خیرخواہ قوم مین ہین دشمنِ جانی
کرینگے یہہ ہمین اچھی طرح پامال سنتے ہین

سدا جو عقدِ ثانی پر تمسخر کرتے رہتے ہین
کسی اخبار ایسے بودمِ بے دال سنتے ہین

محافظ بیوگان کے آپ کے نزدیک وہ ہونگے
مگر ہمتو اونہین سفاک اور قتال سنتے ہین

نہین ہو جو بچپن مین ہمین بڈھے سے بیاہی تھی
ہوا تھا نقدی لیکر باپ مالامال سنتے ہین

ہمارے رنج وغم دکھہ درد کی اونکو ہے کیا پروا
سمجھتے ہین ہمین وہ جانور تمثال سنتے ہین

الٰہی کوئی حد و انتہا ہے اس تنفر کی
ہمارا آنا بھی شادی مین ہی بدفال سنتے ہین

تڑپ جاتا ہے دل اپنا جو پیروتین سہاگن کے
صدا ازیور کی باہم شورشِ خلخال سنتے ہین

اگر نادان اور جاہل نہیں ہین معترض تو کیون
یہا بھارت سمرتی کے نہین اقوال سنتے ہین

حمایت اب کرے گا ایک اردو کا رسالہ بھی
نہین ہوگا کسی بیوہ کا بیکا بال سنتے ہین

لے رسالہ کیتا سہاگ میرٹھہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کپل اور جیمنی کی روح اطمینان کرتی ہے
ہمین بھارت کے اہلِ علم جبدم یاد آتے ہین

اگر جاری نہین کرتے ہین کینا پاٹھہ شالائین
تو پھر ملکی ترقی کا عبث کیون غل مچاتے ہین

اگر دھرم اُنتی کے واسطے ہم کچھہ نہین کرتے
پر سیر پریم کا ہر وقت جھوٹا گیت گاتے ہین

فدا لاریب درشن ہوگیا ہین وہ باعمل بھائی
کہ جو ہمت سے بدرسمی گرہتی کو مٹاتے ہین

غزل
اپراُپ کاری

(اسمالادیہ مسافر جالندہری ۲۵ رفیعہ ۱۹۰۸ء)

غیرون کے واسطے جو آدمی مرجاتے ہین
جیون اُدیش کو پورا وہی کرجاتے ہین

جانتے فال مُبارک ہین اوسے اپنے لئے
خوش ہین وہ شہر بدر ہوکے اگر جاتے ہین

دہرم کی ویدی پہ جو آہین سنبھلکر آئین
کہیں بچون کا نہین اس ہین تو سرجاتے ہین

شورِ بیرون کا کبھی حوصلہ جاتا ہی نہین
سختیان جھیل کے وہ اور اُبھر جاتے ہین

جو سمایا ہے شجاعت وہ ٹہرا کرتے ہین
جو کہ نامرد ہین صدمون سے وہ ڈر جاتے ہین

دیش مین ہے یہہ مُحبانِ وطن کی توقیر
پھول اُن پر ہین برستے وہ جدہر جاتے ہین

ہم تو کیا چیز ہین آتے ہین جو دل گیہہ دیش کے
تاج شاہون کے سرون سے بھی اُتر جاتے ہین

اورون کو دیش نکالا جو دیا کرتے تھے
وہ سوئے ملک عدم باندھے کمر جاتے ہین

گر سدا چار کی جانب ہو رُچی لوگون کی
ملک تھوڑے ہی زمانے مین سدہر جاتے ہین

دُہن کے پکے ہین نہین چھوڑتے حُبِ اخوان
اپنی کوشش مین وہ دنیا گذر جاتے ہین

جبکہ چل دیتے ہین وہ منزلِ مقصد کیطرف
دیکھکر اون کو درندے بھی ٹھٹھر جاتے ہین

جو کبھی راہ سے ہٹنے کا نہین لیتے نام
سامنے ایسون کے دریا بھی اُتر جاتے ہین

کشت و خون کرنے کی کس طرح ہوویدک آگیا
لاکھون مرتے ہین بشر سینکڑون گھر جاتے ہین

چاہتے شانتی پھیلانا ہین دُنیا بھر مین
یون ہر ظلم کو برداشت ہی کر جاتے ہین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بناوٹ دیکھتے ہیں ہم کبھی مہر منور کی
کبھی مصروف دیدار مہ کامل میں رہتے ہیں

نہیں معلوم ہوتی چیز کوئی بدنما اونکو
کہ فطرت کے نظارے دیدۂ عاقل میں رہتے ہیں

اونہیں فوٹوگرافر بھی بھلا کب کھینچ سکتا ہے
تصوّر جو دماغ شاعر فاضل میں رہتے ہیں

وہی من سے مٹا سکتے انانیت کو ہیں اپنی
کہ جو وابستہ خود حیثیت قائل میں رہتے ہیں

خدا رزاق ہے سبکا وہی خوراک دیتا ہے
وہیں سے پیٹ بھرتے ہیں جو کیڑے تل میں رہتے ہیں

ارے صیاد اگر زخمی کریں تجھکو تو جانے تو
کہ کیا ارمان قلب طایر بسمل میں رہتے ہیں

فلک پر اوڑ کے جائے اور باتیں غیب کی کہدے
بہت اوصاف ایسے یوگ کے عامل میں رہتے ہیں

جنہیں مضمون ابروئے بتان کا خبط رہتا ہے
وہ شاعر آرزوئے خنجر قاتل میں رہتے ہیں

نہ جدّ و جہد سے بھی مٹ سکی اس من کی چنچلتا
فدا اس کشمکش سے ہم بڑی مشکل میں رہتے ہیں

غزل

اپیل برائے اُٹھی ہوشن آریہ سماج گروکل برالسی

(ایڈیٹر ہومیو پیتھ، ۵ جولائی ۱۹۰۷ع)

جو نو زائیدہ بچے! ہم ترا کچھہ بیان کرتے ہیں
ترے حالات اے گروکل ہمیں حیران کرتے ہیں

زمانہ شیر خواری کا یہ ہیں نشو و نما کے دن
نہیں تجھپر توجہ والدین اک آن کرتے ہیں

بُری آب و ہوا میں جنم تو نے لیا پیارے
غضب ہے کچھہ بھی رکشا کا نہیں سامان کرتی ہیں

نکالیں گود سے لاوارثی کی طفل کمسن کو
کہاں ہیں ویدوں پر تن من کو جو قربان کرتی ہیں

نہ چندہ ماہواری ہے نہ اشتہر کوشش ہے تیرا
طبیعت کا تری جانب نہیں میلان کرتی ہیں

سبھی تجھے امداد بہم پہنچاتے نہیں ہیں ضلع والے بھی
ادہر بھولے سے بھی دل کا نہیں رجحان کرتے ہیں

نہ ادھیاپک ہے کوئی آنریری اور نہ اپدیشک
نہیں کرپا درشٹی تجھپہ کچھہ ودوان کرتی ہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

معتبر خاندانون مین ہوئی ہین بت دیان اکثر
نہین ہوگا ہمارا لیپ اب اقبال سنتے ہین

گر ترین مدحت نہ کیونکر سرونتری شنکر سے بھائی کی
فدا آوہ کر رہا ہے ہمہ جہان حال سنتے ہین

غزل

سیالکوٹ ممبر وقوم مہتہ ۵ نومبر سنہ ۱۹۰۶ء

یاد احباب

یاد احباب نے تڑپا دیا آکر دل مین
رکھ دیا برق کا ٹکڑا ہے اوٹھا کر دل مین

دھیان آتے ہی کسی ہمدم دیرینہ کا
دفعتہً چبھ ہی گیا نیشتر آکر دل مین

میرا پہلو ہے کوئی یا کہ ہے تہ قبرستان
ہمنشین سینکڑون رکھے ہین چھپا کر دل مین

شعلے اون کے ہین بھڑکتے ابھی اوٹھتا ہی دھوان
لاشین رکھی ہین جو مدت سے جلا کر دل مین

جمع تصویر مین سب بچھڑے ہوئے یارون کی
مین نے رکھا ہے مرقع یہہ چھپا کر دل مین

گو کہ مرگھٹ نے مٹا دی ہی بظاہر صورت
خون رلاتے ہین مگر جلوہ دکھا کر دل مین

چھیڑتا کاشش اس فتنہ خوابیدہ کو
کتنا بیتاب ہوا درد اوٹھا کر دل مین

مضطرب ہوتی طبیعت جو زیادہ ہے کبھی
دیکھ لیتا ہون رفیقون کو بلا کر دل مین

جسم گو مردہ ہے لیکن ہے تصور زندہ
صبر کر لیتا ہون کچھ تو انہین پا کر دل مین

پھر رہیگی یہہ بھلا طفل تسلی کبتلک؟
تا کجا جیتین گے ہم شکلین بنا کر دل مین

کر سکون جس سے احبا کو میسر حیوت مین
طاقتین ایسی عطا اب تو خدا کر دل مین

یا تو اب بھیج بہت جلد اجل میرے لئے
ورنہ یہہ سلسلہ خیالات فنا کر دل مین

اب تو کرتا ہے فدا نور جہان کا درشن
اوسکو مین دیکھون گا یہ نقش مٹا کر دل مین

غزل

میرٹھ قوم ... ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء

نہین جذبات عرفانی کبھی جاہل مین رہتے ہین
جو نکتے معرفت کے ہین کسی قابل مین رہتے ہین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

غزل

رسالہ آریہ سماچار میرٹھ — بابتہ ۱۹۰۰ع

مانس بھکشن کی کوئی شرتی ذرا ملتی نہیں
ویدوں میں آگیا پرمیشور کی فدا ملتی نہیں

اس کی نسبت وید میں ایشور کا ہی اپدیش صاف
کون کہتا ہے کہ ظالم کو سزا ملتی نہیں

گلشن بھارت ہوا سنسان ایسا کس لئے
کیوں وہ گل کھلتے نہیں کیوں وہ فضا ملتی نہیں

پہلے ہوتے تھے ہون گھر گھر نہیں اب نام بھی
اسلئے بھارت میں وہ آب ہوا ملتی نہیں

وہ زمانہ کیا ہوا جب سب میں پتی تھی بہم
پتر ماتا میں بھی اب مہر و وفا ملتی نہیں

فرقت سوامی میں ہوں تیرے لئے دل سے فدا
چاہتا مرنا ہوں مجھکو قضا ملتی نہیں

نظم ماتمی

آریہ ہند میرٹھ — سنہ جلد ع

انتقال پرملال مہاشے منتری ویردھان آریہ سماج قصبہ تلمبڑون

لالہ کدار ناتھ جی تم چلدئیے کہاں!؟
آنکھوں سے دفعتہً ہوئے کسواسطے نہاں

اس طرح ہم سے تم جو اچانک جدا ہوئے
آئی پسند کیا نہ تمہیں بزم دوستاں

تم آریہ سماج کے سچے تھے جان نثار
کس طرح اوسکو چھوڑا ہے ای پیارے مہرباں!؟

تمنے ہی آریہ مندر کی بنیاد تھی رکھی
تمنے ہی تو کرایا تھا طیار وہ مکان

چندہ کے جمع کرنے کی دھن تھی تمہیں لگی
تعمیر پر رہے تم ہی ہردم نگاہباں

مانع ہوا جو کوئی عمارت کے کام میں
سینہ سپر کھڑے رہے تم پیش دشمناں

معماروں کو کسینے سے دھمکا دیا اگر
آمادہ تم رہے پئے جنگ مخالفاں

دکھلایا گر کسینے عدالت کا خوف بھی
تمنے جواب اونکو دئے ہو کے شادماں

سب کام تھے تمہارے ادہورے پڑے ہوئے
افسوس ہے سفر کا ہوا قصد ناگہاں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کبھی آجاتے ہین وہ سال مین دو چار ماسک کو
ادھشٹا تاجی تیری ساتھہ کچھہ احسان کرتے ہین

ہوا تجھسے جدا ہے نیز اجمل سنگہ سا پربھی
یہی صدمات تو از بس ترا نقصان کرتے ہین

غنیمت دم گنے جاتے ہین ٹھاکر بھول راج ایسے
کیا کرتے ہین گر کچھہ ایسے ہی انسان کرتے ہین

فدا احباب سے کہدو کہ ڈالین ہاتھہ پاکٹ مین
خوشی کے ساتھہ ہم بھی آج یک صد[ا] دان کرتی ہین

رسالہ نوجوان

غزل دیگر

یہ شہوت ہے کو شان امن عصمت بھگونے مین
سراپا غرق کرنے مین تمہین بالکل ڈبونے مین

ارے نو عمر بچون! کم سنی کی شادی ہونے مین
وہ آفت ہے کہ جو آفت نہین ہو جان کھونے مین

اگر دیکھا کسیکو بھول کر بھی کام درشٹی سے
تمہاری زندگی ساری کٹیگی خون رونے مین

کرو اپنے طلائی رنگ کو وشیون سے تم میلا
ملانا کھوٹ ہو مدنظر تسکو جو سونے مین

لڑکپن ہے تمہارا ہین ابھی نشو و نما کے دن
ابھی جلدی نہ کرنا استری کیساتھہ سونے مین

کم از کم برہمچریہ کے برس پچیس تک رکھو
بچو تم اشٹ میتھن سے رہو گرو کل کے کونے مین

رشی کی آگیاؤن کا کرو پالن مری بہنو!
تامل ہے اگر کچھہ زندگی سے ہاتھ دھونے مین

اگر بچپن مین تم بگڑے تو جانو ہو چکے مردہ
بہت نقصان ہی اس طرح اپنا ویریہ کھونے مین

اسی صورت تمہین دردِ مرض سے ہوگی بچینی
ہوا کرتی ہے ایذا جس طرح نشتر چبھونے مین

زمین اچھی نہین ہے تخم بھی پکا نہین! تبتک
ابھی مصروف تم ہونا نہ ہرگز کھیت بونے مین

منی جب کام کی ہوگی نہین اولاد کی خاطر
سیانون پر پھرو گے ڈھونڈتی جادو ٹونے مین

فدا ہونے لگی جنبش ہے تیری لاش مردہ مین
کسر کیا رہ گئی ہے اب تمہی پھر زندہ ہونے مین

لہ ایک سو روپیہ نقد ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آباد بریلی کا انا نغمہ اللہ ہو یا رب !
اے قادرِ مطلق ! تیری قدرت سے فزون تر

گلزارِ تمنا مین ثمر آئے تو جانین
سوامی سا کوئی اور بھی گر آئے تو جانین

متنت سے **فدا** یوگ سمادھی کی ہے خواہش
اُمید ہماری کوئی بر آئے تو جانین

دیگر

لگی جو ہن کو جو بھارت کے کبھی یاد کرین
کس سے گریہ کرین ؟ نالہ کرین فریاد کرین ؟

کھینچ سکتا ہون مین ہر چیز کی علمی تصویر
کیون نہ تعریف میری مانی و بہزاد کرین

سنسکرت ایسی ہی اُجڑی کہ ٹھکانا ہی نہین
اہلِ مُلک ! آؤ اُسے دیش مین آباد کرین !!

لیلیٰ دھرم کا مجنون ہون ملادین اُس سے
کیون اجل مجھے منت کشِ فصاد کرین ؟

دھرم کے وادی بے غار کا مین وحشی ہون
بیڑی پہنانیکی کچھ سعی نہ حداد کرین

ہون مین بیمارِ غم دھرم بڑی مدت سے
شوق سے آج علاجِ دلِ ناشاد کرین

آریہ ورت کی بُلبل نہ رہی نغمہ سرا
کیا کرین ہم اگر شکوہ صیاد کرین

یوگ ابھیاس کیا جب کہ دن رات **فدا**
روح اب آپ اگر جسم سے آزاد کرین

کیون نہ اب سوامی دیانند کو ہم یاد کرین
اون کے اوپدیشون کی تاثیر سے ارشاد کرین

ظلم کرتے ہین جو وہ پہولتے پھلتے ہی نہین
آپ دھامن نہ کبھی شیوہ جلاد کرین

دھرم کافی ہے ہر اک بات کی بہبودی کیلیے
کس لئے جان تجہین ؟ کیون غم اولاد کرین

کوئی ودیالہ بنائین کوئی کالج کھولین
نسل آیندہ کو زنہار نہ برباد کرین

اب نہ دھنوتری و باگ و لکھ ہے، کوئی
طب مین جو تشین بتانے کیلئے استاد کرین

کچھ دِلون سے یہہ **فدا** دُھن ہے سماجی دل مین
اب روشِ اورغزل کی کوئی ایجاد کرین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تم روز آگئی ہو تم سے چھپاتے تھے مُنہ گندہ
یاد ٹہر رہا تمہاری چتا کا ہے اب بھی جوان

کس کے سپرد تم نے تھی الفت سبھ کر دیئے
بتلا دو تو سہی ہمیں کچھہ کھول کر زبان

اب ہے اور کون جو اُس درجہ محو ہو
لغزش نہ کہا ہے تم کو بھی وقت امتحان

ہے کون جو تمہاری طرح منتظر رہے
مایوسی چھا گئی ہے عجب ہر طرف یہاں

رکھا ہے دیال جی سے نہیں تھوڑا ہمارا ساتھ
کیونکر کہیں نہ رنج سے ہم نالہ و فغان

پردھان جی بھی کہتے تھے سیوا سماج کی
سب ممبروں کے یہہ بھی بڑا تھے رازدان

یہہ بار باش اور ملنسار کتنے بڑے
کہتے کہ جو کوئی کچھہ جو گذرتا تھا گران

اے اہلِ تیفیروں بھی ہمت کا وقت ہے
سب کوششیں تمہاری نہ اب جائیں رائگان

دیکھو سماج کی نہ ہو ہانی کسی طرح
مٹ جائے وہ جو پھوٹ تمہاری ہے درمیان

دو چار پھول ٹوٹ گئے صبر کیجئے!
سوکھیں نہ جو رہے ہیں نہالِ گلستان

آتے ہیں انقلاب و تغیر سدا یہاں
ہے ایک رنگ پر نہیں کیفیتِ جہان

اک روز کوچ کرنا ہے سب کو اس جگہ سے
ہم سب سرائے دہر میں ہیں مثلِ میہمان

اصلاحِ ملک و قوم اگر ہو سکے کرو
مرنا نہیں بھلا ہے ہمیں صورتِ سگان

ماتم کسی کا آج مناتے ہیں ہم فدا
کل کو چتا پہ اپنی کوئی ہوگا نوحہ خوان

نظم آرزوئے ترقی

دیش اُنتی بھارت میں اگر آئے تو جانیں
ست دہرم ہی ہر سمت نظر آئے تو جانیں

یوروپ نے کیا آریہ دہرم آج سے سویکار
ان روزوں یہہ لنڈن سے خبر آئے تو جانیں

سوامی کی طرح ہم کریں سب دیش میں بھرمن
اُپدیش میں اپنے وہ اثر آئے تو جانیں

اندھیر کو دنیا سے [illegible]
ودیا کا یہہ کاشی سحر آئے تو جانیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہزاروں بیکسوں لاوارثوں کی پرورش ہو جاوے
ترس آوے امیروں کی اگر طبع ستمگر میں

انہیں کمبخت اوتپسوں و ناکارہ نہ ہم سمجھیں
خبر کیا ہے ترقی کتنی ہے ان کے مقدر میں

تاسف ہے کہ وہ یوں مانگتے پھرتے ہیں در در
جو پتلی کی طرح رہتے کبھی تھے چشم مادر میں

سیاہی اور سرمہ اپنی آنکھوں میں تمہیں ہم ڈالیں
بھرے آنسو ہیں ہر وقت اون کے دیدۂ تر میں

مسہری مخملی گدے پہ ہم تو روز سوتے ہیں
برہنہ چارپائی بھی نہیں ہے اونکے بستر میں

فدا افسوس ہے اون کو نہ روٹی کا ہے ٹکڑا
دہن اپنا بھرا ہوا امرتی پیڑے ہیں گھیور ہیں

ردیف (و)

غزل پُرجوش

مسلمانوں! ذرا اتہاس تو دیکھو کہ کیا تم ہو؟
زمانہ تھوڑا گذرا ہے ہوئے ہم سے جدا تم ہو

پڑی ہے دہرم روپی ناؤ گرداب تلاطم میں
کرو امداد اے ویدو! ہمارے ناخدا تم ہو

کبھی تھے تابع بھارت تم اے امریکہ و لندن!
زمانے کی یہ گردش ہے کہ اب ناآشنا تم ہو

گذارش ہے ہماری یہ سناتن دہرم والوں سے
تمہارے ہی لئے کوشش ہے کیوں ہم سے خفا تم ہو

یہ ویدک دہرم رو کر کہہ رہا ہے اہل بھارت سے
نہ بے وقعت کرو مجھکو اگر کچھ باوفا تم ہو

یہ مغرب کہہ رہا ہے وید یہ بیہودہ قصے ہیں
سنا کرتے ہو چپ بیٹھے یہ کیسے بیحیا تم ہو

تمہاری قدر ہوگی ہر جگہہ اے مستند ویدو!
یہ ثابت ہو چکا ہے چشمۂ آب بقا تم ہو

تم اے عیسائیو دیکھا کرو تصنیف گرو جی کی
اگر ہو دھرم ابھلاشی اگر حق آشنا تم ہو

اسی کی نذر کر دو زندگی کے دن جو باقی ہیں
دل و جان سے اگر ست دہرم پر کاشی فدا تم ہو

سلہ کاشی نام مصنف کا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نظم

بت پرستون سے التماس

ایشور کی یاد کرنے ہون شامل ثواب مین
کیون بت پرست پھنستے ہو دام عذاب مین

راہ نجات سنتے ہی خاموش ہو گئے
کچھ بھی محمدی نہین لکھتے جواب مین

مرزا سے کیا داب تو خدا کرے درست
پیغمبری کے دعوی کو لا سنخ خواب مین

تعلیم مغربی کا نتیجہ ہے بس یہی
انگلستان جا کے پھنستے شراب و کباب مین

ویرانی کی زندگی پہ ہے جوش کا کیا اثر
جھوٹی پھلت کی بات ہو علم حساب مین

ہمت سے آپ دیجئے کالج کو دان کچھ
شامل ضرور ہوجیئے کار ثواب مین

جیتے ہیں محب پہ رکھتے ہین اچھا پرست زر
وہ ہی مزا اڑاتے ہین پورا شباب مین

جو ملک کی زبان نہ ہو قرآن کی طرح
پھر بھی ہے ایک ثبوت خدا کی کتاب مین

ویدون کے واسطے کرین پیدا نہین کیون اثر
حاجت دلیل کی نہین کچھ آفتاب مین

قطعہ

آئی ہے یاد عظمت دیرینہ وید
آول یہ دلکش رہتا تھا جب انتخاب مین

غزل

رسالہ آریہ پتر دہلی
بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۹ء

اناتھون کی قربانی نہین ہوتی ہے وطن مین
ہماری لڑکیان بیوہ وان لدی پھرتی ہین لو مین

اناتھون کا نہین حصہ ہے جسکی دولت زر مین
دیا اور دھرم کا اُنکو نہین ہے اثر تو نگر مین

وہ ایک ویرانہ ہے آبادی اسکو کہہ نہین سکتے
یتیمون کو نہین بھوجن دیا جاتا ہے جس گھر مین

بھلا ہو جائے اُنکا گر ذرا پرلوک مین تکیہ
اگر آ جائے کوئی کام ان کے حال ابتر مین

سنہ چونکہ نجات طلبون کی زبان اور شانتی [illegible] ہو گئی ہے اس لئے یہ سوال کیا گیا ہے ۱۹۰۶ء [illegible]

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہمین یاد آ گئے ہین لیکھرام آج اور گرو دت جی
نہ طغیانی ہے پھر کیون سیل اشک چشم گریان ہو

کیا ایشور کی ہستی کو ہے ظاہر خاص دید و نین
بدون اُن کے پڑے ہے معلوم کیون یہ از پنہان ہو

نہ ہو جب ماتری بھاشا سی پریتی اہل بھارت کو
تو کہئے کس لئے سنتان پھر اُن کی شادان ہو

فقط ایشور کے ملنے کی تمنا ہے فدا مجکو
قسم ہے اب مرے دل مین جو کوئی اور ارمان ہو

آریہ پتریکا
غزل بابت ماہ جون ۱۹۰۸ء
فریاد یتیمان

مزے کا کھان پان سے دو سنو ہر آن کرتے ہو
یتیمون کے نہین اوپر نخود ہی نان کرتے ہو

نہین اُن کو عطا ٹوٹا بھی اک دالان کرتے ہو
مگر تیار تم بنگلے عظیم الشان کرتے ہو

تُمھاری فربہی تن پروری پر تف سراسر ہے
کہ چھوٹے بالکون کو بھوک سے بیجان کرتے ہو

تُمھاری زندگی کس کام کی نزدیک ہے اُن کے
نہین بے چین بچون کا جو اطمینان کرتے ہو

دیا کرتے ہو ڈوم اور بھاٹ اور بھروپے کو تُم
شکم سیر اور بھوکے کی نہین پہچان کرتے ہو

شِوالے دھرم شالا ئین بنا ہین سینکڑون تمنے
مگر ان کی نہین مشکل کبھی آسان کرتے ہو

کیا دستِ سخاوت سے ہے مالا مال پنڈون کو
طرف ان بیکسون کے کچھ نہین رُجحان کرتے ہو

کھلاتے تر نِہوت ہو پسنڈی مسٹنڈون کو جاکر
جو ادھکاری ہین اُن کا کچھ نہین تم دھیان کرتے ہو

کبھی تو ایک ٹکڑا دیدو ان لاوارثون کو بھی
جو اپنے بالکون پر دھن کو تم قربان کرتے ہو

یتیم ایک اپنے گھر پہ پالو کچھ نہین مشکل
کہ آخر پرورش اپنی بھی تم سنتان کرتے ہو

بتاؤ آدمیت کی صفت باقی ہے کیا تم مین
کہ مطلق بھی نہین ہمدردی انسان کرتے ہو

تڑپتے لوٹتے ہین سامنے بچے ہزارون ہی
مگر تم چشم پوشی صورت انجان کرتے ہو

ودواہون مین بجاتے رنڈی بھڑوؤن کو ہو نالت
اناتھ آلہ مین اک کوڑی نہین پردان کرتے ہو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

غزل

رسالہ آریہ مسافر میرٹھ — بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۹ء

کبھی دیش باغ و بہار تھا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
کبھی بینظیر دیار تھا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

کسی فن کی یا کسی علم کی نہیں کچھ خبر ہمیں رہی
کبھی موجدوں میں شمار تھا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

کبھی آریہ ورت کے آدمی تھے جہان بھر کے شرومنی
کبھی سب میں عز و وقار تھا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

ذرا آپ دیکھئے ہسٹری ہوئی کیسی دیش کی ابتری
عرب اس کا باجگذار تھا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

کبھی گارگی[ا] سی تھی استری نہیں کوئی کرتا تھا ہمسری
کبھی علم ان کا سنگار تھا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

ہوئے برہمن ہیں نرادر اب کہ اودوان ہیں یہ سب
کبھی اپنے دار و مدار تھا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

ہوا مدیہ مانس کا شوق ہے پڑا جو گلوں میں یہ طوق ہے
کبھی اس میں پھولوں کا ہار تھا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

نہ ستارہ اپنا خراب تھا نہیں چاند زیر سحاب تھا
یہ چمکتا آئینہ وار تھا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

ذرا مہرشی کو تو دیکھئے کہ سدھار دیش کا کر گئے
یہی دھیان لیل و نہار تھا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

نہیں لیکھرام سا بیر اب کہ گھٹائی بحث میں لیں گے سب
نہیں اور کچھ انہیں کار تھا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

کبھی دھوم اپنی تھی چار سو کبھی شہرت اپنی تھی کو بکو
نہیں آریہ ورت یہ خوار تھا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

بڑے ودوان سے تھے ہم فدا بڑے بدھیمان تھے ہم فدا
جسے دیکھو ہم پہ نثار تھا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

غزل

رسالہ آریہ سماچار میرٹھ — بابت جنوری ۱۹۰۹ء

یہ ہے ست دھرم کا تابع اگر ذی ہوش انسان ہو
کرے پرماتما رکشا وہی اوس کا نگہبان ہو

نہ سیکھیں وید ودیا کو نہ سیکھیں دھرم کو اپنے
نہ اک خلق خدا پھر کیوں نہ عیسائی مسلمان ہو

اودیا نے کیا ہی ناش بھارت ورش کا یہ ہے
دل مضطر نہ کیوں محو فغان ہو کیوں نہ نالان ہو

[ا] بہت ودوان اور بال برہمچارنی ہوئی ہے ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فغان و آہ و نالہ کر رہے وہ تو ہوں لیکن تم — خریدو قیمتی فونوگراف اشعار گانے کو

اناتھوں کو ضروری ہے نہیں کچھ بھیک کا دینا — گھڑی اک لازمی ہے کوٹ میں اپنے لگانے کو

اناتھ آسے کی بھکشا منڈلی میں کیوں وہ شامل ہوں تم — جنہیں ہو چھوڑنا دشوار دم بھر بال اُٹھانے کو

فقیرانہ صدا ہیں اہلِ بھارت سے فدا کہدو
کہ کچھ تو ماہواری بھیجو محتاجوں کے کھانے کو

سیارہ آریہ پتا جالندھر غزل بابتہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۶ء

ویدِ مقدّس سے خطاب

سبھی کا دین اور ایمان ہے ویدِ مقدس تو — خدائی برکتوں کی شان ہے ویدِ مقدّس تو!

کبھی کا فخرِ انگلستان ہے ویدِ مقدس تو! — کبھی کا شاہِ ترکستان ہے ویدِ مقدس تو!

تری تعلیم عالمگیر سے ظاہر ہوا سب کو — نہیں فکرِ دلِ انسان ہے ویدِ مقدّس تو!

کسی مذہب کا ہو یا ملک کا ہو معتقد تیرا — نہیں کچھ موجبِ نقصان ہے ویدِ مقدّس تو!

کرے تو چاند کے ٹکڑے رکھائے گر یہ کنواری کو — بھلا ایسا کوئی نادان ہے ویدِ مقدّس تو!

صداقت کے لیے تیری ضرورت کیا حوالہ کی — کہ ہر حالت میں سوتہہ پرمان ہے ویدِ مقدس تو!

نہیں تو چاہتا ہے توڑنا قانون نیچر کا — خدا کے حکم پر قربان ہے ویدِ مقدّس تو!

تری رو سے دُعا موسیٰ جو دے فرعون کو جا کر — بھلا کیا موجبِ بطلان ہے مقدّس تو!

کوئی راجہ مہاراجہ نہیں تیرا مقلد ہے — نہایت بے سر و سامان ہے ویدِ مقدّس تو!

بشر کو دیکھتا ہے جس ترحم سے اُسی صورت — نظر کرتا سوئے حیوان ہے ویدِ مقدّس تو

نہیں ہمکو پتہ چلتا کہ ہے کس دیش کی بھاشا — کہاں مشکل کہاں آسان ہے ویدِ مقدّس تو!

ازل سے ہے تو ہی سیلرب کرتا باغِ عالم کو — عجب اک چشمۂ احسان ہے ویدِ مقدّس تو!

نہیں جوں پر آیا ہے ہی تک شاہ کا بھارت [illegible] — ابھی کا [illegible] سے [illegible] ہے ویدِ مقدّس تو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے شاد بیٹے ہو دروازے پہ اونکو گھر کے بان دیکر
اُنہیں بھی سیوا کرتا ہے یہ ہے اک فرض انسانی
کبھی یہ مفلسی نام و نشان اپنا مٹا دیگی
اناتھوں کو تمہارے جیب پھٹی چادر نہیں ملتی
اناتھا اور بیوہ رو رہی ہیں سینکڑوں دن ہر سُو
مسلمان اور عیسائی کئی ہر سال ہوتی ہیں

غضب ہے قوم کے بچوں کا یوں ایمان کھوتے ہو
تواضع پھر نہیں کیوں صورتِ جہمان کیسے ہو
کہ اپنے قومی سرمایہ کا تم نقصان کرتے ہو
تو کس برتے پہ زیب دوش تم الوان کرتے ہو؟
عبث اپنے لئے تم عیش کا سامان کرتے ہو
تم ان افراد کو بیدین بے ایمان کرتے ہو

اُنہیں کا آٹا لیکر دید و خوراک یتیمان میں
فدا جن داسوں کے تم خرچ عطر و پان کرتے ہو

نظم

امداد یتیمان

امیرو تمکو ہوں بنگلے بہار کیں دیں اُڑانیکو
غضب ہے تم لوگوں کے کوٹھے کھتیاں بھرتے ہیں غلے سے
سیہ ہائی سوزش غم سی پھری جسم یتیمان پر
نہ ہوا دن پہ کپڑا بھی ہو لیکن گھر کی عورت پر
مقفل آہنی الماریوں میں توڑے ہیں زر میں
تمہارے واسطے تو چار یا را چھا طعام آئے
پر انہیں چارپائی بھی ندادن کو تو میسر ہو
اناتھوں کے پیرہن پیوند نہیں چھپا ہے مانگتے پھر کر
تمہاری لڑکیوں کی پاس زردوزی دوپٹے ہوں
بھلا ہو کس اپنا ریشمی کپڑوں سے ہی لعنت ہے!

شجر کا سایہ ہے اون کیلئے آرام پانے کو
یتیم اپنے ترستے پھر رہے ہوں دانے دانے کو
مگر ہر روز صابن چاہئے اپنے نہانے کو
طلائی لُڈی زیور ہوا اپنا تن سجانے کو
ترستے پھر رہی لیکن ہیں وہ ایک ایک آنے کو
نصیب اُنکو نہوا ایک وقت بھی دن بھر میں کھانے کو
یہاں پر جو تھی قالین گدے ہوں بچھانیکو
تمہیں گھر بھی خادم چاہئے پائوں دبانے کو
اناتھاؤں پہ اک دھوتی نہو تن کے چھپانے کو
نہ دیں چادر بھی اک اُن کو جو باقی میں بچھانیکو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بڑا مزہ ہو جو ستیناس لیکے ہم بیٹھیں
کہ تکیہ ہاتھ کا ہو اور زمین کا بستر ہو

اسی طرح سے ہوانستہ کرن فدا ترل
کہ جیسے ڈھل کے سیاہی سفید چادر ہو

دیگر

تجھ بھی ہے کچھ آریہ بھائیو
کہ بھارت کی حالت ہے کیا بھائیو!

ادھر مسلمانوں کے ہاتھوں سے اب
سنبھالو اسے یہہ چلا بھائیو!

کرو اسکی رکھشا ست اُپدیش سے
کہ جاتا ہے اب یہہ مٹا بھائیو!

کسی مت کے پھندے مین آنا نہ تُم
ہے دُنیا مین پھیلی دغا بھائیو!

سُدھارو ہر اک شہر و قصبہ کو تم
سما چین کر دو جا بجا بھائیو!

کہین کسلئے کیجئے ابھمان ہم؟
کہ دو دن مین ہون گے فنا بھائیو!

جو سوامی دیانند پیدا ہوئے
تو پھر وید مت یہ چلا بھائیو!

کوئی اور بن جائیگا لیکھرام
کرو تم نہ شور و بُکا بھائیو!

کرو وید ودیا کا پرچار خوب
یہہ ہے تم سے عرضِ فدا بھائیو!

نظم

دُکھ بھری کہانی بیواؤن کی زبانی

اگر تم شادیان دو دو ہمین ترساؤ اے رنڈوو!
روا کس مذہب و ملت مین ہی تم بتلاؤ اے رنڈوو

کماروں کو نہین ملتی کماری قیمتاً بھی اب
بہت دُختر فروشی کو نہ اب پھیلاؤ اے رنڈوو!

بتاؤ تم مین کیا خوبی ہے اور ہم مین بدی کیا ہے
کہ تم تو عیش بھوگو اور ہمین ترپاؤ اے رنڈوو!

کوئی راجہ کوئی حاکم ذرا انصاف فرما کر
تمہاری بھر کے دریا مین ڈبو دی ناؤ اے رنڈوو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہین ترمیم اور تنسیخ کی کچھہ تجھہ مین گنجایش
اکھنڈت ایشوری پرمان ہے وید مقدس تو!

ترے نیچے ہین منطق فلسفہ سائنس دنیا مین
بہت ہی انکار کہتا دھیان ہے وید مقدس تو

کرائے چرخ پرشادی کسی انسان کی تو کون ہے
بھلا کیا جھوٹ کا طوفان ہے وید مقدس تو!

بنائی تو نے ہین سب ڈارون کی تھواریان جھوٹی
نہایت ہی مکمل گیان ہے وید مقدس تو!

نہ پہونچے ہربرٹ اور ہکسلے اور بریڈلا تجھہ تک
رہا ان عظیم الشان ہے، وید مقدس تو!

عرب امریکہ - یوروپ سب رہی ہین خوشہ چین تیرے
سبھی ودیاؤن کی اک کان ہے، وید مقدس تو!

یہودی پارسی مذہب کا دزدی یہ کہین کیونکر
نہین انجیل اور قرآن ہے وید مقدس تو!

ترے احکام کی تعمیل سے ہون منحرف کیونکر
کہ ملک دھرم کا سلطان ہے وید مقدس تو!

فدا سر و سو اپنا کر گئے وہ تیری رکھشا مین
شری سوامی کی پیاری جان ہے وید مقدس تو!

غزل

آریہ مسافر جالندہر شہر — ماہ نومبر ۱۸۹۹ء

ہماری عقل کا پرماتما! تو رہبر ہو
ہمارا دل بھی امر! تیرے گیان کا گھر ہو

ہمارا چت بھی جو مشغول یاد ایشور ہو
تو ایک دم کو بھی حیران ہو نہ مضطر ہو

جو یم نیم ہون طبیعت مین اپنی جلوہ نما
تو کام کرودھ بھی پھر دل سے کیون نہ باہر ہو

جو پوجنے لگین چیتن کی جگہہ ہم جڑ کو
تو پھر بتائیے ایشور کا دھیان کیونکر ہو؟

وہی بشر ہے کہ نزدیک جسکی عالم مین
سوائے دھرم کوئی چیز بھی نہ بہتر ہو

جگت پتی کی عدالت مین منصفی ہے مدام
کرین جو ظلم نہ کیون حال اون کا ابتر ہو

عبث بھٹکتا ہے کاشی مین اور متھرا مین
پھرین تلاش مین کیون جب وہ دل کے اندر ہو

کرین جو یوگ سمادھی کا آپ کچھہ ابھیاس
تو کیون خیال نہ اب جمال دلبر ہو

مثال سوامی کے بھارت مین کوئی پیدا
زمانے بھر مین ست اپدیش جس کا در در ہو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نبی کیسا وہ شادی جسنے کی نو سالہ لڑکی سے
مسلمانو انہین اس کا ذرا تم دھیان کرتے ہو

کہانی اور قصے جب بھرے انمین سراسر ہین
نہین معلوم پھر کیون قصۂ قرآن کرتے ہو

روا رکھو نہ ہرگز عقد تم بھائی کی دختر سے
کہ بد اخلاق اور کمزوریون سنتان کرتے ہو

کوئی معقول کیتی دو کہ ہے قرآن الہامی
دلائل ہین لچر وہ جن سے اطمینان کرتے ہو

نہ ہے شق القمر ممکن نہ ہے معراج کا امکان
غضب کرتے ہو برپا جھوٹ کا طوفان کرتے ہو

رکھا قتل بہائم کا ہے تمنے نام قربانی
نہین اے دوستو! تم جان کو قربان کرتے ہو

بھلا یہہ بھی کوئی انصاف کی ہے بات بتلاؤ؟
گنہہ کرتے ہو خود اور شکوۂ شیطان کرتے ہو

بہت آیت ہین ایسی جھوٹ کی جن مین اجازت ہے
یہ جاتے ہو مجرم دور کیا بہتان کرتے ہو

منات و لات و اسود کی نہ پوجا تم سے چھوٹیگی
نہین جبتک کہ تم تحصیل وید گیان کرتے ہو

فریب و مکر اوس کی ذات مین داخل کیا تم نے
صریحاً دیکھہ لو اللہ کا تم اپمان کرتے ہو

یہہ اوٹھنا بیٹھنا مسجد مین ہی بیفائدہ مترو!
نہین کیون یاد اوسکی ہر جگہہ ہر آن کرتے ہو

پئے تردید قرآن تو فدا تنہا ہی کافی ہے
محقق فاضلون کو کسلئے حیران کرتے ہو

غزل

وہ لیلے گود گردِ گل کو جیسے ستان ہو مترو!
نہ بھولے سے کسی بچہ کی جانب دھیان ہو مترو!

کرو اب عقدِ ثانی اور نہ تم اولاد کو پیدا
تمہارے پاس جو کچھہ بھی ہے وہ سب دان دو مترو!

یہان پر سینکڑون بالک تمہاری نام لیوا ہین
اوسے ہے موت کا کھٹکا جو اک انسان ہے مترو!

اسی کے عشق مین مضطر ہوا اے نوجوانو! تم
اسی مطلوب کے غم مین نچھاور جان ہو مترو!

اسی جانِ جہان پر شیفتہ ہر وقت تم رہنا
اسی دلبر پہ اب تو زندگی قربان ہو مترو

بنے ہین دیش کے نیچے پشو وہ یقین ہو جس سے
ستنش کی شکل کا یہہ مجمعِ حیوان ہو مترو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بمثال شہر و تو سنگر کرو بدہواؤن سے شادی | تمہین دھکار ہے اب بھی جو تم کھبرا دو ای رنڈوو!
ہمارے اختیارات انکو ہم کو سب عنایت ہون | حقوق اتنے جو چھینے تھے ہمین لوٹا دو ای رنڈوو!
تمہارے گھر کی رانڈین بھاگتی و بچار کرتی ہین | ہوئی جاتی ہے تو ہمارت اب بھی کچھ شرما دو ای رنڈوو
ہزارون خاندان مٹتی ہین بے اولاد ہو ہو کے | کرو وہ کام جس مین پھر نہ تم پچھتاؤ ای رنڈوو!
کرو دو چار شادی بال بدہواؤن سے تم فوراً | تمہاری قوم پر جس سے پڑی ہر بھاؤ ای رنڈوو!
تمھین سینہ پہ کھو گئے ہماری مرہم الفت | کیئے تیغ ستم کے ہین تمہین نے گھاؤ ای رنڈوو!

فدا اب نے چین رہتا ہی ہماری دیکھکر حالت
وہان چلکر دو سے تسکین کچھ دے آؤ ای رنڈوو!

دیگر

بھارت کا ردی حال ہے تم اسکو بناؤ | اس کام مین من دھن سی بہت زور لگاؤ
ہے آپ ودیا دیش کی ان روزون نکمی | گر اسکو سدھارو تو ہون نیک کراؤ
ہر کام مین انصاف رکھو مد نظر تم | اے مترا کسی وقت کسیکو نہ ستاؤ
جائے نہ کبھی دیش سے یہ ماتری بھاشا | کھولو کوئی کالج کوئی ودیالہ بناؤ
تم پریم کا برتاؤ ہر اک کام مین رکھو | آپس مین نفاق آج جو ہی اسکو مٹاؤ
اورون کی پرستش سے رہو کرتے تنفر | ایشور کی طرف اپنی رچی خوب بڑھاؤ
دنیا کے تو یہہ کام چلے جاتے ہین نشدان | ست دھرم کے پرچار مین دل اپنا لگاؤ

ہے سب سے فدا وہر مین اک دھرم ہی کا تم
باقی جو او ستھا ہے اوسی اس مین لگاؤ

اخبار مسافر آگرہ | **غزل** | ۱۵ جون ۱۹۰۸ع

پیار کرتے ہو لا کھون ذبح تم حیوان کرتے ہو[۱] | کہ نرگاوان کا گھی دودھ کا نقصان کرتے ہو

۱- آریہ سماج اور رشی دیانند پر جس [illegible] کا اعتراض بھی اس غزل مین درج

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اگر تم پاک طینت پاک دل نجبا ای مردو — تو کرنا چھوڑ دین گی وہ حجاب آہستہ آہستہ

جوان تو کر نہین سکتا وہ پیرونکو فدا ہرگز
او نہین مکار کرتا ہے خضاب آہستہ آہستہ

غزل

حد سے زیادہ جن کو ہوا لوبھ دھن کے ساتھ — دُنیا سے وہ گئے غم و رنج و محن کے ساتھ

بُلبل کو عشق ہوتا ہے جتنا چمن کے ساتھ — سادھو کو پریم ہے وہی دشت اور بن کے ساتھ

سچّی پریتی جنکو ہی اپنے وطن کے ساتھ — کپڑا ودیشی چھو نہین سکتے وہ تن کے ساتھ

ہندوستانی رہتے ہین کیسی پھبن کے ساتھ — پتلون و کوٹ پہننے لگے پیرہن کے ساتھ

مثلِ ہزار رہتا ہے ہر وقت شیفتہ — جس نے لگایا دل کو ہے قومی چمن کے ساتھ

جاہل کو پوچھتا نہین کوئی جہان مین — انسان کی قدر جو ہے وہ ہے علم و فن کے ساتھ

ایشور سے دونون وقت یہ کرتا ہون پرارتھنا — کٹ جائے زندگی مری اچھے چلن کے ساتھ

ظاہر کے نیاگ سے نہین ہوتا ہی کچھ حصول — جتنے تعلّقات ہین سب ہین وہ من کے ساتھ

آئے سرا دہر مین ہین چند روز کو — جیون کو کیا وتیت کرین بانکپن کے ساتھ

جو ہرشی کو بکتے ہین گالی تو بکنے دو — بہکی ہوئی وہ باتین ہین دیوانہ پن کے ساتھ

ہرگز عروسِ مرگ سے ہون گے نہین جُدا — اک روز ایسے پیٹین گے ہم اس دُلہن کے ساتھ

کانٹا سا کر دیا ہمین خوفِ معاد نے — کیا دوستی کرین کسی غنچہ دہن کے ساتھ

بھولا نہ عُمر بھر تو ہوا شوق یوگ کا — شمشان مین جلیگا چتا پر یہ تن کے ساتھ

فسق و فجور لکھنا مین کرتا نہین پسند — یہہ اختلاف ہے مرا اہلِ سخن کے ساتھ

لاریب بُت پرستی کو کہتا ہون مین بُرا — جھگڑا نہین ہے کوئی مرا برہمن کے ساتھ

عارف کی آنکھ سے نہین پوشیدہ وہ خدا — نفرت اُسے نہین کبھی زاغ و زغن کے ساتھ

یوگی کو دُنیا دارون کے ملنے سے کیا غرض؟ — اوس کا ہنسی مذاق ہے شیر اور ہرن کے ساتھ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جلا رکھا ہے سب سنسار کو وہ بھچار اگنی نے
کہین تو ہر تجربہ کا بھی کچھہ ساماں ہو مترو!

نئی نسلین بڑھانیکا نہین ہرگز زمانہ ہے
کرو اندری دمن اپنی جو تمکو گیان ہو مترو!

مصیبت دیش پر اور دھرم پر چھا رہی اتنی
مگر تمکو خیال عیش ہی ہر آن ہو مترو

خوشی سے بستر راحت پہ تم ہر دم رہو لیٹے
تمھارے ملک کا اس طرح سے اپمان ہو مترو

چلے اچھی طرح گر یہہ عظیم الشان ودیالے
تو کچھہ روز دون مین بھارت رشک انگلستان ہو مترو

اگر گرو کل پہ ہم سرو سو کو اپنے **فدا** کردین
ہمارا بھی وطن ہم پلہ جاپان ہو مترو!

ردیف ہ

غزل

مٹا دیتی ہے یہہ خانہ خراب آہستہ آہستہ
بہت نقصان کرتی ہے شراب آہستہ آہستہ

جو ہو میخوار وہ عیاش ہو جاتا کسی دن ہے
ضروری کھانے لگتا ہے کباب آہستہ آہستہ

جو اوباشی ہین کرتے دفعتہً وہ ہوئے ہین بوڑھے
نہین اون سے جدا ہوتا شباب آہستہ آہستہ

اگر اسلامی عیسائی اسے ہر سال پہین گے
تو تجہہ قوم کا سب کہدیگا آب آہستہ آہستہ

ہزارون لعل کی ہر ماہ جب اسمین کمی ہوگی
کریگا گنج خالی یہہ حساب آہستہ آہستہ

جو پھیلاتے رہے لیڈر سچائی وید اقدس کی
ہر اک مت مان لیگا یہ کتاب آہستہ آہستہ

رفاہِ عام ہو سکتا نہین یکلخت ہرگز بھی
سدا اصلاح ہوتی ہے جناب آہستہ آہستہ

گنہ آلودہ فعلون مین تو پھنس جاتے ہین ہم فوراً
ہمیشہ ہوتا ہے کار ثواب آہستہ آہستہ

شفاعت اولیا و انبیا کی کچھہ نہین کرتی
کہ ملتا بھوگنے سے ہے عذاب آہستہ آہستہ

بجاے آب باؤ دیکھا جب راہِ مذاہب مین
مسافر کو کھلا حال سراب آہستہ آہستہ

گنا ہین کون سی ہین وہ نہین جن کا ملا اثر
دئے جاتے ہین ہر اک کے جواب آہستہ آہستہ

ترقی پوری جب ہو جائیگی تعلیم نسوان کی
الگ عورات سے ہوگا نقاب آہستہ آہستہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہہ بھی تو کہتے ہین گے عیسائی مسلمان ہو کر
ہنس بھکشوں کی فدا اور بھی کثرت ہوگی

رسالہ نوجوان

غزل

۱۵ ستمبر ۱۹۱۰ع

بچنا نگاہِ عورت سے تیر ہے تو یہہ ہے — دم بھر مین دل کو کرتا تسخیر ہے تو یہہ ہے
اپنے ہی ہاتھون کرنا اپنی فنا جوانی — ناقابلِ معافی تقصیر ہے تو یہہ ہے
مردانگی کا جوہر اس طرح ضائع کرنا — شرمندہ کرنیوالی تحقیر ہے تو یہہ ہے
رہبانیت کی مورت کو کس طرح نہ پوجون — گر لایقِ پرستش تصویر ہے تو یہہ ہے
عصمت پہ اپنی دھبہ پڑنے نہ دینا ہرگز! — حمد و ثنا کو شایان توقیر ہے تو یہہ ہے
صحبت بُری نہ بیٹھو دیکھو نہ بد کتابین — اخلاق سیکھنے کی تدبیر ہے تو یہہ ہے
دکھلاؤ بہ تجربہ کے وصف لیکچرار وا — کہنی مسرت آگین تقریر ہے تو یہہ ہے
کوئی غزل نہ پڑھنا تم عاشقانہ ہرگز — شہوت کے قیدیونکی زنجیر ہے تو یہہ ہے
مضمون جتنے لکھو رکشک شباب کے ہون — ناول نویسو دلکش تحریر ہے تو یہہ ہے
گروکل مین کانگڑی کے دیتے نہین ہو بچے — بننے مین اون کے انسان تاخیر ہے تو یہہ ہے
معمار ہو تجرد کا اسکو چھُنے والا — قصرِ بدن کی گر کچہہ تعمیر ہے تو یہہ ہے
ادباشو! مار ڈالے گا احتلام تمکو — ناپاک خواب کی بس تعبیر ہے تو یہہ ہے
روشن مقام ہو وہ یہہ جسجگہہ پہ جائے — مہرِ شباب کی بس تنویر ہے تو یہہ ہے
ابرو سے ہو نہ جانا گھائل کسی کے ہمترو! — تیغ دو دم سے بڑھکر شمشیر ہے تو یہہ ہے
کام اندریون کو کرو اپنی تم اپنے وش مین — دنیا مین چیز کوئی اکسیر ہے تو یہہ ہے
ترنم جو بعد مُردن کوئی ہُوا وہ ہم ہین — کہتے ہین جسکو یاور تقدیر ہے تو یہہ ہے
لب کالے اور پیلے رخسار ہو چکے ہین — عاداتِ بد کی خفیہ تعزیر ہے تو یہہ ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صدمہ اوٹھانا ان سے پڑے گا دمِ خزان ۔۔۔ دلچسپی کیا ہو نسترن و یاسمن کے ساتھ

جھگڑے سبھا سدون کے بہت ہین یا فدا!
رکھو نہ تم لگاو کسی انجمن کے ساتھ

ردیف (ی)

غزل

[illegible] یتیمان ۲۲ اگست ۱۹۰۶ء

اناتھ رکھشک

گر یتیمون پہ نہین چشمِ عنایت ہوگی ۔۔۔ چند ہی روز مین بربادیٔ بھارت ہوگی

یہہ نہالانِ چمن ہونگے اگر یون پامال ۔۔۔ گلشنِ دہر کی پھر اور ہی رنگت ہوگی

بارور ہونگے کسی روز یہہ پودے پھل کر ۔۔۔ نادرانہ اگر اب آپ کی شفقت ہوگی

گھات مین ان کے ہین گلچین و خزان دونون لگے ۔۔۔ آپ سینچین گے اگر ان مین طراوت ہوگی

کیا غضب ہے کہ اناتھون کو تو ٹکڑا نہ ملے ۔۔۔ آپ کے بچون کو لیکن وہی عشرت ہوگی

یہی بجلی جو کڑکتی رہی کچھ دن اور ہم ۔۔۔ نیست و نابود جہان سے یہ جماعت ہوگی

زلزلے ہین یہہ انہین قحط نہ سمجھو مترو! ۔۔۔ بس شکستہ ابھی نیشن کی عمارت ہوگی

لعل جاتے ہین خزانے سے ہزارون نکلے ۔۔۔ آپ کی پونجی یہہ شاید تو نہین غارت ہوگی؟

خاص اسی واسطے نیچر نے بنائی ہین جیس ۔۔۔ کہ پر اُپکار ہین کچھ اُن کی طبیعت ہوگی

دستِ مادر سے چھٹے لختِ جگر جاتے ہین ۔۔۔ کہئیے کس کام کی پھر آپ کی دولت ہوگی

حسبِ مقدور کبھی امداد کرین گے نہ اگر ۔۔۔ آپ کے ذمے ہزارون کی ہلاکت ہوگی

اپنے بچون کو کبھی دیکھو جو بھوکا پیاسا ۔۔۔ غور کر لیجیے کیا آپ کی حالت ہوگی؟

بے خبر حالِ یتیمان سے ہو کیون اے رئیس ۔۔۔ یہہ ہمیشہ تو نہین آپ کی حشمت ہوگی

گم کسی طرح سے ہوگا نہ کبھی کوئی یتیم ۔۔۔ اس اہم کام مین گر سب کی شراکت ہوگی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

غزل

آریہ سماچار میرٹھ ۵ مئی ۱۹۰۰ء

الہام سے ثابت جو مسلمان نکرین گے
کچھ اہلِ خرد و نعتِ قرآن نکرین گے

آبرو جو بصورتِ حیوان نکرین گے
کیون دیش اُنتی کا وہ سامان نکرین گے

ہم مادّی اشیاء سے ہین برداشتہ خاطر
خالق کی عوض اُلفتِ انسان نکرین گے

لے آریہ پرشون نے گروکل کئے قائم
اے آریہ ورت ! اب تجھے ویران نکرین گے

ہے عشقِ حقیقی ہمین جنگل سے غرض کیا؟
مجنون کی طرح چاک گریبان نکرین گے

ست دھرم کی رکشا ہمین اب مدِّنظر ہے
ہم جان کے جانیکا بھی ارمان نکرین گے

سچّی جو خوشی ہے وہ کبھی ہوگی نہ حاصل
دیدون پہ توجہ جو سب انسان نکرین گے

ہم لاکھ گروکل کی ضرورت کرین ثابت
ہٹ دھرمی جو ہون گے وہ کبھی ہان نکرین گے

خود پادری و مولوی ہین آریہ بنتے
بس اب ہمین عیسائی مُسلمان نکرین گے

بس چھوڑ چکے زلفِ چلیپا کی محبّت
اب اپنی طبیعت کو پریشان نکرین گے

ہم دیکھ چکے ہین جو حقیقت مین مزہ ہے
اب بند کبھی دیدۂ عرفان نکرین گے

وہ طرزِ سخن اپنی فدا ہمنے بدل دی
برپا کبھی اب جھوٹ کا طوفان نکرینگے

غزل

آریہ سماچار میرٹھ مئی سنہ ۱۹۰۶ء

نربھئی شکتی کے سوا ہمکو سہارا کیا ہے؟
اے اَمر! دیکھ کہ اب حال ہمارا کیا ہے؟

پُنیہ کرنا ہو جو کچھ بھیجو اناتھ آلے مین
دان کا اس سے بھلا اور طریقہ کیا ہے؟

ہے کہین بزمِ طرب اور کہین بزمِ عزا
رتجگا ہے کہین ماتم یہ تماشا کیا ہے؟

لیکھرام اب نہ رہے اور نہ پنڈت گرودت
کیا بتائین کہ ہمین رنج و الم کیا کیا ہے؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شاگردی تجرّد کر لی فدا نے اب تو
اوستاد ہے تو ہے اور پیر ہے تو ہے

دیگر ستمبر ۱۹۰۷ء
رسالہ نوجوان

جنون سے دیکھنے کے واسطے جو ہر گھڑی ترسے
روان نزلہ کا پانی رہتا ہے اوس دیدۂ تر سے

گرے برقِ الم کیونکر اونپر ابرِ غم برسے
رہا کرتے ہیں گھائل جو خدنگِ نازِ دلبر سے

جنھیں ہے جھانکنے کی خو کبھی پردہ در سے
انہیں ذلّت کا اپنی ہی عبث شکوہ مقدّر سے

مرے ارمان سب بیتاب ہیں مرغان بے پر سے
کہو صیاد سے پنجرہ اوٹھا لے ان کے سر پر سے

ارے جذباتِ بد! نکلو مری سینہ کے اندر سے
اوچھلتے کودتے رہتے ہو تم ہر وقت بندر سے

اگر تلوار سے کاٹے کوئی حاضر ہیں ہم سر سے
ہری جھڑوا کے بیٹھیں گے فدا ہم ہی ہمسر سے

غزل
رسالہ آریہ [illegible] ماہ جون ۱۹۰۷ء

رتو گمن کا اصول

بقائے نسلِ انسان کے لئے پتنی سماگم ہے
جو حفظِ نفس کی خاطر کرے بالکل بہنگم ہے

ہمارے نوجوانوں نے ہے روغن کھو دیا سارا
چراغ زندگانی جل رہا یون آج مدھم ہے

یہی تو دین و دنیا کی ترقی کا ذریعہ ہے
منی کو جو کرے برباد وہ نالائقِ آدم ہے

اسی سے اونٹ ہیں پل ہے اسی سے شیر میں قوت
اسی سے جست بندر میں ہرن میں طاقتِ رم ہے

نہایت قیمتی خوراک کھانا پھر حماقت ہے
خیال اس کی حفاظت کا نہیں لیکن ہر دم ہے

فدا نے سمجھا جب سے ہوا اس راز کا محرم
بہت مسرور ہے دل ہیں نہایت شاد و خرم ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دیا پرماتما نے ہو کہ پرکاش وید ودیا کو　　پھرین کرتے ہوے اپدیش گھر گھر آریہ بھائی
جو اپنا نشی امر ہے ہی پرستش لازمی اوسکی　　نہ پوچین بھول کر بھی ایٹ پتھر آریہ بھائی
صداقت کو نہ تم چھوڑو سچائی سے نہ منہہ موڑو!　　پھرین ہر ملک مین بخوف بے ڈر آریہ بھائی

کبھی ہمکو **فدا** یہہ بھی میسر دیکھنا ہوگا؟
لگائین یورپ امریکہ مین چکر آریہ بھائی

آریہ سماچار میرٹھ　**دیگر**　سمت ۱۹۵۶ بکرمی

فقط گن کرم کو اچھا بتاے جسکا جی چاہے　　کھلا شدھی کا دروازہ ہے آئے جسکا جی چاہے
یہی چیلنج دیتے ہین سماجون مین ہر اکچا ہم　　ہمارے پاس سے سنشے مٹائے جسکا جی چاہے
قرانی ہو کرانی ہو کہ ہندو دھرم والا ہو　　سچائی اپنے مذہب کی دکھائے جسکا جی چاہے
شرادھ اور موتی پوجا نہ ثابت ہونگے ویدونسے　　کھڑا ویدی پہ ہو کر غل مچاے جسکا جی چاہے
صداقت اونکی ہے موجود ہر اک ملک کے دل مین　　حسد سے ویدونکو جھوٹا بتائے جسکا جی چاہے
دیئے کاشی مین وگیاپن کہ پنڈت کوئی ویدونمین　　کہین اثر تو مورتی پوجا دکھائے جسکا جی چاہے
سچائی خود بخود کہدیگی کسکا بول بالا ہے　　ذرا قرآن سے ویدون کو ملائے جسکا جی چاہے
نہ ست اپدیش کرنے سے کبھی ہم باز آینگے　　ہمین دل کھول کر گالی سنائے جسکا جی چاہے
کئی نوٹس دیئے تھے ہمنے بھارت دھرم منڈل کو　　کہ اون سب مین سے آکر لب ہلائے جسکا جی چاہے

نہین پہونچیگی ہانی آریہ پرشون کو ہرگز بھی
فدا چاہو وہ ہزار اب پھر لڑائی جسکا جی چاہے

آریہ سماچار میرٹھ　**وادرا**　بہادون وکنور سمت ۱۹۵۷ ب

کہان ہے وہ مہرشی جو بھارت نواسیونکو جگا گیا ہے　　نہین جو اوٹھتے تھے خواب غفلت سے اونکو آکے جگا گیا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ قبیلہ یہ زر و مال یہ یہ شان و شوکت … ان مین بتلائے کوئی ہم سے کہ اپنا کیا ہے؟

آگلے اتہاس سے بھارت کے ملا کر دیکھو! … آریہ ورت کی کیا شکل ہے نقشہ کیا ہے؟

آگیا ہے جو شِشر تیری شرن مین ایشور! … اوس کی آنکھون مین بھلا دولت و دنیا کیا ہے؟

بھارمک ہے جو ششر ہے وہی فخر عالم … جو دل و جان سے نہو دھرم کا شیدا کیا ہے؟

سائنا چاریہ نے اور مہیدھر نے فدا! … وید کے بھاش کو دیکھو تو بگاڑا کیا ہے؟

چاہتا ہون کہ کرون قطع تعلق سب سے
پوچھتے کیا ہو فدا! میرا ارادہ کیا ہے؟

غزل
آریہ سماج میرٹھ مئی سنہ ۱۹۰۰ع

خدا کی آگے شرن جس کسی نے لی ہوگی … کبھی نہ اوس کو کسی چیز کی کمی ہوگی

پئین گے ویدون سے ہم جام معرفت بھر کر … مزا اُڑائین گے جس وقت بیخودی ہوگی

نہ پائی لوگون نے گر سنسکرت کی تعلیم … تو آریہ ورت کی حالت بہت ردی ہوگی

ہوا ہے پورا نہین گو لیکھرام فنڈ ابتک … بتاؤ اور بھی کیا پست ہمتی ہوگی؟

نہ لیکھرام ہی قائم ہے ایشٹ ہے گرودت … کسی کی ہم سے بھی تقدیر کیا بُری ہوگی؟

سناتنی نہین دیتے ہمین کوئی پرمان … خیال ہے یہہ اُنہین مفت مین ہنسی ہوگی

پڑے ہین سوکھے نہالانِ گلشنِ بھارت … وہ دن بھی ہوگا شگفتہ کلی کلی ہوگی؟

سُنین گے ہم جو گروکل کو ہوگیا جاری … ہماری طبع کو بے انتہا خوشی ہوگی

کیا ہے بھاش غلط سائن و مہیدھر نے
فدا! نہ سُقم سے تحریر وہ بری ہوگی

آریہ سماج میرٹھ (دیگر) اگست سنہ ۱۹۰۰ع

کرین دھن سب ایشور کا ملکر آریہ بھائی … کہ آنند اور دل مین ہو مگن ہر آریہ بھائی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پھنسا ہے جرم نہیں چھوٹتا مجرم ہی نہیں
اے زناکار! وہ سچی ہے عدالت تیری
تو وہ بیدار ہے ہشیار ہے جگدیش مرے
ہو نہیں سکتی کسی وقت بھی غفلت تیری

مہرشی سوامی دیانند سے یوگی ہیں کہاں
اے فدا! تو نہ ملا گردشِ قسمت تیری

"آریہ سنتان ادھوگتی"

آریہ دھرم کی سنتان ہوا کیا تجھکو؟
شان بھارت کی مٹاتی ہے یہ غفلت تیری
دردِ شا ایسی زمانے میں ہوئی ہے تیری
سر اوٹھانے نہیں دیتی ہے ندامت تیری
داستان رنج بھری تیری کہیں ہم کس سے
کوئی ایسا ہی نہیں سُن لے حکایت تیری
کون ایسا ہے کرے چشمِ عنایت تجھپر؟
کون ہے اب جو کرے آ کے حفاظت تیری
کون ہے وہ جو نہ بدنام تجھے ہونے دے؟
کون ہے وہ جو ذرا تھام لے عزت تیری
کون ہے وہ جو ذرا تجکو دلاسا اب دے؟
کون ہے وہ جو ذرا باندھ دے ہمت تیری
کون ہے وہ جو بنے تیرا سہایک آ کر؟
کون ہے وہ جو کرے آ کے حمایت تیری
رونا آتا ہے ہمیں دیکھہ کے حالت تیری
ہم سے دیکھی نہیں جاتی ہے مصیبت تیری
کھو گئی ہائے کہاں سطوت و شوکت تیری
شش جہت میں جو تھی پھیلی ہوئی شہرت تیری
تیری عظمت کا زمانہ میں تھا چرچا ہر سو
ہر زبان پر ہی رہا کرتی تھی مدحت تیری
تھی فضیلت کی تری دھوم مچی عالم میں
آسمان سے بھی زبردست تھی رفعت تیری

سب پہ ماں باپ سے بڑھکر تھی جو شفقت تیری
ساری مشکور عنایات تھی خلقت تیری

رسالہ نوجوان (تازہ غزل) اکتوبر ۱۹۱۶ء

چھڑواؤں دشمنی بھائی ٹپرانے حبیب سے
جنگ و جدل کروں میں دلِ بد نصیب سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہ کچھہ خبر ہم کو وید کی تہی نہ سرشٹی کرتا کے بھید کی تہی
دیا اوسی کی ہوئی یہہ ہمپر جو وید ہمکو پڑھا گیا ہے
ریاضِ بھارت مین گل کھلا تھا وہ تحفۂ قدرت سے اک ملا تہا
خزان کے جھونکے بُرا ہو تیرا تو آکے اوسکو سکھا گیا ہے
نہین خبر دھرم کی تہی ہمکو نہین خبر کرم کی تہی ہمکو
بڑا ہے احسان مہرشی کا جو ست مارگ بتا گیا ہے
ہزارون انسان ناستک تھے ہزارون تھے بُت پرست پہلے
فدا جو پاکھنڈ تھے جگت کے وہ سبکے دل سے مٹا گیا ہے

غزل

پا گیا جو کوئی ویدون سے حقیقت تیری — اوسکے دل سے نہین جاتی ہے محبت تیری
تیرا ملنا نہین آسان ہے کچھہ اے ایشور! — ایک سادہن سے نظر آتی ہے صورت تیری
اہلِ دُنیا کے لئے سب ہے مُہیا اسباب — دیدی ہر چیز ہمین کتنی ہے رحمت تیری
کیون یہہ جاتے ہین جگت تہ جی یا متھرا جی؟ — کیا وہان مندرین رکھی ہی زیارت تیری
جو کیا اس کا نتیجہ ہی ملے گا ہمکو — کام کچھہ دیگی نہین رام شفاعت تیری
راگ اور دویش جو مٹ جائین تو ہین تجھسے ملون؟ — بار ہے اب دلِ مشتاق پہ فرقت تیری
آنکھہ بینا ہے وہی جسکو نظارا ہے ترا — دل ہے آئینہ وہی جس مین ہے اُلفت تیری

اے فدا گوشہ نشینی کا ہوا شوق یہ کیون؟
کس طرف ہو گئی مائل یہ طبیعت تیری؟

دیگر

ناستک ہونگے جو کرتے ہین شکایت تیری — آریہ دھرم کو کرتا ہے اطاعت تیری
سرو و پاک ہون ہین کوئی مرا خاص مقام — صاف ویدون مین یہہ آئی ہے ہدایت تیری

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ذلیل و خوار کیا انقلاب عالم نے
کبھی تو آنکھ کے تارے تھے باپ ماں کیلئے

شکم ہمارا نہیں ایک وقت بھی بھرتا
قضا بھی آتی نہیں جسم ناتواں کیلئے

ہمارے واسطے گو ہو نہ - پر ہیں دام بہت
الائچی و سپاری و عطر دہاں کیلئے

ادسی کا نصف کرو خرچ تم یتیموں میں
جو ماہوار ہو کرتے ملازماں کیلئے

جو رو کبھی سو کبھی ہو باسی ہو بھوک میں دیدو
مزا ہمیں نہیں کچھ چاہتا زباں کیلئے

بناؤ دستی سی گاڑھے کی دھوتیاں ہمکو
سوال اپنا نہیں پوشش گراں کیلئے

سہاتا سے یتیموں کی منہہ نہ موڑو تم
یہی ہے نیک کمائی یہاں وہاں کیلئے

مناسب اس سے زیادہ ہی کون سا موقع
سکوڑا تم نے یہہ دست کرم کہاں کیلئے

فقط وہ بندہ نواز و غریب پرور ہے
رقم نکالے جو امداد بیکساں کیلئے

غزل
سُدھار

بابتہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۶ء

جہاں آب سا ہے زندگانی بھروسا اس کا نہ ایکدم ہے
تو بھائیو نہیں لڑائی جھگڑا ہمیشہ کا کسلئے بہم ہے

جو بھیشم ارجن سے بھی بہادر یہاں سے جا کر وہاں ہی ہیں
الٰہی کیسے دلاوروں سے بسی ہوئی کشور عدم ہے

کہیں تو دولہا سجا کھڑا ہے کہیں جنازہ اٹھا ہوا ہے
کہیں تو فرط سرور بہجت کہیں وفور غم و الم ہے

بہار ہے جس چمن میں آئی خزاں کا اسکو ہی خوف لازم
جو آج ہے کچھ خوشی میسر تو کل کو حاصل ضرور غم ہے

پتہ کسیکو نہیں ہے تیرا بھٹکتے پھرتے ہیں جستجو میں
کوئی کلیسا کو جا رہا ہے کوئی روانہ سوئے حرم ہے

سنو ہے پھرتی رہی صدا یہ کیسی سر تربت سکندر
تمہاری پہلی سی شان و شوکت کہاں وہ اب شاہ جم حشم ہے

بھلا یہ ممکن ہے کس طرح پر کسیکو آزار ہم سے پہنچے
ہمارے مذہب میں چیونٹی پر روا ذرا سا نہیں ستم ہے

ہیں قبر تاریک میں اکیلے پڑے جو شاہ شہاں کبھی تھے
نہ ساتھ انکے ہی فوج و لشکر نہ پاس اب حلقہ خدم ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مین ہون نگارِ خلوتِ صحرا کا آشنا
کھٹکا کا ہتون کا مجکو نہ ڈر ہے رقیب سے

کمزوری کی دوا تو فقط احتیاط ہے
ہوگی نہین شفا ہسے دستِ طبیب سے

عادات بد خریدتے ہین خود ہی بیشتر
کہتے ہین پہر مرض یہہ ملا ہے نصیب سے

جو بے خبر اصولِ تناسل سے ہوگیا
بڑہکر ہے کون آدمی اوس خوش نصیب سے

پشوون مین ہے زلو گمن انسانون مین نہین
دکہلائی دے رہے ہین نظارے عجیب سے

ویسے ہی بچے ہون گے کہ جیسے ہین والدین
ماتا پتا ہین اُن کو ہی بڑہکر ادیب سے

گرو گل کے چہاڑون کا تجربہ نہ کیون رہے
عورت نہین گذرتی کبہی بہی قریب سے

تعریف برہمچریہ کی ہم سے کوئی کرائے
گل کی صفت کو پوچہے کوئی عندلیب سے

وہ بہی شباب آتے ہی اوباش ہوگئے
بچپن مین اچھے تھے جو شریف و نجیب سے

اُسنے پڑہا یہ خطبۂ ضبطِ حواس گر
تکرار ہوگی برسرِ ممبر خطیب سے

وہ مبتلا ہے علتِ تنہائی مین فدا
پہر کر دکہائی دیتے ہین جنکے غریب سے

غزل
نالۂ یتیمان

بسنا ہے رنج ہمارے دلِ طپان کے لئے
دہن بہی وقف ہے یہہ نالہ و فغان کیلئے

ہمین تو رہتی ہے تشویش حفظِ جان کیلئے
تمہین ہے شوق ترقی عز و شان کیلئے

امیرو! تمکو مبارک کچوری پوری ہون
بھٹکتے پہرتے ہین ہمتو حصولِ نان کیلئے

اناتھون کو تو نہ کچا بہی کوٹھڑا ہو نصیب
تمہارے جھاڑ لگین رونق مکان کیلئے

چٹائی بہی نہ ہمین آ کے بیٹھنے کو ملے
منگاؤ کرسیان تم صحنِ بوستان کیلئے

بچاکے ہمسے تو رکھتے ہو مال و دولت کو
مگر لٹاتے ہو بزمِ طوائفان کے لئے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پھر چھوت چھات انہیں یارب کہاں سے آئی؟ — ہیں ایک خون والی ایک استخواں والے
تفریق قوم و مذہب ذات پات ان کی — آئے بڑے کہاں سے یہ کہاں پان والے؟
ثابت قدم رہا ہے حب وطن کے اندر — پرتاب سے بہادر کیسے تھے آن والے

اب تو مٹا دیا ہے قسمت کی گردشوں نے
ہم بھی فدا! کبھی تھے نام و نشان والے

اصلاح

رسالہ ہمدرد قوم میرٹھ ۱۵ اپریل ۱۹۰۸ء

دل اُسی کا نام ہے جو دل ترا گرویدہ ہے — ورنہ پہلو مین چھپا اک مضغۂ بوسیدہ ہے
آگیا سے تیری کھیتی دشت مین روئیدہ ہے — لے حفاظت کوہ پر ہر اک شجر بالیدہ ہے
لا تغیّر لا تنزّل ہے ترا حسن و جمال — تو ملا ہسکو حسینانِ جہان مین جس ہے
مادّی اشیاء کے نظّارے مین ہین محو ہین — اسلئے ان چشمِ ظاہر بین سے تو پوشیدہ ہے
گھومتی ہے پرتھوی (زمین) دن رات تیرے حکم سے — نور مہر و ماہ کے اندر ترا بخشیدہ ہے
تیرے ہاتھون نے بنائی پتیان مین پھول کی — خوبصورت اسلئے رنگِ گلِ خندیدہ ہے
جس طرف چاہے چلا (پون) تو عذر اسکو کچھہ نہین — دہر مین بادِ صبا آئی تری طلبیدہ ہے
دودھ جھٹ اُسکے لئے پستان مادر مین بھرا — جب کبھی دُنیا مین آیا بچّۂ نوزائیدہ ہے
من کو گر قابو مین کر لو دیوتا کہلاؤ گے — بات سیدھی ہے نہین کچھہ مسئلہ پیچیدہ ہے
باغ مین ہے اہتمام عقد خاتونِ بہار — ہان خوردہ لالہ ہے سوسن بھی مالیدہ ہے
سورگ اور مکتی کی جا تیرے نہ دیکھیگا کبھی — تیرا ہی عاشق بنیگا جو بشر فہمیدہ ہے
بھول کر دُنیائے فانی کو نہ سمجھیگا اَمر — جو بشر مرگ اعزّا کی مصیبت دیدہ ہے
فی البدیہہ اشعار یہہ فرمایشی لکھے گئے — اسلئے مصرع گسستہ[1] مین غزل ژولیدہ[2] ہے

۱ گسستہ یعنی ٹوٹا ہوا ۔ ۲ ژولیدہ یعنی اُلجھا ہوا ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو یار اسکے غذا ہو لانا خوشی سے دم ہو فدا ہی کہاتا
نہین ہے مقصود اوسکو لذت غرض فقط سیری شکم ہے

اخبار سرگرہ غزل ۸ جون سنہ ۱۹۰۸ع

دریغ چاہیے کرنا نہ جسم و جان کے لئے
جو کام آتے ہون بہبودی جہان کے لئے

بہار آئیگی کچھ دل مین خیر مقدم کو
جو شاخ گل! رہو طیار تم خزان کے لئے

خوشا نصیب اگر خون پینا چاہے کٹار
کرو بدن سے مدارات میہمان کے لئے

جو پاس آتا ہو رنج و الم فنا کر دو
جہان مین پیدا ہوئے تم ہو امتحان کے لئے

دلیرو! بڑھکے کرو ذبح یاس و حرمان کو
یہی تو وقت ہے جوشش بہادران کے لئے

خبر نہین تجھے کیا دیش بھگتی ہوتی ہے
تو مر رہا ہے عبث ناصحا! جنان کے لئے

دوبارہ پھوٹین گے اس کی نہین ہی کچھ پرواہ
تبر ہے تاک مین گر نخل بوستان کے لئے

جو لب کشا نہین ہوتا ہے دھرم رکشا کو
دہن فضول ہی ہوتا ہے وہ زبان کے لئے

ہلا سکے نہ کوئی میرے خانۂ دل کو
ہزارون آئین جو بھونچال اس مکان کے لئے

بچا کبھی نہ سکینگے وہ عزت اخوان
ہوس جو کرتے رہے اپنی عز و شان کے لئے

کرو نہ سستی کہ تم دیدے کے نگہبان ہو
تغافل اچھا نہین ہوتا پاسبان کے لئے

مصیبتون کی اگر دھجیان اڑانا ہے
جگر کو پیش کرو ناوک و سنان کے لئے

نہین جو کام نہ آئی یہہ بھائیون کے لئے
رکھین گے عمر دو روزہ کو پھر کہان کے لئے؟

نہاؤ قلزم حب برادران مین فدا
جو ڈھونڈھ چاہتے ہو موزش نہان کے لئے

رسالہ سیوک (دیگر) ماہ جون سنہ ۱۹۰۸ع

سوچین ذرا تو دل مین ہندوستان والے
در اصل مین یہہ ساری اک خاندان والے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دہلی و لکھنؤ والوں نے دیئے گو طعنے
پر قلم سے روشِ حضرتِ حالی نہ گئی

اے فدا! وہ نہیں مغلوب مخالف سے ہوا
ہاتھ سے جسکے کبھی تہمتِ عالی نہ گئی

دیگر

آریہ یتیم خانہ دہلی بابتہ ماہ مارچ ۱۹۰۸ء

یتیموں کا گیت

دیدنی آج ہماری ہے پریشان حالی
قحط کے دستِ تظلم نے ہے کی پامالی

اثر ابترا ہی اے قوم فقط باقی ہے
کوئی وارث نہ ہمارا ہے نہ کوئی والی

شدتِ گرسنگی سے ہے ہوا چہرہ زرد
آ رہی آنکھ سے ہے خونِ جگر کی لالی

جان دیدیں گے تڑپ کر یونہی ہم بے آئی
اے بزرگو! جو مصیبت نہ یہ سر سے ٹالی

اوس کی سنتان اسی طرح سے ہوتی ہے فنا
آفتیں ہوتی ہیں جس قوم پہ آنیوالی

حال جس ملک کا ایسا ہو ہمیشہ اوس پر
چھائی رہتی ہیں نحوست کی گھٹائیں کالی

جو اناتھوں کی حفاظت کے لئے ہو قربان
ایسے داتاؤں سے یہ دیش ہوا ہے خالی

اوس سے کوڑی نہیں خیرات کی ہوتی جسنے
قیمتی کھانے پہننے کی ہے عادت ڈالی

اس کا دل رہتا ہے بیچین ہماری خاطر
جسنے حالت ہے اناتھالے کی دیکھی بھالی

آپ نے چندہ جو بھیجا ہے تو احسان کیا
سال بھر آپ کی بخشش سے ہی روٹی کھا لی

سینکڑوں دین یہاں پلتے ہیں اور پڑھتے ہیں
اسکو ہر وقت ہی رہتی ہے ضرورت مالی

وائے جس قوم کے بالک یوں تڑپتے ہونگے
اوسکے افراد میں عیاشی و بدافعالی

اندھے محتاجوں کی امداد ہے لازم سبکو
اس سے بڑھکر نہیں دنیا میں ہے نیک اعمالی

باغ سے بڑھکے اناتھالہ ہے پودوں سے بھرا
بھر رہیگا نہ ہرا گر ہم نہ بنینگے مالی

وصل و فرقت کے سوا کون غزل کہتا ہے
موجد اس طرز کے ہیں خاص جنابِ حالی

پیٹ کس طرح بھرے اونکا بتاؤ تو فدا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شوہرِ عرفان سے اس کا عقد ہونا چاہیئے
آج تک ہیری عروسِ آرزو دوشیزہ ہے

لہلہاتے فیض سے تیرے ہی سبزہ زار ہین
تیری ہی طاقت سے نخلِ ہر چمن جنبیدہ ہے

یوگ سادھن کیلئے ملتا نہین یوگی کوئی
اے فدا! اپنی طبیعت اسلئے رنجیدہ ہے

غزل

بابت ماہ فروری ۱۹۰۸ء

از سری پنڈت ...

یتیمون کی پکار

انتری قوم کی کچھ جس سے سنبھالی نہ گئی
کچھ خبر اوس سے فرائض کی ذرا لی نہ گئی؟

دشٹتا اپنی طبیعت سے نکالی نہ گئی
عادت ابھی اس کی حسب نحض سے ڈالی نہ گئی

ایک کے سر سے بلا قحط کی ٹالی نہ گئی
جس سے بنیاد اناتھ آلے کی ڈالی گئی

دیویو! چھوڑا نہ زیور کا پہننا تم نے
ناک سے نتھ نگئی کان سے بالی نہ گئی

پھر رہے بیکار شودت بہت سارا جیون
زندگی دھرم کے سانچے مین جو ڈھالی نہ گئی

نہ ملا ٹکڑا یتیمون کو پرائے اہل دل
آپ کے سامنے سے نقرئی تھالی نہ گئی

آگئی قوم مین تو فاقہ کشی کی نوبت
پر سرو تن نہ گیا ہاتھ سے چھالی نہ گئی

لاکھ آفات زمانہ نے ستایا اون کو
برہمچاری کے مگر چہرہ کی لالی نہ گئی

خندہ پیشانی سے سب اوٹھائے اونسے
دشمنون سے بھی کبھی رایہ کی بحالی نہ گئی

وہ ڈراتے ہی رہے قتل کی دھمکی سے ہمین
اون کے دل سے کبھی یہہ خام خیالی نہ گئی

دوستو ہم غم بھارت مین رہے روتے مدام
دل بہلنے کی کوئی شکل نکالی نہ گئی

اور تو جاتا بھلا کون عدم کو ہمراہ
ساتھ مین آنکھ بھی جب بیکھنے والی نہ گئی

پھر مسافر کا سخن زندہ رہے گا کیونکر؟
اوسکو پہونچائی اگر طاقت عالی نہ گئی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو وقت آئیگا قربانی کا وہ بھاگیں گے — مگر جو لوگ جھوٹو دعوے تمام کرلیں گے
شدھ ہاری جائیگی حالت نہ قوم کی ان سے — بسا دو اپنا تو وہ تیغ و سنان کرلینگے
نہ آئیں گے کبھی دم بھر کو دہرم آشرم میں — سرود و رقص میں مفتون قیام کرلینگے
جلنٹ راج جو ہو جائیں قوم کے لیڈر — خوشی سے ہم اونہیں اپنا امام کرلیں گے

جو ہاہیں گے دل سرکش پہ اپنے فتح فدا!
وہ کامیابی کو اپنا غلام کرلینگے

حقانی راگ

رسالہ کشتری میرٹھ ۵ جولائی ۱۹۱۰ء

تجھ تک رسائی کب ہوئے آسمان والے! — ڈھونڈیں تجھے کہاں ہم اے لامکان والے
استھاور اور جنگم ہیں تیری جان والے — مداح ہیں ترے سب جڑ اور جان والے
اے دنیا دارو! تم ہو اونچے مکان والے — ساداہو ہی ہم رہیں کے تنکو کی چھان والے
ہر جلوہ ترا نہاں ہے اور ہم ہیں گیان والے — تو چھپ نہیں ہے سکتا گر ہم ہیں دھیان والے
تجھ تک نہیں پہونچتے دنیاوی شان والے — پاسکتے تجکو کب ہیں بیرونی شان والے
برباد تن کو کرکے جاتی ہیں چھوڑ روحیں — ہیں بیوفا بہت ہی کچھ اس مکان والے
اک گرد باد بنکر رکھ اون کی ہے پریشان — مشہور تھے جو ہر سو لاکھوں مکان والے
آواز ہائے بلبل بہرون کیا سکتے ہیں — اور نغمے طائروں کے سنتے ہیں کان والے
قصر بدن کے مردم ہر وقت ہیں نگہبان — یہ رو دئے محافظ اچھے مکان والے
پھولوں کو لوٹ گلچیں نے رنگ و بو ہے چھینی — کرتے گلہ اگر وہ ہوتے زبان والے
ملتے ہیں ہم سے تجکو پرہیز ہی رہیگا — جب تک کہ ہم رہیں گے نام و نشان والے
صدمات سے تو کرتا ہے جانچ عاشقوں کی — تو ممتحن ہے یارب! ہم امتحان والے

۵۱ جلنے والے ۱۲ ۵۲ ذی روح ۱۲ ۵۳ عزت ۱۲ ۵۴ بلوہ ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بادۂ نوشون کا نہین ہوتا ہے ساغر خالی

دیگر
روح کہتی ہے

رسیبند جو ہپیرٹھہ ۱۵ جون ۱۹۰۸ء

چلتا پھرتا ہے جہان مین تو بدولت میری
سیر کرواتی ہے جگ مین تجھے طاقت میری

پانچ عنصر مین ترے جو ہین سراسر اندھے
دیکھتی آنکھہ ہے جس سے وہ ہی صنعت میری

ڈھیلا مٹی کا نہین کرتا ہی از خود جنبش
جسجگہہ پر حرکت ہے وہ ہے قوت میری

مین نہ ہوتا تو کوئی کام نہ کر سکتی تو
تو جو پھرتی ہے یہہ سب کچھہ ہے عنایت میری

مثل مُردہ کے پڑی رہتی تھی بالکل بیجس
جس سے زندہ تو ہوئی ہے یہی سنگت میری

چشم باطن سے کیا کرتے ہین لوگ درشن
ظاہری آنکھہ نہین دیکھتی صورت میری

سرو آدھار ہون ہین اور محیط کُل ہون
لوگ کر سکتے ہین ہر شئے مین زیارت میری

ماہ کو چاندنی اور مہر کو کی دھوپ عطا
کی ہوئی روشنی ان مین ہی ودیعت میری

بے مرے حکم کے چلنا نہ ترا ناممکن
مین شہنشاہ ہون اور تو ہے رعیت میری

غزل

ازبیمبنی بدربلٹ ۱۰ جولائی ۱۹۰۸ء

وہ شئے مین پھنس کے جو بدنام نام کرلین گے
وہ اپنی عمر دو روزہ حرام کرلین گے

وہی جہان مین کچھہ نیک کام کرلین گے
عدو سے نفس کو اپنے جو رام کرلین گے

نہ چھوڑا دوستو تم نے جو اپنا فحش مذاق
تو دور ہی سے اسے ہم سلام کرلینگے

جو اپنے بیلون کو نہ رکھین گے اپنے ہی بو مین
وہ اپنے آپ کو رسوائے عام کرلین گے

نہ پڑھ دلبست جو تین سے محلہ رتن کا
وہ سارے ملک کا کیا انتظام کرلینگے

شراب نو شیشہ مین جو رہین پھرتے
وہ اسپ طبع کی کیا روک تھام کرلین گے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

غیر ممکن ہے کسی روز میں ہم بھوکے — آپ کے دل میں اسی طرح جو ہم یاد رہے
فاقون کی قید سے ہی جسنے چھڑایا ہمکو — اے خدا فکرِ معیشت سے وہ آزاد رہے
قحط کے جور و جفا سے ہی ہمیں کیا کھٹکا — ملتفت آپ سے گر سامعِ فریاد رہے

بھوک کا دکھ نہ کبھی ہمکو ستائیگا ذرا
یون نگہبان اگر قوم کے افراد رہے

نظم

رسالہ آریہ ہند جو میرٹھ بابت ماہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۰۷ء

بیواؤن کا رنڈووں سے خطاب

دہر مین آئی ہوئی رنڈوو! مصیبت تمسے ہے — سچ اگر پوچھو ہوا برباد بھارت تمسے ہے
تم کنواری ڈھونڈ لو اور خودکشی بیوہ کرین — قوم کی ابتر ہوئی ایسی حالت تمسے ہے
تمنے ہی قائم کیا دختر فروشی کا رواج — آجکل ہر سمت مین پھیلی یہہ بدعت تمسے ہے
روتی ہین گھر گھر پڑی بدھوا تمہاری جان کو — ہر طرف نازل ہوئی دنیا مین آفت تمسے ہے
روکتے شادی سے ہو اس مجمعِ بیکس کو تم — بیگناہون کو پہونچتی اب زحمت تمسے ہے
برہمچاری تم اگر رہتے ہو ہمکو بھی رکھو — دوستانہ طور پر اتنی نصیحت تمسے ہے
جوڑا بیوہ سے ملتا ہے تمہارا ہر طرح — اور کنواری کی طبیعت مین تو نفرت تمسے ہے
حق کمادی کا دباتے ہو غضب کرتے ہو تم — اس ستم جبر و تشدد کی شکایت تمسے ہے

شادیان بیواؤن سے کرکے تو دیکھو دوستو!
فائدہ کتنا پہونچتا ہے تمہارے دیش کو

غزل

بابت ماہ اکتوبر ۱۹۰۷ء (رسالہ [illegible] پرچارک دیوبند)

نکھبترون مین جو تماشا دیکھنے چلنے لگے — سیر کرنے وہ اناتھالے کی کیون آنے لگے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کھانے پہننے کو دی کیا کیا ہی نعمتیں ہیں
گردش میں گرہ ہیں کرتے شکرانے پر نہیں ہیں
جو کشٹ بپتری قربان کرتے ہیں سلطنت کو
چپ چاپ رہ کے تنہا مشق مراقبہ کرا!

ممنون ہم ہیں تیرے ہمیشہ دان والے!
کاریگری ہے تیری بہلے جہان والے!
دل کے غنی ہیں ایسے آن استان والے
کیوں شور و غل مچایا ہے اوا ڈان والے!

سادھو کی سی ہے پھیری جگت میں کاسہ پہنا
ہونا **فدا** نہ دھن پر اودکی دوکان والے!

آریہ ہتیبر بریلی ۱۵ اکتوبر ۱۹۰۸ء

غزل

دیہاتی ہتیوں کا موجودہ راگ

اب تو بارش خوب ہی بادل ہیں برسانے لگے
پودے مونجی باجرے کے شکل دکھلانے لگے
کھیتوں سے اب چھوٹ اور کچہری میں ہم آنے لگے
کیوں خوشی سے پھولے جامے میں سمائیں ہم بھلا؟

قحط اور فاقے چھپا کر اپنا منہ جانے لگے
جن پہ کچھ دن بعد میں کہیں گی ہم دانے لگے
اور مکا کے بھی بھٹے پختہ اب پانے لگے
غرض فصل خریف اب کانوں میں آنے لگے

اے نہالان زراعت ان داتا ہو تمہیں
جب پھلے پھولے تو ہم روٹیاں کھانے لگے

رسالہ آریہ ہتیبر بریلی ۱۵ اکتوبر ۱۹۰۸ء

دیگر

شکریہ منجانب یتیمان

جو کہ اُجڑوں کو بساتا ہے وہ آباد رہے
آپ نے دان دیا ہم کو بہت داتا و!
مہربانی سے ہیں خوب مدد ہو تمہاری

خوش جو رکھتا ہے ہمیشہ ہمیں وہ شاد رہے
صاحب جاہ و حشم آپکی اولاد رہے
آپ کے واسطے جگدیش کی امداد رہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایسا گھٹا یا کہ وہ پانی پانی ہو گیا - ایک اسیر گوشہ نشین کے قلم سے جیسے ہوا کے ٹھنڈے جھونکون کے ساتھہ ہم آغوش ہونیکی بجاے جھبے بگولون سے دست و گریبان ہونا پڑا ذیل کی نظم بے اختیار نکل پڑی

نظم

دُنیا کی پیاری بارش تو چھپ گئی کہان ہے ؟ ۔۔۔ رہتی نگاہ سب کی اب سوی آسمان ہے

ساون کے بعد یارب بھادون گذر گیا ہی ۔۔۔ آیا اسوج لیکن مینہہ کا نہ کچھہ نشان ہے

ابرِ سیہ کا آنا بجلی کا تڑ تڑانا ۔۔۔ دیتا نہین دکھائی وہ قدرتی سمان ہے

اُڑتا ہے ریگ صحرا اور آندھیان ہین چلتی ۔۔۔ فصلِ بہار ہے یا یہہ موسمِ خزان ہے

تو نے نہین کرایا گلشن کو غسلِ صحت ۔۔۔ نخل و ثمر فسردہ اور شاکی باغبان ہے

کویل نہ کوکتی ہے رقصان نہ مور ہے اب ۔۔۔ خندان نہین ہے بلبل قمری نہ شادمان ہے

نرگس بچشمِ اُلفت تیری ہی راہ تکتی ۔۔۔ سوسن کو دیکھہ کر اب ہیہات ہی بر زبان ہے

وہ سبز دوب پھیلے اطلس کے تھان گویا ۔۔۔ آتے نہین نظر اب ہر سو نگہہ دوان ہے

خود رَو ہزارون پودے جنگل مین دیتے زینت ۔۔۔ تو گل کھلاتی اوس جا بے رونقی جہان ہے

لاکھون ہی بیل بوٹے اُگتے تری بدولت ۔۔۔ زیر زمین گویا سویا ہوا جہان ہے

تالاب ہو رہے ہین خشک لب ابھی سے ۔۔۔ اور تشنہ لب ابھی سے حیوانی کاروان ہے

جنگل اور گاے بھینسین چارہ کہان چرینگی ۔۔۔ اکثر تو جل چکا ہے اور جو رہا گران ہے

کھیتون کو دیکھکر سب روتے ہین کھیت والے ۔۔۔ محنت کری کرای اب ہوتی رائیگان ہے

ہوتا تھا جس جگہہ پر غلہ ہزار ہا من ۔۔۔ اُمید ایک دانے کی بھی نہین وہان ہے

وہ بھی نہین ہے خالی بالکل نزدون سے ۔۔۔ رقبے مین جس کے جاری ہی نہر یا کنوان ہے

مزدوری نوکرون کی محصول آبپاشی ۔۔۔ لاگت زیادہ لگتی ہے صورتِ زیان ہے

دل ... [illegible] ... ۔۔۔ [illegible] ... بیان ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اے امیرو! سینکڑوں بھوکے لٹانے لگے
فاقوں کے صدمہ سے ان کو تڑپانے لگے

اچھے کپڑے اور اچھا کھانا دے کر آجکل
مولوی و پادری ہیں اُن کو بہکانے لگے

مثلِ طائروں کو دیکھا ہی جو پھنستے دام میں
ڈال کر دانہ ہزاروں جال پھیلانے لگے

کچھہ خبر ہے یا نہیں؟ اہلِ دُوَل اہل مال ہیں
سینکڑوں ہیں بچے ہیں کیوں جانے لگے

آپ کی خیرات کو اب کون ہیں کھانے لگے؟
روپیے پن دان کے ہیں کس طرف جانے لگے؟

نیز نہوں پر مفت خوروں کو تُٹاتے مال ہیں
آپ تماشا جوں یہ یہ کیسا ستم ڈھانے لگے

وہ نہیں سُہوں گے ہرگز اون کے استحقاق کو
آپ اپنی دلیلوں کو ہی جو سمجھانے لگے

ہاتھہ کھینچا اور سب سے آنکھہ پھیری آپ نے
یہہ بلا میں پھنس گئے اتیمت دیکھہ پانے لگے

خرچ زاید اور آمد کم اناتھہ آلون میں سے
ہم اناتھہ آلون پہ عشق ڈال کر تے شرمانے لگے

ہونہار و تازہ اناتھہ آلون کا ہر اک نونہال
آپ کے فیضوں کا چشمہ گرادہر آنے لگے

ہو اگر ان کے سروں پر آپ کا دستِ کرم
پھر بسر اوقات مادری ہیں کیوں جانے لگے

آپ کی امداد کا اون کو سہارا ہو اگر
کس لئے دل میں ذرا پھر ہیں گھبرانے لگے

یہہ نہ سب روتی رہیں گے یہ خدا کو ہی یقین
ان کی جانب گر توجہ آپ فرمانے لگے

اضطراب باران

رسالہ جلد دوم نمبر ۹

نثر

اور مقامات کی تو خبر نہیں مگر بد قسمت ضلع مظفرنگر کی سرزمین و آسمان کی ہوا بدلی ہوئی ہے پروا نہالانِ کشت زار سے بالکل بے پرواہ ہو کر سو گئی۔ برق تابان کی چمک دمک بگڑ گئی ساون بھادون کی جھڑیوں پر اوس پڑ گئی ہے۔ بادلوں کا تو بیچارہ سورج کے آتش فشان حملوں کی ضرب سے دم بخود ہو گیا ہے۔ گھٹاؤں کے پیارے سایہ کو دھوپ کی تیزی نے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہین محتاج ہے پیغمبرون کا
نہ بھارت ورش گویا جان بلب تھا
ہوے جب چارہ گر سوامی دیانند
ترو تازہ رہے یہہ باغ بھارت
بزرگون کے چلن کو چھوڑ بیٹھے
نہین کچھ ایسی سمرن کا نتیجہ
جو مرنے سے ہی پہلے مٹ چکے ہین

آمر ہے سرو شکتین خدا ہے
یہہ کہتے تھے کہ اب آئی قضا ہے
ہوئی پھر سب کو امید شفا ہے
کہ آیا موسم نشو و نما ہے
ہماری قوم کیسی با حیا ہے
کہ مالا ہاتھ مین دل مین دغا ہے
نہین اون کو ذرا خوف قضا ہے

کرے کیا شکوہ جور احبا
فدا پابند تسلیم و رضا ہے

دیگر

شبھ گھڑی

مبارک ہو یہہ دن سبکو کہ آئی یہ گھڑی شبھ ہے
یہان پر بھی ہوی ہے آج یہ آریہ سبھا قائم
بہت دن سے تلاش اس کی ہمارے دلمین رہتی تھی
قدم رنجہ کیا ہے سجنون نے آج منڈپ مین
کرینگے گرہن ہم اب سے چلن اپنے بزرگون کا
ہون کیونکہ نہ مل جل کر کرین سب آریا بھائی
لئے عیش و طرب کو ساتھ یہہ ہولی کا دن آیا
ہمین درشن ہوئے ہین آپ سے سجن مہنتون کے

اوسے دہنباد ہو جسنے بنائی یہہ گھڑی شبھ ہے
نہ خوش ہون کیونکہ ایشور نے دکھائی یہ گھڑی شبھ ہے
نہایت جستجو کے بعد پائی یہ گھڑی شبھ ہے
خوشی ہر اک سبھاسد نے منائی یہ گھڑی شبھ ہے
یہ کہکر دھرم کی عزت بڑھائی یہہ گھڑی شبھ ہے
ہو تقسیم اب کیونکر مٹھائی یہ گھڑی شبھ ہے
خوشی ہر ایک کے دل مین سمائی یہ گھڑی شبھ ہے
مے عشرت ہمین ہی لا پلائی یہ گھڑی شبھ ہے

یہی ہے پرارتھنا اپنی فدا ہر وقت ایشور سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہارے ہین کیاریون کو اب سینچتے ہوئے سب
مٹی کا پھر بھی لیکن سوکھا ہوا وہان ہے

نوزادۂ زراعت پیاسے سسک رہے ہین
نو واردانِ صحرا کی بزم تشنہ جان ہے

برسات کا زمانہ اور پانی کی یہہ قلت
منہہ سے تمام خلقت اب کہتی الاماں ہے

آثارِ قحط ہر سو ہین ہوگئے نمایان
ہر شخص کی طبیعت مین فکر بیکران ہے

بیدین بنچکے ہون گے اب قوم کے ہزارون
دل مین **فدا** ہمارے یہ سوزشِ نہان ہے

دیگر

زمانہ برسرِ جور و جفا ہے
کوئی ہوگا جو پابندِ وفا ہے

خیال لیکھرام اسکو ہے شاید
کسک کچھہ درد کی دل مین سوا ہے

نہین آیا اگر سب ہے یاد گرو دت
تو دل کیون محوِ فریاد و بکا ہے

اُجاڑا گلشنِ بھارت ہے کسنے؟
یہہ کیون وحشت زدہ بادِ صبا ہے

ہوئے بدکاریون سے ہم سیہ بخت
نہین کچھہ شکوۂ زلفِ دوتا ہے

ہے ویدک دہرم کی بجلی گراتی
نہین باقی اودیا کی گھٹا ہے

ہوا شاداب ہے جو گلشنِ دہرم
تو اِتراتی ہوئی پھرتی ہوا ہے

لباسِ ظاہری ہمنے کیا چاک
نہین پروائے دامان قبا ہے

سُدھار اسکا تو اے پرماتما کر
بہت ابتر یہہ قوم آریا ہے

فدا ہے گیان کا جو شوق تجکو
تو پھر کیون مائلِ حرص و ہوا ہے

ترقی دہرم کی ہو یہہ دُعا ہے
یہی ایشور سے ہردم التجا ہے

توہی ایشور! مرا ماتا پتا ہے
ترے ہی ہاتہہ اب شرم و حیا ہے

کیا کرم نیم کار وزہ سادھن
جو تجکو خواہشِ صدق و صفا ہے

لگا ہے اب تو من ایشور سے اپنا
نہین شوقِ بہشت و آرزو ادا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جس دن سے ہمنے نام گرو دل کا سن لیا — عہد انتہا سے جنبش حسرت نہین رہی
کیونکر تمیز دہرم کی لوگون کو ہو بھلا — اپدیش سننے کی اونہین عادت نہین رہی
ہم لالہ منشی رام کو القاب کیا لکھین؟ — کوئی قلم کے پاس عبارت نہین رہی
باغ جہان مین کسپہ بھروسہ کرین بھلا؟ — ستروں مین بھی تو بوے رفاقت نہین رہی
اب کرشن رامچندر سے یوگی کہان بھلا؟ — وہ حبس دم کی لوگون مین طاقت نہین رہی
جب راجہ وشنتو کو تکبر بہت ہوا — بھارت کی پھر وہ شان و شوکت نہین رہی
ملک پڑہائی جاتی تھی پہلے تو سنسکرت — اب راج کی طرف سے رعایت نہین رہی
پہلے تو عورتین بھی بہادر تھین دیش کی — مردون مین بھی تو آج شجاعت نہین رہی
ہمکو ہوا ہے فیض ہے سوامی کے بھاشن سے — ویدون کے پڑہنے مین کوئی دقت نہین رہی
انسان نے کر دیا جو غلط بھاشن کیا ہوا — کیا ویدمترون کی فضیلت نہین رہی
اول سے مانتے ہین اونہین اہل جرمنی — کیا کہئے اپ وید کی عزت نہین رہی
دیکھی ہین جب سے ہمنے بہت دہرم پستکین — ہندو دہرم کی کوئی حقیقت نہین رہی
انسان رامچندر تھے ایشور نہ تھے جناب — پرانون کی ہمین کوئی حاجت نہین رہی
جس دل کو ہو گیا ہے سمادہی کا شوق کچھہ — پھر مال و زر کی اوس کو ضرورت نہین رہی
مرجائے لیکھرام نہ ان سے ہو خاک بھی — کیا آریہ سماجون مین غیرت نہین رہی
اتنی سرا میں پہ کس طرح ہو بھلا — واعظ کی گفتگو مین فصاحت نہین رہی
جو دہرم انتی کے ہین خواہان انہین ذرا — پروا ہے [illegible] صورت گرودت نہین رہی
خود مانتے نہین ہین جو کہتے ہین اور کو — یون بار بار ہماری نصیحت نہین رہی
خادم تو دہرم کا ہے بنا جب سے ای فدا! — تیرے کلام مین وہ ظرافت نہین رہی
کس طرح عاشقانہ غزل ہم لکھین فدا! — وہ دل نہین رہا وہ طبیعت نہین رہی

ملک مہاتما منشی رام جی مہاراج ۱۳ سنہ ۵۲ چکرورتی راجہ ہوا ہے ۱۹۳۰ مہرشی سوامی دیانند سرستی جی مہاراج

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دکھائے اور بھی جیسی کہائی یہہ گھڑی شبھ ہے

دیگر

بھارت ورش

اے وہ بہار گلشن بھارت نہیں رہی
جس دن سے ہم کو ویدوں سے رغبت نہیں رہی
کیا ابھی ارمان نہ پورا ہوا آج تک؟
یہہ چاہتے ہیں ہم کہ اشاعت ہو دہرم کی
پاتنجلی و گوتم دیاس چھپ لے گئے
پرماتما! دکھا کسی سوامی کی شکل پھر
کس سے نہیں بنا وست اپدیش استری
سیتا شکنتلا نہیں دمینتی اب نہیں
پدماوتی کی طرح جلتا ہے کون اب؟
تارا سلوچنا کا زمانہ نہیں رہا
اب دہرم پہ جان دیگا نہ کوئی بھی آریہ
چھوڑا ہے جیسے سنتے بزرگوں آشرم
کیا نفرت ہے کہ سگے بھائیوں میں بھی
اتحاد اٹھ گیا ہے کہ بیرہو کے اب
ہم دہرم کی [illegible] نہیں رشتے ہیں نام کو
[illegible] طرح سے ترقی کرسکے بہلا!

رنگت نہیں رہی ہے وہ نکہت نہیں رہی
بھگتی کا مال گیان کی دولت نہیں رہی
کیا آریہ منشوں میں ہمت نہیں رہی
اسکے سوا ہمیں کوئی حسرت نہیں رہی
غم ہے مہاتماؤں کی صحبت نہیں رہی
بس اب تو ہم میں طاقت فرقت نہیں رہی
مشکل دروپدی کوئی عورت نہیں رہی
جو استری تھی صاحب عصمت نہیں رہی
پتی برتا استری نہیں عفت نہیں رہی
اب اپنے شوہروں سے محبت نہیں رہی
ودیا ہے سب کے پاس جہالت نہیں رہی
وہ بل نہیں رہا ہے وہ طاقت نہیں رہی
الفت نہیں رہی ہے محبت نہیں رہی
انکی سی آج دہرم کی عظمت نہیں رہی
کارن یہی ہے کہ ہم میں لیاقت نہیں رہی
ہندوستان کی ہم کو یاد و [illegible] نہیں رہی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پاتنجلی و گوتم و جیمن ہین اب کہان؟ — پچھنانے دہرم ہوتے ہین انسان کبھی کبھی
نکلے نہین ہین آپ ابھی پوپ جعل سے — اس واسطے اوٹھاتے ہین نقصان کبھی کبھی

سوامی جی یاد آتے رہین گے ہمین فدا
روتے رہین گے دیہ گریان کبھی کبھی

دیگر

رسالہ آریہ ورت ۱۵ اگست ۱۹۰۵

پڑھوا وواہ

اِنہین ہے دین و دنیا سے مٹایا کسنے؟ رنڈوون نے
اِنہین ہے آتش غم سے جلایا کسنے؟ رنڈوون نے
کُماری لڑکیون کو کردیا کم ان کی شادی نے
رَوا دُختر فروشی کو کرایا کسنے؟ رنڈوون نے
بدہو ہو گیارہ سالہ اور بر ہو ساٹھ برسون کا
رِواج ایسا زمانے مین چلایا کسنے؟ رنڈوون نے
پئے شہوت پرستی کرتے ہین دوشیزہ سے شادی
یہہ انیاچار دُنیا مین مچایا کسنے؟ رنڈوون نے
ہین کام آتر بہت بیوائین بے سنتان ہین اکثر
اُنہین وِبھچار آدی مین پہنسایا کسنے؟ رنڈوون نے
نہ گروکل مین ہو مین داخل نہ ہین لکھی پڑہی بیوہ
زبردستی انہین ہے دُخ بتایا کسنے؟ رنڈوون نے
کُماری لڑکیون سے شادیان ہین کر رہے ظالم
کُمارون کا یہہ حق ابتک دبایا کسنے؟ رنڈوون نے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو عہد راجہ بھوج مین آدر تھا ای **فدا**!
وہ آج ماتری بھاشا کی وقعت نہین رہی

دیگر

ہین جو ہر طرح کی تکلیف اوٹھانیوالے — ہین بہادر وہی ست دھرم چلانیوالے
مہرشی سوامی **دیانند** سے ہون پھر پیدا — آریہ ورت کی قسمت کو جگانیوالے
جیمنی اور کپل کا بھی زمانہ کیا تھا — ہین کہان آج وہ چھہ شاستر بنانیوالے؟
مستحق آریہ پدوی کے وہی ہین انسان — جو ہوئے دہرم پہ ہین جان گنوانیوالے
کیون جدا پرتی ندھی سبہا ہین ہوی گر پارام — کیا یہی کام ہین اُتساہ بڑھانیوالے؟
کوئی دینی ہے نہ دُنیاوی ترقی ہمکو — ایسے ہی ہوتے تھے کیا پہلے زمانیوالے؟
چھوڑ کے گرداب مین کیا بیٹھے ہین چُپکے چُپکے — کشتیٔ دہرم کے ہم لوگ ہین ڈوبانیوالے
ویدودیا نہین پڑھتے ہین نہ رکشتر رہتے — نام رشیون کا ہمین تو ہین مٹانیوالے
کچھہ نہ صنعت مین نہ حرفت مین ترقی پائی — شان بھارت کی ہمین تو ہین گھٹانیوالے

عیش و عشرت مین پڑے رہتے ہین دن رات **فدا**!
کیا ہمین ویدون کا ڈنکا ہین بجانیوالے!

دیگر

کرتے رہین جو بحث مسلمان کبھی کبھی — تکلین ہمارے دل کے بھی ارمان کبھی کبھی
آکشیپ کرتے رہتے ہین نادان کبھی کبھی — ہوتے ہین شاستر ارتھ کے سامان کبھی کبھی
گرو دت بھی لیکھرام بہی جان اپنی دے گئے — ہوتے رہے ہین دہرم پہ قربان کبھی کبھی
شق القمر کا اب نہین آتا ہے تذکرہ — دکھلاتا ہون حقیقت قرآن کبھی کبھی
بھارت کی اُنتی کا زمانہ نہ آئے کیون — آتا بہار پر ہے گلستان کبھی کبھی
شام و سحر ہو لوگ سے ہر دم مرا صفا — گرہ — آباد ہوبہہ خانۂ ویران کبھی کبھی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

انہین ہے خود ہی آفت مین پہنسایا کسنے؟ رنڈوون نے

کوئی پوچھے تو دل کی بات اُن کے ہین وہ پژمُردہ

غضب کا آہ اُنپر قہر ڈھایا کسنے؟ رنڈوون نے

خوشی ہوتی کماروں سے جو ملکر وہ کہان حاصل

زبردستی سے ہے سکہ جمایا کسنے؟ رنڈوون نے

بہت بیتاب رہتا ہے فدا بیواؤن کے غم مین

خوشی ہوگی جو کچھ غم کو ہٹایا کسنے؟ رنڈوون نے

مخمس نظم

کھانے پینے مین انا تھ اس کا ہر اک شاد رہے ۔ ہان انا تھ آلہ بریلی کا یہہ آباد رہے

ہوگا پالن نہ یتیمون کا تو سُدھریگا نہ دیش ۔ اے بہی خواہو! ہمارا یہہ سخن یاد رہے

تیرتھون پر ہی لُٹا دینا نہ ہی جو کچھ پاس ۔ اس طرف کو بھی رواں چشمہ امداد رہے

ملک کو اُجڑے ہوئے گذرے برس پانچ ہزار ۔ اور کب تک یہہ مصیبت زدے برباد رہے

اشک شوئی جو کرین آپ یتیمون کی ذرا ۔ (دگرہ) ۔ نالہ رُکتا ہوا تھمتی ہوئی فریاد رہے

فرض انسان کا ہے کام کرے کچھ ایسا! ۔ جس سے کچھ دہرم کی سنسار مین بنیاد رہے

آریہ پتر مین چھپتی رہین دلکش نظمین ۔ دیکھنے والون کا بھی اوسپہ ڈبل صاد رہے

آریہ دھرم کے قدمون مین پڑین سب انسان ۔ سب کے ہردے مین بسا ویدون کا ارشاد رہے

بھوکون مرجائین نہ غفلت سے تمہاری یہ یتیم ۔ اپنے ناداری کے ہاتھون سے نہ بیداد رہے

آج نا خوانم وجاہل ہین فدا ہم صد حیف!

تھے بزرگ اپنے علم کے اُستاد رہے

دیگر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پرش اور استری دونون کا لکھا حق برابر ہے
یہہ سب ستدھانت ویدون کا بھلایا کسنے؟ رنڈوون نے

ہزارون بلکہ لاکھون لڑکے پیدا ہوتے رانڈون سے
یہہ ہندو ازم کو ابتک گھٹایا کسنے؟ رنڈوون نے

ذرا دیکھو تو پیشہ کر رہی ہین سینکڑون رانڈین
یہہ چکلے کی انہین رنڈی بنایا کسنے؟ رنڈوون نے

انہین منحوس اور کمبخت سب کہنے لگے گھر کے
یہہ ان کے نام کو بٹہ لگایا کسنے؟ رنڈوون نے

کھلی ہے آگیا ست شاسترون مین ہر جگہہ اسکی
یہہ عقد بیوگان ورجت کرایا کسنے؟ رنڈوون نے

کماری سے نہین شادی کرے گا کوئی رنڈوا بھی
مین خوش ہون گا جو یہ مژدہ سنایا کسنے؟ رنڈوون نے

کہار اور برہمن سے اور عیسائی مسلمان سے
یہہ سمجھا جائیگا ان کو بچایا کسنے؟ رنڈوون نے

نہ یہہ اسقاط ہی ہون گے نہ ہوگی خودکشی ہرگز
کہین گے یہ ثواب اب ہے کمایا کسنے؟ رنڈوون نے

نہ ہوگی کامیابی آپ کو اے پیاری بیواؤ!
تمہارا دکھ نہین جب تک ہٹایا کسنے؟ رنڈوون نے

ستانا کام ہے کیونکر نہین اس کی خبر ان کو
رنڈاپے کا نہین ہے دکھہ پایا کسنے؟ رنڈوون نے

کماری کو تو رنڈوون سے نہایت سخت نفرت ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

غزل

اما تھر کھشا

از جناب منشی [illegible]

۲۲ اگست ۱۹۱۲ء

وقت کیا آئیگا جسدن ہمین غیرت ہوگی؟
آریہ گن! اس سے بُری اور بھی کیا گت ہوگی

آپ خاموش ہین کرتے ہین مخالف حملے
اس طرح ویدون کی کیا خاک حفاظت ہوگی

خاندان ہوتے ہین عیسائی مُسلمان لاکھون
اور کیا اس سے سوا جاسے ندامت ہوگی

نام ہوتا ہے بزرگون کا تُمھارے بدنام
اور کب ہوگی اگر اب بھی نہ غیرت ہوگی؟

فارسی مین ہین کتابین نہ ہین انگریزی مین
آپکے دھرم کی کس طرح اشاعت ہوگی؟

مشنری مولوی پھرتے ہین تمھارے گھر گھر
آپ مین بھی کبھی یہہ حوصلہ ہمت ہوگی؟

کس طرح سب پہ عیان ویدونکی عظمت ہوگی
گھر سے باہر نہ نکلنے کی جو طاقت ہوگی

اونتی کر ہی نہین سکتا ہے اُپدیک ست
آنریری اگر اس کی نہین خدمت ہوگی

کیا اثر ڈالینگے انسانون پہ وہ اُپدیشک
قول اور فعل مین جن کے نہ صداقت ہوگی

کتنے اخبار نکلتے ہین رسلے کتنے؟
جن مین ست دھرم پہ حملون کی ہی کثرت ہوگی

اس طرف سے ہین بہت تھوڑے مقابل اُنکے
چھپتی منہہ توڑ جہان اُنکی بطالت ہوگی

آپ ہی پر تو بس اب دیش کا ہے دارومدار
ظُلم ہوگا یہہ اگر آپ کی غفلت ہوگی

بحث اخبارون مین باہم ہی چلی جای چھڑی
اونتی دھرم کی ہان اب اسی صورت ہوگی

وہ ہی ادھکاری ہین ویدی پہ کھڑے ہونگے
شاستر آدمی ہین جنہین پوری لیاقت ہوگی

کرچکے دیش کی بھگتی تو ہمارے لیڈر
اور کیا ہوگا بس ان مین تو عداوت ہوگی

اے فدا! بادِ خزان کے جو رہے یہہ جھونکے
اور پژمردگیٔ گلشن بھارت ہوگی

غزل

ست دھرم پرچارک (جالندھر شہر)

تھی جو مریادا پُراچین وہ ہم بھول گئے
دھرم انکول جو تھے کار، ہم بھول گئے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سب کا ویدوکت چلن ہو تو مآل اچھا ہے
سب لوگون سے یہی ایک خیال اچھا ہے

مہرشی سوامی دیانند ہوئی ہین جب سے
آریہ ورت کا اوس وقت سے حال اچھا ہے

کہدو سنگا ولی دیکھین یہ سناتن والے
اوس مین اون کے لئے ہر ایک سوال اچھا ہے

اپنے کرتو یہ کا پہل ملتا ہے ہر دو نہین
نہ برا کوئی مہینہ ہے نہ سال اچھا ہے

ہم سے لڑتے ہین کرانی و قرآنی ناحق
دھرم نر لے ہین نہین رنج و ملال اچھا ہے

سیر کرنے کے لئے چاہیئے چشم عرفان
گلشن دہر مین ہر ایک نہال اچھا ہے

دھوکا دیجاتے ہین بھارت کے مہا منتری جی[ا]
لیکچرارون مین اونہین یہہ تو کمال اچھا ہے

اون کو لیجاتے ہین عیسائی بھی لالچ دے کر
یہہ اناتھون کے پھنسا لینے کو جال اچھا ہے

ویدک غزل

ایشور کو پوجتا ہے جو انسان ہے وہی
ہے مادہ پرست جو حیوان ہے وہی

ویدون کو مانتا ہے جو ہشیار ہے بشر
جو وید کے خلاف ہے نادان ہے وہی

جو مانتا قدیم نہین آریہ دھرم کو
اتہاس کے علوم سے انجان ہے وہی

پنڈت کی یادگار کا ہے فرض تا تمام
جو اگلے سال مین بھی تمہار ارمان ہے وہی

فرما گئے تھے ہم سے دم واپسین جو آپ
اب تک خیال آپ کا ہر آن ہے وہی

کچھ لیکھرام فنڈ کو اب تن کیجئے
جو دیش اونتی مین لگے دان ہے وہی

مرکر بھی دیہہ جیو کو ملتی ہے کرم سے
پھر سے زبان ہے وہی جہان ہے وہی

کیا ہم سے پوچھتے ہو خدا اپنے دہرم کے
جو کچھ لکھا ہے منو نے ہے پرمان ہے وہی

[ا] بھارت دہرم مہا منڈل ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جبکہ شدھی باگ میں ہے بہار آئی ہوئی

غفلت قوم

شیخ عبدالرحیم صاحب بابت ماہ اکتوبر ۱۹۰۹ء

پرانے عہد کی ہمیشہ سنا ہو کار کیسی ہے
مگر اے قوم! اب تو ہو گئی نادار کیسی ہے؟

سدا مثل گل خنداں خوشی سے تو رہی ہنستی
مگر اب آنکھ تیری ہر گھڑی خونبار کیسی ہے؟

اونہیں کیا کمسنی کے عقد نے برباد کر ڈالا
یہہ صورت نوجوانوں کی تری بیمار کیسی ہے؟

ہمیشہ اور بور میں کیوں فیل زر کو ذبح کر ڈالا؟
یہہ رکھی گردن دولت پہ اب تلوار کیسی ہے؟

بندھی تھی دھاک تیری شان و شوکت کی زمانہ میں
پر اب بے آبرو کیسی ذلیل و خوار کیسی ہے؟

ترا گھر لُٹ رہا ہے اور تیری بند آنکھیں ہیں
سمجھ میں یہہ نہیں آتا کہ تو بیدار کیسی ہے؟

ہزاروں بال بدھوا تیرے گھر میں سے نکلتی ہیں
تعجب اور حیرت ہے کہ تو ہشیار کیسی ہے؟

پرمیشر پریم رکھا تھا بزرگوں نے اگر قائم
تو یہہ ہر وقت کی پھر باہمی تکرار کیسی ہے؟

سمجھتے دستکاری کو ہیں ہم بے عزتی دل میں
طبیعت صنعت و حرفت سے اب بیزار کیسی ہے؟

اگر ہم چھوڑ کر سستی کو اب راہ ترقی کا
ذرا ہمت سے جرأت سے چلیں دشوار کیسی ہے؟

نگاہ غور سے دیکھو! تم دل میں یہہ سوچو
بحال مفلسی پازیب کی جھنکار کیسی ہے؟

دواہوں اور تہواروں میں گانا فحش گاتی ہو
سنا بھی ہے کسی سے یہہ کہ وہ گفتار کیسی ہے؟

سنواتے دھن کو ہیں وہ ناچ اہل باغ بہاری میں
ہمارے بھائیوں کو ہو گئی پھٹکار کیسی ہے؟

سر ہمارے ملک کی سب پیداواری چھین لی اسنی
فدا! یوروپ میں ہر اک کمپنی تجار کیسی ہے؟

دردِ دل

ماسٹر بشیشر سہائے صاحب بابت ماہ دسمبر ۱۹۰۹ء

ہم اپنے ہاتھوں برا اپنا حال کر بیٹھے
نہ قوم کا جاہ و جلال کر بیٹھے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ویدہ وید انگ اُپانگ آدی کے پڑھنے کی رَوِش
وائے تقدیر! کہ ہم ایک قلم بھول گئے

یاد کر کے دوست ہیں تڑپا ہے بہت دل اپنا
کون کہتا ہے کہ ہم اون کا الم بھول گئے؟

جس جگہہ ہم کو پہونچنا تھا اوسی راہ میں ہم
چلنے پائے تھے ابھی چار قدم بھول گئے

وید نازل تھے ہوئے جنکے بزرگوں پہ کبھی
آج وہ منتروں کو بھی کرنا رقم بھول گئے

آپ پسند جن کے بزرگوں نے کئے تھے طیار
حیف وہ ہاتھ میں لینا بھی قلم بھول گئے

شادیاں ہوتی نہیں امریکہ و لندن میں کبھی
گھر سے باہر بھی اب ہم رکھنا قدم بھول گئے

کیوں نہ احسان فراموش لقب ہوا اپنا
تھی جو پنڈت کی نصیحت اُسے ہم بھول گئے

برہمن مُورتی پوجا کو کریں کیا ثابت
سامنے بُت کے وہ سر کرنا ہی خم بھول گئے

سینکڑوں کہتے ہیں الہامی نہیں ہی قرآن
سینکڑوں جانا سوئے دیر و حرم بھول گئے

ایشر بھگتی کا کبھی شوق ہوا جب اونکو
راجہ بھی سلطنت و جاہ و حشم بھول گئے

اب تو ویدوکت غزل کہنے کا ہی شوق **فدا**
تھی جو اُردو سے معلّی اوسی ہم بھول گئے

غزل
(بحر مسافر جانبہ) بعد جو رہم

فلسفہ منطق سے جو ہے عقل گھبرائی ہوئی
وہ نہ مانیگی رشی کی بات بتلائی ہوئی

سا منا وید مقدس کا رے انجیل کیا
سینکڑوں ہی مرتبہ ہے مات وہ کھائی ہوئی

وہ کسی مذہب کے پھندے میں نہیں پھنستا کبھی
جسکی ویدک دھرم سی کچھ بھی شناسائی ہوئی

ویدرُوپی سوریہ کا پرکاش سوامی نے کیا
پرتھوی پر تھی اودیا کی گھٹا چھائی ہوئی

مہرشی کا گر نہ بھارت ورش میں ہوتا ظہور
دیکھتے سرشٹی کو اسلامی و عیسائی ہوئی

میں سپھل سمجھوں گا جیون کان سُن لینگے جو یہ
ساری دُنیا وید مت کی دل سے شیدائی ہوئی

سیتا[1] دیوی سے کہلیں کیوں نکر نہ بھولا سمجھا **فدا**

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

[1] آریہ سماج لکھنؤ میں ۲ مئی ۱۹۰۵ء کو ایک مسلمان لیڈی مس طامسن صاحبہ کا بعد شدھی سیتا دیوی نام رکھا گیا - پھر اونکی علاحدہ شادی ایک آریہ سماجی سے کی گئی ॥

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ ہندو قوم ہے سرکار کی محب قدیم
زمانہ کہہ رہا ہے مُردہ سوسائٹی اوسکو

نہیں ہے وہ کہ جو خنجر نکال کر بیٹھے
حقوق لینے میں اپنے جو ٹال کر بیٹھے

وہ وقت دور نہیں ہے فدا کہ ہر افسر
ہر ایک ہندو کو باغی خیال کر بیٹھے

دھرم ہتیشی

[illegible] بابت ۱۸ نومبر [illegible]

کیا الم ہے سر پہ گر کبھی ہوئی تلوار ہے
ذبح ہونا چاہتے ہین ہم بھی پنڈت کی طرح
مشنری اپنے مشن مین ہوگا وہی کامیاب
اور پہن کر چوڑیان - بنکر دُلہن گھر مین رہین
مسلمان دھرم پر آئی مصیبت ہے مدام
ہتھکڑی اور بیڑیان بھی کرتے ہین وہ زیب تن
ایسے صدمون سے تو بڑھتا ہے زیادہ حوصلہ
زندہ چُنوا دیے گئے تھے پسر دو گوبند کے

کم وہ ہو سکتا نہین شبہ یہ ہر قوم کو جو پیارا ہے
پیٹ مین اون کے گھُسی جیسی چھُری کی دھار ہے
لاش مضطر جس کی زیر خنجر خونخوار ہے
جیل کا خطرہ ہے جن کو اور خوف دار ہے
ہر طرف سے اون پہ ہوتا حملہ اغیار ہے
مثل نوشہ اون کا اس زیور سے اک سنگار ہے
پست ہو جاتا وہ ہوگا جو کہ ہمت ہار ہے
قلعہ سرہند مین شاہد کھڑی دیوار ہے

قتل ہونیکو حقیقت ہر طرح طیار تھا
شریک اسلام سے لیکن اُسے انکار تھا

وہ بہشتی اُپدیش سے کیا خاک انکار ہے
کرنے والا ہے حفاظت پر اک ذی روح کی
دیکھیں سوامی کی لائف کو مخالف غور سے
کتنی اچھی کی ہے تحقیقات ہر اک بات کی
کس جگہ اوس نے کہا جنگ و جدل فرمائیے

جو یہ کہتا ہے کہ ویدک دھرم کچھ تلوار ہے
واسطے سب کے یہ ابتدا ہی سے آنار ہے
مذہبی تائید یا تردید کی بھرمار ہے
مُکتی اور پرمان کا گویا کہ اک انبار ہے
اپنے جانی دشمنون کو چھوڑا بار بار ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فضول خرچی نے مفلس بنا دیا ہے کہ
گرہ میں جو تھا وہ برباد و مال کر بیٹھے

جو قبل وقت دلہن سے وصال کر بیٹھے
وہ اپنی زندگی بیشک وبال کر بیٹھے

جو عشق زلف بت خوش جمال کر بیٹھے
وہ پھانسی اپنے گلے میں ہی ڈال کر بیٹھے

یہ نوجوانوں کو اک روگ لگ گیا بھاری
کہ تن کو ہجر تعشق ہی میں گال کر بیٹھے

شباب آتے ہی شہوت پرست بن بن کر
بدن کو ضعف سے اپنے نڈھال کر بیٹھے

خریدتے تھے جو بہاشہ حیف ہے اب وہ
ترہنیں غیروں کو خود انتقال کر بیٹھے

ہر ایک وواہ میں دس دس ہزار صرف کیا
جو سیٹھ تھے وہ دیوالہ نکال کر بیٹھے

برات کے لئے رقص طوائفان ہے ضرور
حرام تھا جو سراسر حلال کر بیٹھے

نہ ایک وقت کا بھوجن بھی اوسکو دیں ہرگز
اناتھ کوئی جو اون سے سوال کر بیٹھے

تعجب اس کا نہیں ہے کہ کوئی نیک ایسہ
یتیم خانہ کو دم میں نہال کر بیٹھے

جنھوں نے کی نہیں کچھ ملک و قوم کی رکھشا
خراب و خستہ وہ اپنا مآل کر بیٹھے

ملاپ کے لئے کوشش جو ہندوؤں نے کی
محمدی اونہیں جھٹ پائمال کر بیٹھے

سمجھ کے ہموطن اون پر کیا بھروسہ تھا
ہمارے ساتھ مسلمان چال کر بیٹھے

خلوص دل سے اونہیں ساتھ تھا لیا ہم نے
خدا ہی جانے وہ کیا احتمال کر بیٹھے؟

کریں گے ہند کی کیا اہل کانگرس اصلاح؟
ذرا سی بات میں باہم ملال کر بیٹھے

بڑھانے والے تھے آپس میں پریم پرتی جو
پر سپر آپ ہی جنگ و جدال کر بیٹھے

وفا شعار رہیں سب بھلا وطن بھائی
گورنمنٹ جواب بھی بحال کر بیٹھے

سماج اصل میں اک مذہبی جماعت ہے
غضب ہوا اسے ملکی خیال کر بیٹھے

جو دھارمک تھی سبھا کہہ دیا اسے باغی
ہمارے اہل وطن بھی کمال کر بیٹھے

جو کچھ اروں کی جھوٹی رپورٹیں کر دیں
پولیس والے عجیب قیل و قال کر بیٹھے

زمین ہند بغاوت سے ہو گئی رنگین
تو قومی شخص بھی اب دیکھ بھال کر بیٹھے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قرض اپنا جان لیگا جو وہی ہوگا فدا
کیا کرے گا وہ سمجھتا جو اسے بیگار ہے

کلام فدا

پرماتما انتشیہ تو ہمکو بنائیے
حیوانیت جو چھائی ہے اوسکو مٹائیے

بدیان ہمارے جسم سے ہردم گھٹائیے
جو نیکیان ہین اون کو ہمیشہ بڑھائیے

وگیان اور وویک سے مطلق ہون بخبر
غفلت کی نیند سوتا ہون مجکو جگائیے

پھرتا ہون اندھکار مین آتا نہین نظر
کرپا سے اپنے دھیان کا جلوہ دکھائیے

کیونکر کرون مین یوگ کی کریائین بے گرو
مجھکو کسی طرح یہہ معمہ بتائیے

ہان آتمک کلیشون سے روتا ہون مین سدا
آ - اوم اشکلِ گل مجھے اب تو ہنسائیے

سنسار کے سکھون سے تو جی سیر ہو چکا
آنند کچھہ سمادھی کا اب تو چکھائیے

ناپاک سنسکارون کی مجھپر چڑھائی ہے
ان پاپیون کی فوج کو دل سے بھگائیے

میسر جو سدھی ہے اوسے کر دیجیے عطا
اپنے فدا کو جلد یہہ بھکتی دلائیے

رشی جیون

ہستی کو تیرے رنج و محن پہنچے کیسے کیسے
گر دشمن تھے اہلِ وطن کیسے کیسے

نہین وہ بہادر وطن سے ہٹا ہے
بچائے گئے سر پہ گھن کیسے کیسے

کسی سے نہین قتل وہ ہو سکا ہے
مقابل ہوے تیغ زن کیسے کیسے

کبھی زہر گہہ کا بخ اوسکو پلایا
کئے دشمنون نے مکر و فن کیسے کیسے

کیا وید پہ عنبار آز خنجہ جدم
ہوئے آنیہ سب خندہ زن کیسے کیسے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جسنے دھوکے سے پلایا زہر اوس کمبخت کو — قید و پھانسی کی سزا ہو زندگی زنہار ہے
جسنے دھمکی تیغ اور بندوق کی دی اوسکو بھی — دکھ نہین ہونے دیا مطلق کسی پر کار ہے
لیڈر ایشور کی نگہہ مین ہے نہایت باوقار — گرچہ دنیا کی نظر مین کچھ ذلیل و خوار ہے
ڈبیلے اور لاٹھی سے اوسکا واسطہ ڈالا گیا — اوسنے اپنے شترون پر کب کیا اک وار ہے
ملکی قصون سے سماجون کا نہین سمبندھ کچھ — فرض ان کا دنیا بھر مین دھرم کا پرچار ہے
ایک بھارت ورش ہی اپنا نہین کچھ دیش ہے — واسطے اصلاح کے سارا پڑا اسنسار ہے
پول کھلتی دیکھکر انجیل اور قرآن کی — مولوی و پادری کی آنکھہ مین یہ خار ہے
اسلئے ست دھرم سے رکھتے عداوت مین لوگ — پاس ان کے اک بغاوت کا بڑا ہتھیار ہے
دھوکے مین آئیگی آکر باغی کہدینگی اسے؟ — ایسی نادان اور جاہل تو نہین سرکار ہے

متفرقات

دھرم کیون چھوڑے جو اوس کا بامروت یار ہے — جان اسپر دیگا اس کا باوفا غمخوار ہے
ستر پر گر آئے آفت اوس کی ہمدردی کرے — تیاگ دے جو ایسی حالت مین اوسی دھکار ہے
آج نازک وقت آیا ہے سماجون کیلئے — وہ مدد اس کی کرے جو ہمت کا دعویدار ہے
آریہ پرشو! کرو کچھ تو یہ کا اپنے خیال — یہہ پرسپر آپ کا اچھا نہین بیوہار ہے

یہہ سفر طے ہونا ایسی شکل مین دشوار ہے
دور منزل ہے پڑی دھیمی بہت رفتار ہے

کس طرح بھیجے سبھا پرچارکون کو ہر طرف — کچھ مدد دیتا نہین اوسکو کوئی زردار ہے
اوسکو لازم ہے کہ وہ دل کھولکر سیوا کرے — جو سبھا مین سیٹھ یا دھنا ڈسا ہوکار ہے
شستر اور کالج کے جیون دان سے کیا فائدہ؟ — کر سکیگا کیا وہ قربانی جو خود مردار ہے
بہت سے عیسائی مسلمان کیون ہین خواہ سماج — یہہ تو ان کے سچے ویدک مت کا خدمتگار ہے
آریہ گن کا کام کرنا کی ضرورت ہی بہت — ہر طرف پھیلا ہوا دنیا مین اتیاچار ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہ پوچھو **فدا** عمرِ رفتہ کی حالت
کیئے ہین سنے دیوانہ پن کیسے کیسے؟

دیگر دربارۂ یتیم

یہہ سہتے ہین رنج و محن کیسے کیسے؟ — اوٹھاتے ہین کشٹ اون کے من کیسے کیسے؟
بریلی اناتھ آلے کو دیکھیئے گا! — وہان ہین غریب الوطن کیسے کیسے؟
نہ روٹی کے ملنے سے یہہ ہو چکے ہین — ضعیف اور لاغر بدن کیسے کیسے؟
امیرون کی ڈیوڑھی پہ بھکشا کی خاطر — اونہون نے سہے دُر بچن کیسے کیسے؟
سمجھتے ہین ماتا پتا یہہ ہمین کو — چھُٹے اون سے بھائی بہن کیسے کیسے؟
نہین ایک کمبل بھی سرما کے قابل — پہنتے ہین ہم پیرہن کیسے کیسے؟
دیا وان دھنّاڈھ جو ہین یہان پر — لُٹاتے ہین وہ اپنا دھن کیسے کیسے؟
جو محتاج خانے ہین کھلوائے ہر جا — ہین دُنیا مین شاہِ زمن کیسے کیسے؟

فدا دُبلے بچے جو آتے یہان ہین
وہ ہو جاتے ہین فربہ تن کیسے کیسے؟

خونِ لیکھرام

رسالہ آریہ مسافر جالندہر ۱۵ مارچ سنہ ۱۹۰۷

اے خونِ لیکھرام! نکل تو زمین سے — فوارے کی طرح سے اوبل تو زمین سے
تیرے بغیر رنگِ شفق پھیکا پڑ گیا — ہان سوئے آسمان ابھی چل تو زمین سے
رنگینیِ بہارِ الم پھیل کر رہے — لالہ کے کھیت خوب اوگل تو زمین سے
ہے فصلِ گُل یہی ہولی بھی آتشِ شہید بھی — ٹیسو کا پھول بن کے نکل تو زمین سے
اوٹھین گے تیری خاک سے گردابِ دشمنوں پر — باد گار کبھی نہ مذہب کا جل تو زمین سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سنہری سوامی جی کو نہیں زنہار چھوڑا — چکوتہ رہے بدہمن سب کیسے کیسے ؟
نہ اپنے پرایون کی کچھ بھی پچھیئے گا — دیئے طعنۂ دل شکن کیسے کیسے ؟
وہ مطلق بھی گھبرا یا ہم بھر نہین ہے — دیئے خوف دار و رسن کیسے کیسے ؟
دیا کرتے تھے گالیان فحش اون کو — ملے تھے دریدہ دہن کیسے کیسے ؟
سب اپنا مخالف سمجھتے تھے اوس کو — تھے نادان لوگون کے ظن کیسے کیسے ؟
مگر اب سماجین ہین قائم ہر اک جا — سبھاسد ہین دل مین مگن کیسے کیسے ؟
کیا ہر بچہ بچہ کا اپدیش اوس نے — کئے دور امراض تن کیسے کیسے ؟
سبھاؤن کی پرتی ندی سکے لئے بہی — مقرر ہین صدر انجمن کیسے کیسے ؟
سدا چار کی روشنی بھی دکھا دی — بنے نیک ہین بدچلن کیسے کیسے ؟
چھڑا دی ہے دعوت خلافی کی عادت — بنے سچے پیمان شکن کیسے کیسے ؟
جواب سوالات دین مخالف — دیئے اوسنے دندان شکن کیسے کیسے
بتایا یہہ انتہاس سے ہمکو اوسنے — مٹے ملک سے اہل فن کیسے کیسے ؟
گئی سومنات اور متھرا سے دولت — لٹے مندرون سے ہین دھن کیسے کیسے ؟
ذرا دشمنو تم اب بنارس کا دیکھو! — کہ توڑے گئے ہین بھون کیسے کیسے ؟
گرفتاری پرتھی راج آپ دیکھین — گئے غور کو مرد و زن کیسے کیسے ؟
ہما ہو ترا آہ! تیغ جہادی! — اوجاڑے ہین تو نے چمن کیسے کیسے ؟
ہنی سنگھ کا اور تارو کا قصہ — ہین سینے مین داغ کہن کیسے کیسے ؟
سحر کو جو اوٹھتے ہی بیٹھے تھے حقہ — وہ کرتے ہین سندھیا ہون کیسے کیسے ؟
جو گاتے تھے گیت اور گندی پہ چوپے — سناتے ہین نرگن بھجن کیسے کیسے ؟
بناتے ہین وید و کتب بہت سے — مقدس ہین اہل سخن کیسے کیسے ؟
کبھی تو جوانون کا جو [illegible] کبھے — [illegible] کیسے کیسے ؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کانپتا ہے دل جو اُن کا دھیان آتا ہے مجھے
آ رہی ہے جھومتی بستان گر و گل مین بہار
لکھہ لین گر دو چار غزلین سال بھر مین کیا ہوا

دیکھہ دیتے ہین جوانی کے عزیز ٹوٹے ہوئے
کچھہ دنون مین اب مہکنے والے گل بوٹے ہوئے
ایک مدت ہو گئی اس شوق کو چھوٹے ہوئے

راہ گم کردہ بھٹکتا پھر رہا ہے چار سُو
ہین فدا جس کاروان کے ساتھہ سے چھوٹے ہوئے

جن چیزون پہ مرتے تھے طبیعت اُچٹ گئی
سرمایۂ نشاط تو کچھہ جمع ہو گیا
بچپن کی شادیون نے تنون کو دیا سُکھا
اے طبعِ پاک! تجھکو کہون گا صد آفرین
احباب رفتگان کی رہی یاد عمر بھر
شملہ مین بھی خاک اچھلے باوفا
چھوٹا نہ دیکھہ کا کبھی ادہست اے فدا

اب ہم بدل گئے ہین کہ دنیا پلٹ گئی
افسوس کیا ہے مادی دولت جو گھٹ گئی
کیونکہ ہرا ہو برش کہ جب جڑ ہی کٹ گئی
تو اشٹ بیٹھنون سے اگر اب بھی ہٹ گئی
باہر کبھی بھی دل سے نہین دو منٹ گئی
روتی ہوئی ہمارے گلے سے لپٹ گئی
برتی کبھی سمادھی مین اپنی نہ ڈٹ گئی

حیف سہہ سکا نہ صدمۂ احباب کو فدا
شق ہو گیا جگر بھی تو چھاتی بھی پھٹ گئی

تمت

غزلیات ردیف وار تمام ہوئین

متفرق نظمون مثل ترجیع بند و مثنویات و مسدس وغیرہ کا آغاز صفحہ ۱۵۲ سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عیسائی احمدی کو جو دیتا رہے شکست — اپنن کر دے ایسا ڈبل تو زمین سے

تیرے لہو کی بوندون مین تاثیر ہے بھری — لعل یمن کی شکل بدل تو زمین سے

گنگ و جمن کی آنکھہ نہین تر ہین بے سبب — غم مین بہا رہا ہے یہہ جل تو زمین سے

ست دہرم کے مشن مین خرابی ہے آ گئی — نابود کر دے نقص و خلل تو زمین سے

مے نوشی گوشت خوری کا چرچا ہی ہر طرف — بدیون کو جلد آکے کچل! تو زمین سے

قرآن کہہ رہا ہے کہ مکار ہے خدا — یہہ دور کر دے مذہبی چھل تو زمین سے

جھگڑا فساد سنی و شیعہ مین ہے پڑا — آ کر مٹا دے جنگ و جدل تو زمین سے

جو دھرم سچ ہے اوس کے سمندر کو دی جلا — جھوٹے متون کے ڈھا دی محل تو زمین سے

قطرون سے اپنے اپنا سا فاتح کوئی بنا — ہرگز مثال مردہ نہ گل تو زمین سے

شدھی کے واسطے جو خزانے کو دین لٹا — پیدا کرا ایسے اہل دول تو زمین سے

ست دیو دہرم پال تھے جس طرح سے لگے — پیدا کرا اور ایسے ہی پھل تو زمین سے

باغ سخن کی سیر جو کرتا رہا فدا
پیدا کریگا نخل غزل تو زمین سے

غزلیات

وعدہ کر کے اپنے منہ سے جو داگر جھوٹے ہوئے — ہین لب پیمان شکن وہ ٹھیکری ٹوٹے ہوئے

کم سنی کی زن رہ سکتی نہین اولاد ہے — جم نہین سکتے ثمر جو خام ہین ٹوٹے ہوئے

خانہ داری کی پھنساوٹ مین گھٹا جاتا تھا دم — زن م ہین اس قید خانہ سے جو ہین چھوٹے ہوئے

ہمیں پھر کیا خاک آنا تھی جوانی کی بہار — پھول تھے باغ طفولیت کے سب ٹوٹے ہوئے

کر لے اے فصاد ناکامی تجھے اپنا شکار — پیشتر سے ہین مرے بازو و پر ٹوٹے ہوئے

باغبان کے فیض سے اک روز ہون گے بارور — آتما مین گیان کے انکر جو ہین پھوٹے ہوئے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پوری دکھلاتا ہین قرآن کی اصلیت کو … میرے مقصد کا سرانجام نہوں نے پایا
اور بہی مجکو بہت کچہہ نہین کتا بین لکھنا … دل مین جو کچہہ تھا وہ ارقام نہوں نے پایا
دہرم پال آدمی ہی تک پہونچی شعاع تحقیق … پر عرب مین یہہ اثر عام نہوں نے پایا
عظمت وید کی تعلیم سے افغانستان … ہان ابھی ہند نے بے دام نہوں نے پایا
کابل و ایران مین پہونچی نہ صدا تہی میری … ویدون کا دیشون مین کچہہ نام نہوں نے پایا
کی تفاسیر بہت سے نے پئے دفع جہاد … دور قرآن سے یہہ الزام نہوں نے پایا

بارہا بحث چہڑی مجھ سے ہے قرآن کیلئے
پر یہہ ثابت کبھی الہام نہوں نے پایا

ہے جو آپس مین تنفر مین اوسے کم کرتا … پریم اب ہندو مسلمانون مین باہم کرتا
ہین پڑھاتا وہ سبق جس سے پرسپر ہو سلوک … ایک کو دوسرے انسانون کا ہمدم کرتا
اسپرٹ ہے جو جہادی مین مٹا دیتا اسے … سبکو ہمدردی کے اسرار سے محرم کرتا
سنتے ویدون کی صداقت کو اگر اہل عرب … ہر بشر گردن تسلیم کو خود خم کرتا
وید اقدس کی سچائی کا انہین کرتا مطیع … گالیان دیتے جو مجھکو تو نہ کچہہ غم کرتا
چیخ حیوانون کی سنتا جو دم ذبح کبھی … خون ناحق یہ بہت سخت مین ماتم کرتا
وقت پرواز جو چلتی کسی طائر پہ غلیل … خون آلودہ جبھی دیکھتے پر نم کرتا
دہنی بندوق جو ہوے رمیدہ یہہ کبھی … اوس کی رکھشا کیلئے کوشش پیہم کرتا
مانس بھکشن کی جو ہے چارون طرف آگ لگی … آب خنجر سے نہین دہرم سے بر ہم کرتا
چھوڑ کر زوجہ کو کردیتے ہین مٹی یہہ خراب طلاق … خوب اس رشتۂ پاکیزہ کو محکم کرتا
اہل اسلام کو بتلاتا ہین سر آنکھون پر … لیکن آیات قران درہم برہم کرتا
ایک ہوجاتی پرستش خورش و پوشش بھی … سب کو مین تابع آئین مسلم کرتا
ان پڑھاتا ہین انہین پیچ وہا گئے گو دہی … اپنے احباب کو مین رحم و محبت کرتا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نظمہائے مثنوی

آریہ بیر کی چتا

اسلام از پیغام جالندہر — مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۶ء

نظم

جس کی الفت مین لگا زخم ہے لاؤ اوسکو
مضطرب ہون مری چھاتی سے لگاؤ اوسکو

جسم تو باقی نہین راکھ نچھاور کردو
اب چتا پر ہی مری لاکے دکھاؤ اوسکو

کسلئے ہائے کیا قطع تعلق اُسنے
مجھسے وہ روٹھ گیا ہے تو مناؤ اوسکو

صدمۂ غم سے کہین حال نہ ابتر ہو جاے
میرے مرنے کی خبر تک نہ سُناؤ اوسکو

عشق مین جسکے یہہ شمشان مین ڈیرا ہی کیا
ہو چکا ہجر بہت اب تو ملاؤ اوسکو

شیفتہ حُسن کا تیرے ہے تجھے کرتا یاد
میری جانب سے یہہ پیغام سُناؤ اوسکو

کسکی ارتھی سر بازار چلی جاتی ہے
رنج پہونچیگا بہت یہہ نہ بتاؤ اوسکو

روز سرگرم فغان رہتا ہے ہر ذرۂ خاک
جو صدا آتی چتا سے ہے سُناؤ اوسکو

آگ کے شعلے بھڑکتے ہین یہہ کیون مرگھٹ مین
بیکلی اوس کے سوا کچھ نہ جتاؤ اوسکو

دل شکستہ یہہ مرے رشک مسیحا سے کہو
جسکو کشتہ ہے کیا خود ہی جلاؤ اوسکو

پھر شہادت کیلئے جسم کرونگا تیار
یہہ تمنا ہے مری جلد جتاؤ اوسکو

جی کے سو مرتبہ سو بار چھری کھاؤنگا
میرا اُپدیش جو ہے صاف بتاؤ اوسکو

غیرت حور ہے معشوق مرا آریہ سماج
لاؤ لاؤ مری آغوش مین لاؤ اوسکو

چاہتا تھا جو مین وہ کام نہونے پایا
حیف ہے کچھ بھی لئے اسلام نہونے پایا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اپ الہامی کہے جاتے ہین لیکن اس مین — دور از عقل فسانے ہین نہین ہے یہ خیال

سانپ لاٹھی سے بنے اونٹ بنے پتھر سے — آپ نے دیکھا بھی ہے ایسا کہین، ہے یہ سوال

روشنی پھیلی ہے سائنس کی اور منطق کی — آجکل ایسے گپوڑون کا ماننا ہے محال

آپ کا اور ہمارا تہا عقیدہ ویدک — اس جدائی کو فقط گذری ہین تیرہ سو سال

مین نہین چاہتا اب اونکا اعادہ کرنا — ایک سو سولہ (۱۱۶) جو قران مین غلط ہین اقوال

ہل گئی جن کی بدولت سے زمین اسلام — دین احمد مین پڑا آج ہے جن سے بھونچال

سب تفاسیر و احادیث ہوئی ہین ردّی — فلسفہ روپی سمندر نے دیا پانی ڈال

کس طرح مانے کوئی آدم و حوّا کا ظہور — آج حکمت سے نکلتی ہو جہان بال کی کھال

کیون برا مانتے ہین آپ خفا ہوتے ہین — دشمنی سے تو دکھایا نہین قرآن کا حال

آپ کی ہی تو کتب سے ہے مری تحقیقات — اپنی جانب سے کہون کچھ بھی مری کیا تھی مجال

میری تحریر سراسر ہے عداوت سے بری — غور سے دیکھوگے گر پاؤگے ہمدردی کمال

غور فرمائین ذرا آپ بچشم انصاف — ایسا لکھنے سے مجھے ملتا تھا کیا جاہ و مال؟

کوئی ایمان سے بتلائے یہ ثابت کر دے — ایسی تصنیف سے کیا مین نے کمایا زر و مال

کوئی کہدے تو مزے مین نے اڑائے کیا کیا؟ — کیا کیا جمع پئے عیش عیال و اطفال

نامور مجھ سے زیادہ ہین ہزارون لاکھون — جو کہ ہر علم مین اور فن مین رکھتے ہین کمال

اصل مین بات یہ ہے مجکو جو سچ آیا نظر — اوس کا اخفا مرے سینے کو ہوا ایک وبال

تشنہ لب وادئ مذہب مین پھرا کرتا تھا — چشمۂ وید سے مجکو جو ملا آب زلال

ہو سکا یہہ نہ گوارا کہ اکیلا ہی پیون — آپ کے ہاتھ مین خالی ہی رہے جام سفال

اسلئے جملہ مذاہب کو دیا مین نے پتہ — تاکہ پیاسے جو ہین لیکر وہ کرین استعمال

جو سخن ہمدردی و الفت مین کہا ہو جو برا — ایسے الفاظ نہین ہوتی ہین بدخواہی پہ دال

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مدعا تھا کہ مسلمانوں میں جیتھوں مل کر
اپنے بچھڑے ہوئے متروں سے ہوں شیر و شکر

اے مرے پیارے مسلمانوں رہو تم خوشحال
میری خواہش یہہ نہیں ہے کہ تمہارا ہو زوال
شاد و آباد رہو عیش و طرب سے خورسند
علم و دولت سے کرے تمکو خدا مالا مال
پر میں مجبور ہوں اس سے کہ قرآنی مذہب
اس کی تعلیم ادہوری بھی ہے اور ناقص بھی
اس کی تردید جو کی میں نے کرو مجکو معاف
زوجہ بن جائے بہلا ماموں چچا کی دختر
کتنی مکروہ ہے یہہ رسم طلاق و متعہ
بعد مردوں بھی نہ چھٹکارا ہوا ہوتے سے
جب سے قرآن نے کئے غصب حقوق نسوان
ہے شفاعت کا بھروسہ معافی کا اسے
"آفرین باد برین ہمت مردانہ تو"
پھر تو بس ایک ہیں ہم آپ ہیں جنتی بھائی
ہونہ قرآنی جہاد آپ کا پھر عالمگیر
آریوں اور مسلمانوں میں کیونکر ہو پریم
ایسی ہی باتیں ہیں وجہہ حسد و بغض و عناد
آپ کے جتنے عقیدے ہیں وہ سب انکے خلاف
آپ کی کوئی خطا اور نہ مطلق ہے قصور

میرا منشا یہہ نہیں ہے کہ تمہیں پہونچے ملال
نہ تمنا ہے یہہ دل میں کہ رہو تم پامال
آرزو یہہ ہے کہ بیگانہ تمہارا ہو بال
چاہتا ہوں ہو ترقی پہ تمہارا اقبال
غیر لوگوں کی خاطر ہے گرفتاری کا جال
کھیلئے اس سے زمانہ میں نہیں نیک اعمال
دیکھکر ایسی بطالت کو رہوں چپ تہا محال
کیسا تہذیب کا اخلاق کا ہے استیصال
کیا نہیں نفس پرستی کی لئے ہے یہہ چال؟
کیونکہ جنت میں بھی ہے حور سے غلمان سے وصال
آریہ ورت کی بس ہے وہی تاریخ زوال
کوئی انسان کرے کیسلئے اچھے افعال
آپ کہدینگے جو دیکھینگے مرا استدلال
مذہبی بیر کو دو اپنی طبیعت سے نکال
نادر و احمد و محمود کی بھدی ہے مثال
گائے کے گوشت کو وہ سمجھیں حرام اور یہہ حلال
مذہبی خاص عقیدوں کے ہیں جھگڑے جنجال
یہہ چلیں سمت جنوب آپ چلیں سوی شمال
یہہ تو قرآن کی تعلیم کا ہوتا ہے حال

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اپنے اُپدیش سے اے دوستو ہرگز نہ ہٹو

ہین کہان سامنے آہین تو سماجک لیڈر
جو کہ شدّہی کے لئے رہتے ہین ہردم طیار
چھوت چھات آدمی کا کھنڈن جو کیا کرتے ہین
شودر اور دوج کے خطابات بھی جو دیتے ہین
خاندان والون کے اجداد سے کر کے محروم
جو کہ مطعون کراتے ہین زمانے بھر مین
منصفی سے یہ بتائین یہہ کہین راست مجھے
آپ چھوتے ہین ہٹا کر جو کھلائین نہ انہین
آپ سمجھین نہ اگر اون کو حقیقی بھائی
آپ کے مت کو نہین کوئی کرے گا منظور
اور بھی چیزون کا محتاج ہے انسان مگر
مادّی خواہشین ہوتین نہ کبھی بھی اوسکو
ہون فراہم نہ اگر جملہ ضروری اشیاء
یاد رکھئے کہ مشن ہو نہین سکتا پورا
منقضی ہو گئی چوتھائی صدی سے زاید

جو کہ پنچایتی ڈھکلی سے بنے ہین لیڈر
جو کہ نردید قران کرتے ہین با شور و شغر
جو کہ گن کرم کا ہین دیتے ورن پہ لکچر
جو کہ ڈلواتے ہین زنّار گلے کے اندر
جو کہ کرواتے ہین اب مذہب جدّی سے حذر
جو اڑھا دیتے ہین ذلت کی بدن پر چادر
شدّہ ہوتے ہین جناب شادیان انکی ہون کدہر؟
کس جگہہ رہ کے کرین عمر کو اپنی وہ بسر؟
پھر یہہ بتلایئے کس طرح سے ہو اونکی گذر؟
سچے دل سے جو نہ اون کا ہو اسنکار آدر
یہہ تو مانا ہے صداقت کا زبردست اثر
روح کے ساتھہ اگر جسم کو رکھتا نہ بشر
کم ہین وہ شخص جو دلدادہ ہون تیھر ہیہ پر
اس خرابی کا ازالہ نہ ہوا کچھہ بھی اگر
اہل اسلام بہت تھوڑے ملے ہین آ کر

یہ ہی باعث ہے کہ یہہ آپ کا سچا مذہب
تیس پینتیس ٣٥ برس مین بھی نہ پھیلا گھر گھر

آریہ ویرو! قدم آگے بڑھاؤ تم بھی
زندگی اپنی بمسرت سے بلی دان کرو
جسم فانی کی کرو دل مین نہ مطلق پروا
دھرم رکھشا کے لئے سیس کٹاؤ تم بھی
کچھہ نہ گھبراؤ اگر جان سے جاؤ تم بھی
شوق سے زخم کوئی سینہ پہ کھاؤ تم بھی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو معاند ہیں تمہارے نہ دکھاؤ انکو
واسطے سچ کے کرو قطع تعلق سب سے
ہے جو آپس میں نفاق اسکو مٹا دو مترو

اے محبان وطن ملک ترا کہتا ہے بحال
سچ پہ قائم رہو با حوصلہ و استقلال
گر گئی دیش کی حالت ہے اسے پھر کو سنبھال

پھر گرو سارے زمانے کے تمہیں بنجاؤ
پھر ہر اک ملک تمہارا ہی کرے استقبال

یہہ ہدایت ہے مری آریہ مترو تم کو
رنج و راحت میں رہو اونکے ہمیشہ کو شریک
رکھو تحریر میں تقریر میں دائم یہہ لحاظ
ہاں احسان کا مطلق نہ کرو دہیان کبھی
جس سے توہین ہو کچھہ یا کہ ہو تضحیک اونکی
اون کے اخبار و رسائل جو ہیں منہہ پھٹ پڑے تو پڑے
ہو چکی اب تو ہے قرآن کی بہت کچھہ تردید
ہاں اگر سخت ضرورت ہے تو مجبوراً تم
خاص جو کام ہے وہ آپ کا یہہ ہی ہے فقط
زندگی آپ کے جسموں میں ہے گر کچھہ باقی
ترجمے ویدی کتب کے عربی میں کر کے
اپنے جیون کو کرو دہرم کے اوپر قربان
قول اور فعل کو تم اتنا بناؤ اعلے
خوبیاں وید کی دکھلاؤ عمل سے اپنے
وید کا مفسر تمہاری حرکت ہو ہر اک

بھول کر بھی نہ مسلمانوں سے تم دویش کرو
جسجگہہ اون کا پسینہ بھی پڑے خون دیدو
اون کو ہرگز نہ کسی لفظ سے پہنچا دکھہ ہو
تمکو دشنام بھی گر دینے لگیں مت بولو
ایسے فقرے ہی نہ تم اپنی زبان سے بولو
ایسا انداز نہ زنہار روا تم رکھو
اسکے پیچھے مرے احباب زیادہ نہ پڑو
خاص تہذیب کے پیرایہ میں بیشبہہ کہو
کہ سبھی وید مقدس کی ہدایت پہ چلو
مشنری بن کے ابھی ملک عرب کو جاؤ
ساری تصنیف کو بغداد کی جانب بھیجو
پر کسی شخص کے مطلق بھی مخالف نہ بنو
دوسرے اہل مذاہب پہ تمہیں سبقت ہو
یکتی پرمان پہ اب زور نہ سب ختم کرو
اپنے آچرن سے ہر ملک کو ششدر کردو

عظمت وید مقدس ہو تم کرتے مدام

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ذبح کرتے ہو جو سلیکے پھرن بیٹھے ہین
اون کے انھون سے اوسی جلد چھڑاؤ تم بھی

جب یہہ نشچیت ہے کہ مرجانا کسی دن ہے ضرو
پھر نہ کیون اسکے لیے جان لڑاؤ تم بھی

اب دل وجان سے ہو شیفتۂ آریہ سماج
مثل سوامی کے طبیعت کو لگاؤ تم بھی

برہمچاری بہی رہو اور ہو سنیاسی
یوگ کریا مین پٹن بن کے آؤ تم بھی

پھر تو بے شبہہ بلاشک ہے یقین کامل
آریہ سارے زمانے کو بناؤ تم بھی

خامیان جتنی تمہاری ہین وہ سب دور کرو
اون کو زنہار نہ دانستہ بھلاؤ تم بھی

عیب اور نقص جو تم مین ہین فنا کر ڈالو
شرم کے مارے نہ دم بھر کو چھپاؤ تم بھی

نوکری کرنے کی خاطر نہ کرو ترک سماج
مثل گرودت کے کچھ کر کے دکھاؤ تم بھی

مہرشی کی جو ہدایات ہین اون کے آگے
گردنین جوش عقیدت سے جھکاؤ تم بھی

جانے والا ہے رسائل کو رشی کا اپدیش
اسکو معراج ترقی پہ چڑھاؤ تم بھی

باغبان نے تھما دیا باغ تر و تازہ تمہین
دویش اگنی کے نہ شعلون سے سکھاؤ تم بھی

راستبازی کا تبر ہاتھ مین لیکے ہر دم
دھجیان نخل تعصب کی اڑاؤ تم بھی

ہو گئے سوتے ہوئے تمکو برس پانچ ہزار
بخت خفتہ کو بھلا اب تو جگاؤ تم بھی

رحم و انصاف سے مذہب کی ترقی کے لیے
غیظ مین آکے کسیکو نہ ستاؤ تم بھی

کشت و خون کا نہین وہ آج زمانا ہرگز!
خوف شمشیر جہادی سے نہ کھانا ہرگز!

راج انگلش ہے نہین ہے کوئی نادرشاہی
اپنے بدخواہون سے دہشت مین نہ آنا ہرگز!

دے رہی زور سے ہے لاٹھی حقیقت یہ صدا
پھانسی چڑھ جانا پر ایمان نہ گنوانا ہرگز!

حکمران نے تمہین آزادی مذہب دی ہے
اب خیال امت کہ اپنے نہ ڈبانا ہرگز

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہو رہے چار و نطرف سے ہیں ہزاروں حملے
دھمکیاں دشمن کی سُن کر نہ کرو کچھ کھٹکا
سُوکھ جائے نہ رِشی کا یہ لگایا پودا
بھاگنا کھیت سے شیر دل کا نہیں ہرگز کام
اُنپہ بندوق ہے تمپر بھی ہے بندوقِ زبان
پھیلتی جاتی ہے تعلیمِ قرآن و انجیل
ہے شدھی جملہ ہنودون کے بنا گنے سینہ سپر
قلعۂ دھرم کا نگران ہو بہا خون سی مرے
ہوگا بدنام بہت نام کٹا دو گو تم
تم میں خونِ کپل و جیمنی و ویاس ہی گر
سیکڑوں ہوتے ہیں عیسائی مسلمان ہر سال
جان من تن کو بھی اور دھن کو تجھا ور کردو
بیٹھا مرنے پر بھی پرچار میں آئی نہ کمی
کام تحریر سے ہو جتنا رسالوں سے کبھی
دستِ دشمن سے کلیجے میں چھری کھاؤ مدام
گولہ باری سے غنیموں کی نہ اصلاً جھجکو
علم و عقل آج زمانے میں ظفر پاتے ہیں
بزدلی چھوڑ کے بنجاؤ بہادر پیارو!
پڑ گئی آج تلاطم میں یہ کشتیِ سماج
خبط میں پا کے طمع سے جو مسلمان ہوے
ویدرولی جو گئے ہیں نادانی سے کٹے وہ

نکلو میدان میں اب خون بہاؤ تم بھی
بر سرِ تیغ قلم اونکو دکھاؤ تم بھی
سینچ کر خون سے کچھ اسکو بڑھاؤ تم بھی
جان دیدو نہ مگر پیٹھ دکھاؤ تم بھی
ہاں مقابل سے کبھی جی نہ چراؤ تم بھی
وید کے نام کو بٹہ نہ لگاؤ تم بھی
سر بکف ہو کے ذرا سامنے آؤ تم بھی
استخوانِ خشت کے بدلے میں لگاؤ تم بھی
حوصلہ کر کے اس عزت کو بچاؤ تم بھی
کچھ دنوں نام کو رشیوں کے چلاؤ تم بھی
اپنی ہستی کو نہ اس طرح مٹاؤ تم بھی
دھرم کے واسطے سروسو مٹاؤ تم بھی
ایسا پتھر کا کلیجے کو بناؤ تم بھی
ہر طرف وید کا اب ناد بجاؤ تم بھی
ہاں مگر تیرِ دلائل کو چلاؤ تم بھی
اُنپہ سائنس کی اک توپ چلاؤ تم بھی
بحث سے غیروں کو مفتوح بناؤ تم بھی
ذات پات آدمی کے بندھن میں نہ آؤ تم بھی
ناخدا ان کے اسے پار لگاؤ تم بھی
بُردباری سے انہیں پاس بٹھاؤ تم بھی
ہاں دلیری سے شدھی [illegible] کو بچاؤ تم بھی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اب یہاں لچھمن جتی سیتا کے دیور ہیں بھلا — بجز بھابھی کے قدموں کے نہ کچھ دیکھیں ذرا

پُتر چلتے ہیں پتا کی آگیا کے برخلاف — اور بھراتاؤں میں رہتا ہے پرسپر اختلاف

زوجہ و شوہر کے باہم بھی نہیں ہے اتفاق — بلکہ ہر اک بات میں ہر وقت رہتا ہے نفاق

عورتوں کے ہوچکے حالات ہیں ازبس خراب — آشرم گرہست کا اب ہوگیا بالکل عذاب

کہنا سیتاجی سے لیں ابلاؤں کی اکثر خراب — مورکھا ان پڑھ لگیں رہنے یہ مثل جانور

ہوگیا ہے قوم کے دل پر کریتی کا رواج — اب نہیں رسم سوئمبر کا کہیں پاتا رواج

رام لیلا کھیلتے ہر سال ہیں لیکن کبھی — تیرے جیون سے سبق لیتے نہیں بھولے سے بھی

سب دروپدی راجودھیا کی نہیں کرتی ہیں یاد — شکل اپنی اون کو دکھلا کر دو دل اون کا شاد

جس زمیں پر کھیلتے تھے تم رکھو اوس پر قدم — اوس کی چھاتی کو کرو ٹھنڈا کہ ہے وہ پُر الم

ہاں وہی آئے زمانہ پھر اجودھیا کے لئے
مُردہ بھارت ورش اپنے اصلی معنوں میں جئے

نظم

[illegible] — [illegible]

اے یتیموں سے کچھا ہنے والو! — حُبِّ قومی نباہنے والو!

اے محبانِ بیکسانِ قوم — اے بہی خواہ جانفشانِ قوم

اے مربی مجمعِ طفلان! — اور ہے کون ان کا باپ نہ ماں

اے اناتھوں کے پالنے والو! — اون کی بدحالت سنبھالنے والو!

آپ ہو وارثوں کے ہر کشٹ — دیتے ہو اون کیواسطے جان تک

آپ رکھتے ہیں اونکو دل سے عزیز — دیتے ہو اون کیواسطے ہر چیز

آپ ہی سمجھتے ہیں سب سامان — آپ ہیں اون کے درد کے درمان

آپ کرتے ہیں اونکی غمخواری — پوری کرتے ہیں حاجتیں ساری

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دسہرہ

[illegible] اردو قوم ہمدم

۱۵ اکتوبر سنہ ۱۹۱۰ء

اے دسہرے! اے مقدس دن جو تو آیا ہی آج
تو علم جس فوج کا ہے رہ گئی وہ کیوں جدا؟
جن گلوں کی تو ہے خوشبو وہ بھی تو آتی نظر
ہے نشانی جنکی تو ہم اون سے ملتے بار بار
تجھکو آنا چاہئے تھا کب بھلا اون کے بغیر
تیری سج دھج ہی نہیں ہوتا تو اون کے ہمرکاب
زیب و زینت تیری ہو جاتی دوبالا بس گھڑی
کرتی قدموں پر مہاراجہ کے پرجا دمبدم
اور جو اپنی کہانی تھی ادسے کرتے بیان
وہ محافظ ملک کے رکھشک ہے ہیں جو دھرم کے
کیسی ہے سیتا مہارانی پتی برتا بھلا
لکشمن مہر اخوت کا نمونہ تھا عجیب
رام کو پاس عہد یا اتنا تھا مد نظر
دشمنان ملک کو وہ ڈھونڈتی تھی مدام
خیر سے پیغام پہنچانا بہار کروفر تو!
اے رگھو کل بھوشن! اب برباد ساری قوم ہے
نسل تیری ہو جس کی نادار و مفلس انگل
بادشاہ وقت جو تھے وہ گداگر بن گئے
ان دنوں تیرہ [illegible]

رام سیتا کو نہیں ہمراہ کیوں لایا ہے آج
کس لئے کشتی سے تیری ہے الگ اے ناخدا!
چاندنی جن کی ہے تو دکھلائی دیتے وہ قمر
وہ بھی درشن دیتے جن ہیروں کی ہے تو یادگار
قافلے کو چھوڑ کر انساں کہیں کرتا ہے سیر؟
شان و شوکت اور رونق تیری ہوتی لاجواب
رام لچھمن کی سواری ہوتی جس دم آ کھڑی
سجدے ہر جانب سے ہوتے اونکو ہر جا دمبدم
کیفیت دینی و دنیاوی ہی جو کہتے عیان
گذرے ہیں احساس رکھنے والے قومی شرم کے
گشت چودہ سال کا بن کو ہے کہنا بھلا
جسکو بھائی کی بدولت دکھ ہوا لاکھوں نصیب
کی گئی اون سے کئے سیتا اجودھیا سی بدر
راون آدی سے بہادر کا کیا قصہ تمام
رو کے کہدیتا یہ کل افسانہ پرسوز تو!
سب جگہ بدنام اور رسوا تمہاری قوم ہے
عیش و عشرت نے ہے چھینا ہر بشر کا قلب و دل
جو کبھی آقا تھے دنیا کے وہ نوکر بن گئے
اب نہیں [illegible] شاہ زمن

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قہقہہ خندہ زنی میں خوب ہوتی تھی بسر
گھنٹے لگتے تھے مری زیبائش پوشاک میں
کر کے اب مجھ سے جدا اک ہمنشین لاجواب
تو نے بتلایا کہ فانی مادی آفاق ہے
تو نے سمجھایا کہ ہر انسان ہے بشکل حباب
تو نے درشایا کہ دل دینا نگار دہر کو
کی ہدایت تو نے ہے مجکو کہ مت کر دوستی
تو نے دکھلایا کہ یوں انسان ہوتے ہیں فنا
ایک لحظہ میں اچانک انقلاب آتے ہیں یون
بلبلوں کے سامنے گل ٹوٹتے ہیں اس طرح
تو نے یہہ میرے لئے نشچت کرایا ہے اصول
یہہ سبق تو نے پڑھایا مجکو اے میرے رفیق
دی نصیحت ہے کہ اب ترک تعلق میں کروں
درشٹی گوچر ہو رہا دنیا میں ہیں سب تماشا ن
نیست و نابود کر دوں سب پرانے سنسکار
تو نے بھوگوں کی حقیقت سے کیا آگاہ ہے
اس نے پلٹا دیدیا ہے زندگانی کو مری
اب نہ بھولوں گا تجھے اے ساعت فرخندہ فال
تجکو بھولوں میں اے کرم گستر تجھے رکھونگا یاد
اے مرے نور و زندگی کے تجوز فرحت آفرین

میرے چہرہ پر تبسم رہتا تھا شام و سحر
دیر ہوتی تھی حصول لذت خوراک میں
تو نے بتلایا کہ سب سامان تھا مثل سراب
دہو کہ اک دن کھائیگا وہ اسکا جو مشتاق ہو
ہو گئے مجکو عیاں سب ہی صورت نقش بر آب
جان کر مصری ہے کہاتا اپنے ہاتھوں زہر کو
جی نہ پرکرتی کی چیزوں سے لگاؤں پھر کبھی
اس طرح سب کو نہ بردتی ہے لیجاتی قضا
عاشقوں کی گود سے معشوق چھن جاتے ہیں یوں
قمریوں سے سرو دایم چھوٹتے ہیں جس طرح
اب کسی کے ساتھ ہی کرنا محبت ہے فضول
آج سے خاتون تنہائی کو رکھوں گا شفیق
چھوڑ کر آبادیوں کو جا کے جنگل میں رہوں
صفحہ ہستی پہ پائیگا نہیں بالکل نشان
جملہ ترغیبات سے بالکل رہوں پرہیزگار
تو نے ہی ویراگ و شم دم کی بتائی راہ ہے
مجھ سے ملوایا ہے سچی شادمانی کو مری
سہو ہونے کا نہیں تا زیست بھی تیرا خیال
بعد مردن بھی تو اے دلبر تجھے رکھوں گا یاد
ہے مبارکباد تجھکو آفرین صد آفرین!

۱ ؎ لوگ کی دہی ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آپ پر منحصر ہے اون کی خوشی
دیکھہ سکتے نہیں ہوا و نکو دُکھی

آپ پر منحصر ہین راحت و رنج
محو نالہ ہون یا ترانہ سنج

آجکل موسم زمستان ہے
اور بچّون کا جسم عریان ہے

رات دن اب ستاتی ہے سردی
جان کو کھاے جاتی ہے سردی

کانپتا اون کو دیکھتے ہین جب
ہوتے ہین آبدیدہ فوراً سب

آپ دریا دلی سے لین گر کام
تو یتیمون کو کچھہ ملے آرام

اپنے بچّون کی طرح اونکو بھی
آپ ہونے نہ دیجیے گا دُکھی

اپنے بچون کے واسطے مخمل
اور بیواون کے واسطے کمبل

نوین اپریل ۱۹۰۳ع کی شام

اے نوین اپریل کی شام اور ۱۹۰۳ اونیس سو تین
اے تلطف زیر پیاری ! ! اوہ ہمدرد و معین

اے مری وقتِ مُصیبت دستگیر غمگسار
تھین آفت مین مری سب سے زیادہ دوستدار

تو نے جو احسان کیے کیونکر کرون اون کو بیان
طاقتِ اظہارِ شکریہ نہین رکھتی زبان

عشرتِ عالم کو سمجھا تھا مین دل مین لازوال
حظِ نفسانی پہ قربان کر چکا تھا جان و مال

جاہ و دولت و زن کا نشہ تھا چڑھ گیا
مجھکو پاگل کر دیا تھا اسقدر تھا بڑھ گیا

اندریون نے دہوکے دیکر مار ڈالا تھا مجھے
کہکے امرت تھا پلایا زہر کا پیالا مجھے

مادی آسایشون کا ہو چکا تھا مین غلام
ہر گھڑی لہو و لعب سے ہی مجھے رہتا تھا کام

رنگ رلیون مین گذرتے تھے مری آٹھون پہر
غرق تھا و شیون کے ساگر مین ہوا مین سر بسر

کر دیا تھا میری حالت نے مجھے راحت طلب
یا یہہ کہیے کھا گئی تھی کثرتِ عیش و طرب

دل مین بستی تھی بھری ہر وقت نقلی انبساط
بھا گئی اپنی طبیعت کو تھی مصنوعی نشاط

ایک تمسخر مضحکہ مین رہتا تھا مشغول مین
معنی لفظِ اجل بالکل گیا تھا بھول مین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اتنی گنجایش کا تو کاشانہ خاطر نہیں
تھوڑی تھوڑی بھی جگہ ملجائے جس میں بالیقین

آگیا ہے تنگ تم سے سینہ سوزان مرا
تم بہری جاتی ہو اوس میں اور یہ جاتا ہے پھٹا

جب سما سکتی نہیں ہو کسلئے آتی ہو تم؟
کیون نہیں دل میں ذرا بھی اپنے شرماتی ہو تم

دم گھٹا جاتا ہے میرا باز تم آتی نہیں؟
مین مرا جاتا ہون مجھپر رحم تم کھاتی نہیں

تم مجھے رکھنے لگین ناحق پریشان ہر گھڑی
صورت آئینہ ششدر اور حیران ہر گھڑی

چت کو لگنے نہیں دیتین پرانایام مین
بگھن اکثر ڈالتی ہو اس مقدس کام مین

دق اگر مجھکو کیا تمنے زیادہ جان لو
اب بھی رنجیدہ مجھے رکھا تو بس یہ جان لو

چھیڑ کر پہلو سے دل کو پھینک دیگا یہ ابھی
نام تمہارے سے فدا ہرگز نہ لیگا پھر کبھی

شکوہ آریہ سماج

ہے آریہ سماج جو تجھ میں بڑی کمی
ہٹ یوگ راج یوگ کا عامل نہیں کوئی

مین پستکون کے پڑھنے کو تو جیسے سینکڑون
اور ودیا گیان داتا بھی ملتے ہیں سینکڑون

اک راج یوگی نے تری بنیاد تھی رکھی
گویا کہ تجھ میں یوگ سے ہی جان تھی پڑی

پھر کتنا شوک ہے کہ ترے حلقہ میں آج
ابھیاس کا رہا نہیں مطلق کہیں رواج

اس سے نہ صرف نقص ہے تیرے کمال میں
لے جا رہا ہے تجکو یہ بالکل زوال پر

تیرے مقلدین ہیں تجھ سے نکل رہے
ستہ ماتون کے زینہ سے ہیں خود پھسل رہے

تھیاصوفی جھگڑون میں کوئی ہے [illegible]
ہے رادہا سوامی کرپا جو کوئی ہوا خدا

ویدانتی گرو کا کوئی ہو گیا مرید
اسلامی مرشدون کا کوئی ہے بنا مرید

تعریف کرتے رہتے ہیں سب [illegible]
جو خامیاں ہیں تجھ میں جتاتے نہیں تجھے

دھرمی صدا اوٹھاتا ہے ہمسا کوئی اگر
چارون طرف سے ٹوٹ پڑتے ہیں تیر کی طرح

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تجھپہ تن من دھن سبھی کرتا رہوں گا میں فدا
سچے دل سے تیرا گرویدہ رہوں گا دائما

شکریہ

آریہ سماج [illegible] سہاورن ۱۹۰۶ء

شک نہ ہو کیوں بیاں ہم سے مہاشے یہاں
جنکے قدم سے مکان آج ہے رشک جناں

وہ مقتدر رسا ایسا کہاں تھا بھلا
متروں کا ہو جمگھٹا اور بنے یوں سبھا

سوامی دیانند کا ہمپہ یہہ احسان ہوا
اوپدیش جو کر کے دیا ہمکو یہہ کچھ دیا

دہرم سے ماہر کیا ویدوں کا ماہر کیا
ایشور کو قادر کیا حاضر و ناظر کیا

ہم میں جو تھا نہ ہر کار سب ہے یہہ اشتہار
دہرم دیا تہا بسار پھر ہے کیا دوستدار

اپنے بزرگوں کا حال گیا یہی وجہ زوال
تھے جو عدیم المثال اون کا کہاں وہ کمال

ہمکو نہ تھی کچھ خبر آتا تھا کچھہ نظر
سمجھنے کہتے تھے زہر تر صورت شمع سحر

نام کرن سنسکار کا نتھا کچھ بھی وقار
رقص زناں سے تہا پیار پھر وہ ہے تھی خواستگار

دہرم کا شیدا ہوں دہرم کی خدمت کروں
جان سے حاضر رہوں اسکے سوا کیا کہوں

دہرم سے شرمندہ ہوں سامنے منہہ کیا کروں
دہرم کا یوں دم بھروں اور نہ کچھہ اسکو دوں

تجھ سے نہ کچھہ ہوسکا دہرم کی خاطر فدا
دان نہ کچھہ بھی دیا من تن نہ کچھہ بھی گیا

نظم

ہجوم آرزو

[illegible] ۵ جون ۱۹۰۶ء

اے ہجوم آرزو! تجھکو کہاں تک قید کروں؟
ایک دو کو دون گر تو ہمکو کہاں استھان دوں؟

تموج کی صورت چلی آتی ہو تم تو بے شمار
ہوں تمہارے واسطے پہلو میں دل بہی صد ہزار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پکے تھے وہ اپنی دھن کے ایسے | آتے تھے وطن کے شہر سن کے
بغداد کے بھی خلیفہ مامون | ذی مرتبہ خوش سلیقہ مامون

بلوا کے حکیم اس جگہہ کے
کھاتے تھے دوا مدام اُن سے

خاکستر آریہ مسافر

شمشان تو بتا دے چتا لیکھرام کی | جس جا پہ لاش آریہ بہادر کی تھی جلی
جی چاہتا ہے طوف کروں اوس کا عمر بھر | گھوما کروں ہمیشہ میں اوس کے ادھر اُدھر
تھوڑی سی راکھ لیکے ملوں اپنے جسم پر | جو مُردگی سی آگئی جاوے وہ زود تر
تھوڑی سی چاٹوں جس سے طبیعت میں جوش آئے | ٹھنڈے بدن میں میرے جو گرمی کو جلد لائے
تھوڑی سی ڈالوں آنکھوں میں سُرمہ کے طور پر | ہنگامِ ذبح جس سے یہ روئیں نہ لمحہ بھر
کاترپنا رہے نہ مرے دل میں نام کو | اپنا گلا کٹانے میں خطرہ ذرا نہو
کھٹکا رہے نہ جس سے حیات و ممات کا | اُڑ جائے اُنس زندگیٔ بے ثبات کا
دھوؤں میں ہاتھ عمرِ دو روزہ سے باخوشی | ہر وقت اپنی موت کو سمجھوں میں دل لگی
ڈسنے لگیں جو تن پہ تو مطلق نہو خیال | نیزے پہ سر ٹنگے تو ذرا بھی نہو ملال
سواگت مصیبتوں کا میں کرتا رہوں مدام | خوش آمدید رنج و الم کو کہوں دوام
عیش و طرب کو چھوڑ کے جور و جفا سہوں | تیاگوں محلّہ کو سفر میں رہا کروں
ہر چار میں اوستادوں میں مشکل ہزار بار | پیش آئیں دقتیں مجھے ہر وقت بے شمار
دُشواریوں کا ہو سبب مجھسے ہر دم مقابلہ | جسمانی سختیوں کا پیہم مقابلہ
دیدوں ترکا دلوں کو میں چیلنج زور سے | دُنیا کی کوئی چوٹ نہ مغلوب کر سکے

۱ بھوگول ہستاملک صفحہ ۶۴ - ۶۳

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تیسر فدا کو تجھ سے شکایت ہے یہ بڑی
شکوہ یہی زبان پہ رہتا ہے ہر گھڑی

نظم

سالانہ جشن سبھا کی تحسین ۱۵ فروری سنہ ۱۹۰۸ء

عروج بھارت

تھا آریہ ورت سب کا استاد ۔ ہر علم کیا اسی نے ایجاد
تھا جملہ فنون کا یہ بانی ۔ دنیا پہ تھی اس کی مہربانی
ہمہ دان اسے دہر مانتا تھا ۔ نکتہ دان اسے فلک جانتا تھا
اسنے ہی سکھائی نور باقی ۔ رکھتا تھا مہارت اسمین کافی
ریشم کو روئی کو خوب دھنتا ۔ پھر اس سے نفیس کپڑے بنتا
زربفت بنانا اور کمخواب ۔ دیکھا بھی نہ تھا کسی نے در خواب
اسنے ہی کئے تھے پہلے طیار ۔ ہیں مخزن[۱] علم میں یہ اذکار
نجاری سے آپ تھے خبردار ۔ پیشہ مین لوہار کے تھے ہشیار
تلوار بنانا جانتے تھے ۔ کھٹر[۲] مین چلانا جانتے تھے
ہین طب کے بعض قدیم ماہر ۔ ششرت کو کیا جنھون نے ظاہر
مشہور ہے جن کی چرک تصنیف ۔ کرتا ہے زمانہ جن کی توصیف
جسکا گیا ترجمہ عرب مین ۔ اندر یورپ کے پھیلا[۳] سب مین
یونان کو مصر کو ہے اقرار ۔ بھوگول[۴] پہ ذکر ہے یہ تکرار
بھارت مین پڑھے علیم ان کے ۔ یہان آکے پڑھے حکیم ان کے

ضروری نوٹ) ۱ مخزن علوم جلد ۷ نمبر ۱ - ۲ ہسٹری آف میڈیسین مسٹر وائز صاحب صفحہ ۱۲
۳ مخزن العلوم جلد ۷ نمبر ۱ - ۴ بھوگول صفحہ ۱۳ -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آہ و زاری اب نہ ترپائیگی ان معصوموں کی
آپ کا جس قوم میں ہو فخر ہے اس قوم کو
رائے دینے والے تو انسان ہوتی ہیں بہت
پر عمل کے کرنیوالے ہیں دیکھے خال خال
رُعب اہلِ خاندان سے جو نہ مطلق کچھ ہوئیں
دشمنانِ ہند سے خوف جو کرتے نہوں
مرحبا صد مرحبا تو حوصلہ جتواری لال کی
شادی میں شامل ہوئے تھے ساکنانِ نگادلہ
تھا نہیں افرادِ قومی میں کسیکو اختلاف
مہرشی کے فیض کا کرتے ہیں شکریہ ادا

دیویوں میں قوم کی ہوگی نہ ہرگز ابتری
پیشقدمی کرنے والے ہوتے ہیں بس ایک دو
شیخی کرنیوالے بھی داعی ہوتے ہیں بہت
[illegible]ہیں باصد مسرت طعنہ ہائے پُر ملال
[illegible]ستہ داروں کی دباغت سے جو ہرگز ہیں
دھمکیوں سے جو کہ پنچایت کے کچھ ڈرتے نہیں
آج بنسی قوم میں پیدا یہ کی اچھی مثال
لایق توصیف ہیں سب ساکنانِ گدلہ
کام اعلیٰ ہے زبانِ حال سے کہتی ہے صاف
جسکے اُپدیشوں نے دکھلایا ہے یہ دن آج کا

خوش نصیبی پر نہ اپنی ناز ہو کیونکر فدا
ہمکو حاصل افتخارِ شرکتِ شادی ہوا

آریہ مہتر پتی [illegible]

نظم

کنیاؤں سے کویدن

پیاری بہنوں ہو چکی ہے دیش کی حالت خراب
مرد تو مردوں کے اندر کر رہے ہیں کچھ پرچار
عیش و عشرت چھوڑ کر ہیں کام اپنا کر رہے
کوئی گروکل کے لئے ترکِ وکالت کر چکا
کوئی گھر کو تیاگ کر بھگت بنا ان کیلئے

بیٹیوں کی بالوں نے کردی ہے حیثیت خراب
بیسیوں ان میں تو سچے ملک کے ہیں جان نثار
واسطے اطفال کی تعلیم کے ہیں مر رہے
کوئی کالج کے لئے قربان راحت کر چکا
کر چکا سر دو کوئی فدا ان کیلئے

ملک سماجی پنڈت منتری جی مہاراج مہاتما منشی رام جی لالہ ہنسراج جی بی۔ اے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

روٹی بھی گر نہ ملے تو آنچ جائے نہ حوصلہ
بے ہمتی کہیں بھی دکھائے نہ حوصلہ

دھرم اُنتی کے شوق میں سب کو میں چھوڑ دوں
سمبندھ بیوی بچّوں سے فوراً ہی توڑ دوں

زر کی طمع نہ آئے مرے پاس تک کبھی
بے لاگ ہو کے کرتا رہوں سیوا دھرم کی

ہر وقت سر ہتھیلی پہ میرا دھرا رہے
ہاں خوفِ قتل مجھکو نہ کچھ بھی ڈرا سکے

جائے نہ دھن درستیِ اسلام کی کبھی
پروا کروں نہ دشمنیِ عالم کی کبھی

جا کر عرب میں اوم کے جھنڈے کو گاڑ دوں
باطل پرستیوں کے عقیدے اکھاڑ دوں

ڈنکا بجاؤں مکہ مدینے میں وید کا
پیغام دوستوں کو میں دوں اس نوید کا

لوگوں سے اینٹ کھاؤں نہ تکلیف دوں انہیں
ست دھرم کی شرن میں محبت سے لوں انہیں

پھر کامیابیاں مرے قدموں کو چوم لیں
اکبر شہ جماعتیں مجھے صد آفریں کہیں

پورا کروں جو آریہ مسافر کا ہے مشن
دینِ محمدی سے رکھوں رات دن لگن

افغانی بھائیوں کو میں چھاتی سے لوں لگا
تفریقِ مذہبی کے بکھیڑے کو دوں مٹا

بچھڑے ہوئے جو ہیں کئی صدیوں سے مہربان
ہو جائیں جذب پھر صفتِ اہلِ خاندان

ثابت کروں انہیں کہ ہیں ہم نسل ایک کی
اک وید مت کے ماننے والے تھے ہم سبھی

ہمسے ملیں وہ ہو کے شگفتہ و شادمان
اپنوں میں آ رہے یہ گروہِ برادران

پھر اس طرح سے قوم کی ترقی بہم کریں
ہو ایک دوسرے پہ فدا جان و مال سے

نظم

[illegible]

آفریں صد آفریں لالہ کیشی لال جی
قابلِ تعریف ہے ہمت دلیری آپ کی

اپنی دختر کا کیا عقدِ ثانی آپ نے
بال بیوہ بنت کی شادی تو صد خوبی آپ نے

سینکڑوں اجڑے ہوئے آباد گھر ہو جائینگے
جو جہاں میں سنتے ہیں وہ شکر ادا کرینگے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خوہ غفلت سے کرے گی نہ یہہ پھر ہوشیار

نظم

شکوہ زبان بحالتِ بخار

اری منحوس چھپیا! تو نے یہ کیسا غضب ڈھایا
نہیں چھپہ سال سے دم بھر کو تو مجھکو ستاتا تھا
بری لگتی نہیں تجھی روکھی سوکھی روٹیاں تجھکو
طلب تجھسے نہ تھی اچھی مٹھائی کی نہ تب تجھکو رہتی تھی
نمکین اسپر جو تھا ان کو دی دوجے چیزیں ملتی
نہیں یہ ذائقہ معلوم ہوتی تھی کسی صورت
نہ کھانے اور پینے کیلئے کرتی تھی فرمائش
مگر تجھکو بدل ڈالا بخار روزمرہ نے
نہیں دنیا کی کوئی چیز ظالم تجھکو بھاتی ہے
کبھی کھٹے کی جانب اور کبھی میٹھے پہ مائل ہے
اثر نے دیتی وقفہ نہیں اک حلق کے اندر
تجھے واضح رہے رہنا کہ یہہ تو ہو نہیں سکتا
نہ یہ ممکن جو شاہانہ سامنے تیرے ہیں حاضر
نہ رکھنا چاہیے امید یہہ صحرا نشینوں سے
گئے وہ دن کہ جب ہاتھوں میں دولت رہتی تھی
گھر کی گھستے گھستے ہاتھ اونکی ٹوٹ جاتے تھے
یہی بہتر ہے تب [illegible] تجھ [illegible] بھی رہتی تھی

ارے دو تولہ ماس! آفت یہ بیڈھب مجھپہ تو لایا
جو تیرے آگے آتا تھا وہی بہو جن کو کھاتا تھا
گلا تجھ میں نہیں ہرگز خدا بھی اے زبان! تجکو
کسیکی دال کو یا ساگ کو بھی تو نہ کہتی تھی
وہی محسوس ہوتی تھی تجھے ہر طرح سے اچھی
نہ خوراکِ مرغن سے تھی تجکو الفت و رغبت
کہ تیرے سامنے آتی ہوئی ڈرتی تھی فرمائش
دیا پلٹ عجب اس غمگسار روزمرہ نے
ستم ہے دودھ سے اور ان سے بھی گھبراتی ہے
چھوڑا ان کو سکھا تیرا مزہ سے تمادل ہے
بس اب زندگی کرنی پڑیگی صرف پانی پر
لذیذ و بامزہ کھانا ہے تیرے لئے پکتا
عرق شربت مفرح اور چٹنیاں تیری طرح
بھلا کیا کام ان بکھیڑوں کا ہے خلوت گزینوں سے
ملازم اور اہلِ خاندان تکلیف سہتے تھے
دوا کی فکر میں دم نوکروں کے چھوٹے جاتے تھے
الگ ہے خوف کی تنگیں ہر دم رہنے والے تھے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بے ریت اور لڑکیون کا ہے کہاں گر ذکر کھلا | انکی شکشا کو طبیعت سے دیا بالکل بھلا

دیویو! اپنی ترقی کا نہیں تمکو خیال | فاضلہ عورات کا مطلق نہیں معلوم حال

گارگی و میتری کا تیاگ کی زندگی | آج تک شاید کبھی لیکچر نہیں تمنے پڑھی

کیا خبر تمکو کہ منڈن کی تھی کیسی استری | بحث میں شنکر سے جسنے خود کری تھی ہمسری

تمکو آگاہی سلبھا سے نہیں کچھ بھی ہوئی | پر غش اتر چہ مہاراجہ جنک سے کر چکی

سامنے گذری تمہارے ہے کوئن وکٹوریا | دہر میں جس کی حکومت کا ہے سکہ چل چکا

اپنے استحقاق کو تم آپ ہی حاصل کرو | اپنی بہبودی کی خاطر اب پرشوں سے نہ ڈرو

خود گرو قربانیاں اپنی جماعت کے لئے | بند گھر میں مت رہو اب اپنی حرمت کیلئے

جاؤ مستورات کو گھر گھر میں سمجھاتی پھرو | فائدے تعلیم کے ہر طرح دکھلاتی پھرو

بعض تم میں خانگی دھندوں سے ہو بالکل جدا | اور دل و جان سے کریں اپکار اپنے دیش کا

بعض کنیائیں رہیں اب برہمچاری عمر بھر | با خوشی اپنے کو وہ رکھیں کنواری عمر بھر

بیوہ دیویاں ودھوانی شودری و آئیبا کی مثال | دائمی رکھیں تجرد وہ رہیں عالی خیال

رات دن اپنے مشن کی دھن ہو اون کو لگی | زندگی بھر میں نہ ہونے پائے فرصت لمحہ کی

لڑکیاں ایسی بنا کنیا مہا ودیالیہ! تو | جو پھریں اطراف میں اپدیش کرتی کو بکو

آمادہ ایثار نفسی کا بھرا جن میں ہو خوب | تا دم کو تمہارے جن سے ہو نقص و عیوب

مستقل تم بھی دلواؤ ادھیاپکا بھی دیویاں | چھتری اگر وکل میں پرش کا ہو نہ ہرگز بھی نشان

پھر ودوشی بن کے سب اور اپدیشک کا کریں | تاکہ اچھی طرح بھارت کی جہالت کا کریں

مبر ادمر ہر جاتا پھر آپ کی احسان مین | جنگل سے ڈھنگ کے پیدا نہ ہو حیوان جہاں

اوم دورست اپنا دنکست پورب اور مغرب | اس کی شہرت کا بھی پھر چوگل میں ڈنکا بجے

آپ کا بھائی فدائے ایک دوست گزار

مطبع ... پرنٹنگ ... برہمچاری ... کیلو دیالہ ... [illegible]

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جانتے یہ بھی نہیں ہم ترا مسکن ہے کہاں
رنگ اور ڈھنگ نہیں کچھ بھی ترا ہے عیان

ایسے گمنام کی تعریف جو کرتے ہیں بشر
یہ نہیں معلوم انہیں خوبیاں کیا آئیں نظر

مجکو دیکھو کہ زمانے میں ہوں میں لاثانی
سارے آفاق میں قایم ہے مری سلطانی

آسمان اور زمین میں نے بنائے ہیں سب
ہیں رچے میں نے ہی شمس اور قمر و روز و شب

ذرہ ذرہ سے عیان ہوتی ہے میری عظمت
شش جہت میں ہے چمکتی مری شان و شوکت

آتما بولی کہ اے مادہ تو کیا ہے چیز
فہم و ادراک کی طاقت ہی نہیں تجھ میں تمیز

تیوہار جنم اشٹمی ۱۹۰۸ء

اے کرشن! آج تیری ولادت کا زہے
کہتے ہیں ہم بھی بجوش مسرت سے تیری جے

ادیتہ برہمچاری تھا اے نوجوان تو!
شہرت نہ کیوں ہو تیری شجاعت کی چار سو

توڑی تھی وہ کمان جو کسی سے نہ ٹوٹی تھی
لاثانی یہ دکھائی تھی تو نے بہادری

اک مست ہاتھی کو بھی لتاڑا تھا زور سے
مشہور پہلوان پچھاڑا تھا زور سے

خونخوار راجہ کنس کو تو نے مٹا دیا
پرجا کے ساتھ خوب یہ اپکار تھا کیا

گیتا وہ لاجواب ہمیں دی کتاب ہے
پر گیان اور نیتی سے ہر ایک باب ہے

نقش قدم پہ تیرے ہمیں چلنا چاہیئے
یہ دن کیا تھا سب نے مقرر اسی لئے

پر حیف ہے کہ اس میں جو کہتے ہیں لوگ
شطرنج اور تاش سدا کھیلتے ہیں لوگ

بیدار اس لیلا کا ہیں تماشے دکھا رہے
لونڈوں کو بیچ طبلوں کو ہیں خوش بجا رہے

متھرا کے جانے والوں کو معلوم ہے یہ بات
کیا کیا وہاں پہ ہوتے ہیں افعال واہیات

ہا! تیری جنم بھومی کو کس نے بنا دیا
ایشر جو تو تھا تیرا اسے مٹا دیا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

۱۵ ستمبر ... ۱۲

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سمجھتے تھے نہیں جس وقت اپنے جسم کو فانی
ہمیشہ اُن روز ون طبیعت مین بہتر تھے جہل و نادانی

ذرا سے درد سر سے مضطرب ہو جایا کرتی تھے
جبھی ین کو اپنی دلواسے تھے ہو یونہی دن گذرتے تھے

سمجھکر عارضہ کو شیر ہم ہر وقت ڈرتی تھے
گر ہستی مخصوصون مین آہ جیتے تھے مرتے تھے

ہر کام اپنا کبھی دو ماہ سے کم مین نہ چلتا تھا
مرض آنکھون کا اور کانون کا ہر دم جان کھاتا تھا

حکیم و ڈاکٹر کو ماہواری فیس ملتی تھی
مگر دل کی کلی جب بھی نہین اکبار کھلتی تھی

مگر پچیس سال اپنی زندگی آزاد گذری ہے
کہون کیا اِن دنون جس طرح ہو دلشاد گذری ہے

علالت اور بیماری رہی ہین دور تھرا تی
نقاہت ناتوانی بھی رہی سب مجھ سی گھبراتی

اطبا کی نہین محمولی تو بھی ہوتی زیبہ تھی
ہو نہین کوڑی بھی دینے کی نہین پڑتی ضرورت تھی

مگر یہ ہو گئی آب و ہوا نے ہے اثر ڈالا
ہر اک کو مبتلا رنج مین ہر اسوقت کر ڈالا

اودی چکر مین آئی ہے فدا کی تندرستی بھی
گو جو رے ساتھ ہو کر منسلک آئی ہے سستی بھی

کوئی حجیا کو سمجھا دے کہ گر یہ ہی رہی عادت
طعام ماحضر سے گر رہی آتی سمجھنے نفرت

تو کر لینا تین تجکو چھری سر کاٹ ڈالیگا
نہین جوش غضب سے تیری عقدت دیکھ بھالیگا

نہ ہوگا ہم سے سادھارن منشون کو لو کچھ بہنا
تجھے لذت پرستون کے دلن مین چاہیئے رہنا

نظم

آتما اور پرکرتی کا سنگرام

آتما سے کہا پرکرتی نے جا کر اکدن
گاہ دنیا کا نہین کون سنا ہوا مجھ بن

کہ سپتا ہم کا تیرے نشان کی ہر خبر
کیا حسب و نسب ہے نہین سوشن ہمیر

نہین معلوم سمجھتے تری صورت کیسی ہے
مین ہی آگاہ کیا کرتا ہے کیفیت ؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوتے تھے جس مقام پہ پنڈت ہمیشہ بڑے — چکلے ہیں رنڈیوں کے وہاں آج کل کھلے
کر لیجے جنم تجھ سے پھر تو یہاں اے شرد وہی — جس سے کہ اپنے دھرم پہ قائم ہوں ہم سبھی
سوشل خرابیاں جو ہیں ہو جائیں سب وہ دور — جاری ہو دیش بھر میں ہم سبھت و سرور

اپدیش یہ ہوا آپ کے ہر آدمی فدا
سادھن سے مستحق ہو ہر اک شخص موکش کا

سوامی کی جنم بھومی

کیا تھا رحم اے گجرات! یہ بہت بڑا تو نے — دیانند اپنے پہلو سے عنایت تھا کیا تو نے
تجھے اے کاٹھیاواڑ! آفریں صد آفریں زیبا — ہمیں ایک برہم دینا کر کے پیدا تھا دیا تو نے
ترا اے جنم بھومی مور دی احسان کیوں نہ ہیں — برس پچیس تک آغوش الفت میں رکھا تو نے
تری آب و ہوا میں اُن دنوں کیسا اثر ہوگا — کہ جس سے دھرم مارگ کا بنایا رہنما تو نے
مبارک سنہ تو اے اُنیس سو چوبیس تھا کیسا ١٩٢٤ — کہ اپنے عہد میں سوامی کی ڈالی تھی بنا تو نے
اگر دیکھے کوئی تاریخ دیرینہ تو ہو ظاہر — وہ گر بس سن نے لیا شہرت کا حصہ جو لیا تو نے
ہوئے تجھ سے بیشتر بودھ اور شنکر بھی زمانہ میں — مگر اب سے ہیں انکے دیا سب کو بھلا تو نے
حقیقت میں ترا ہی کام تنہا ہے مبارک دن! — کپل اور جیمنی کا کر دیا تھا سلسلہ تو نے
تجھے ہے مرحبا صد مرحبا او دیچ برہمن کل! — تھا ویدک دھرم کی کشتی کا بھیجا ناخدا تو نے

تجھے دھنباد ہم دیتے ہیں اے سوامی کی ماتا جی!
کہ بےچھیاں ایسا بیٹا اپنے جنا تو نے

اتہا جس نے چاروں سمت ویدک دھرم پھیلایا — ہزاروں حملے رد کر کے جس نے وہ دلیں گھبرایا
کئی تجھ سے ایسا ہی تخم ہیں کہ سنگھی ناگری اکثر — کرائے یاد ان کو نہیں جو گیت تھے اکثر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بھگتون نے تیرے سدہ کیا پد چلن سب تجھے
دِبھچار کے لئے تری دیتے نظیر ہین
اے یوگی راج! تو نے یہہ گیتا مین تہا کہا
اس وقت ہے زمانہ نہین اندھکار سچ رہا
ہر جا اشانتی سے منش بے قرار ہین
آ جلد تو ہمارے گناہون کو دور کر
متھرا ترے الم مین بہت بیقرار ہے
دیوار و در یہ اب ہے اوداسی برس رہی
بازارون سے تباہی کے آثار ہین عیان
کوچے گلی مین ایک نحوست ہے چھا رہی
جلے رہی تھی دہرم ٹپکتی ہے ہر طرف
دیکھو جدہر جدہر ہی تباہی کا ہے سمان
محمود کی چڑہائی سے پامال ہو گئی
آنکھون مین جن کے لعل تھے وہ پانچ مورتین
وہ بت ٹرے ٹرے کہ جو چاندی کے تھے بنے
سب چھین کر روانہ وہ غزنی کو کر دیا
چھبیس روز رہ کے تہ و بالا کر دیا
آنکھون سے اہل شہر کے جمنا روان ہوئی
کتنے محل وہان کے زمین دوز ہو گئے
جیسے کبھی شوالے تھے مسجد مین بنگئی
بچتی جہان کنتہا مین پتھر ہنہانے ہیں جہان

سب انتہا زنا کے لئے دی ہین زن تجھے
اوباشیون کے دام مین لاکھون اسیر ہین
دنیا کے پاپ ہرنے کو آتا ہون مین سدا
ست دہرم کا کہین نہین ملتا ہے کچھ پتا
اب اہل ملک سخت ذلیل اور خوار ہین
بھارت کے جنگ کی ہو تلافی کسیقدر
ہر وقت تیری یاد مین تجھبین وہ زار ہے
سب دشمنون کو تیرے نہایت ترس رہی
بربادی و تباہی جا رکھے اُجڑے مین عیان
حسرت ہر ایک سمت مین ہے خاک اُڑ رہی
چالون کی روشنی ہی چھلکی ہے ہر طرف
گوم اور گیان کا کہین ملتا نہین نشان
غارت گری کے ہاتھ سے کنگال ہو گئی
کہہ سکتے مین سے عرض کہہ سکتے ہین ہم جنہین
تیرتھ کا تھا وطن ان کے سوا ہون پر لدے
تڑوا دیا مورتون کو بڑا کام بھی کیا
وہ ظلم کون سا ہے جو اُسنے نہ تھا کیا
گھنٹون کے منھ سے شور آہ و فغان ہوئی
مسمار ہو کے قوت کی بندرا مین ہو گئے
برجبا دکھائی دیتے ہین متھرا مین اب کئی
جس جگہ آج محلس رندانہ ہے وہان

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہمین ہے یاد کرنا اس کی گردش کا اثر دیکھا — مٹایا ہے اوسی کو جسکو اسنے ناسُور دیکھا

یہی بھارت ہیہ چہر انقلاب ہفت مہ گردیکھا

ہر اک عالم کو فاضل کو بہت کچھ تر نظر دیکھا — ہر اک شیوہ زبان جادو بیان کو جانچکر دیکھا

ہزاروں مولوی پنڈت کو ہنگام سفر دیکھا — پھرا ہیں چارسُو دنیا میں ہیں نے ہر بشر دیکھا

مثال لیکھرام ابتک نہیں کوئی مگر دیکھا

مسلمانوں سے کوئی بھی نہ آیا سامنے اُسکے — نہ عیسائی نے اگر لب ہلایا سامنے اُسکے

کسی نے جب ذرا قابو نہ پایا سامنے اُسکے — سُنا اپدیش جسنے سر جھکایا سامنے اُسکے

دم تقریر باتوں میں یہ جادو کا اثر دیکھا

لو دیکھو حجت الاسلام میں کیا ہے قلم توڑا — ڈرایا لاکھ لوگوں نے صداقت کو نہیں چھوڑا

خدا انصاف سے کہنا کہ ہے یہ حوصلہ تھوڑا؟ — کسی ہلت کسی مذہب کے حملوں سے نہ منہ موڑا

اگر سچ پوچھئے اوسکو برا سینہ سپر دیکھا

ہوا کیا دل میں نادم جب کھلی قرآن کی اصلیت — کٹا کیسا نسخہ اوسنے حد ہوشکی جو کیفیت

نہیں زنہار ہوگی ایسے مذہب سے اوسکو رغبت — ہوئی دین مسلمانی سے از حد ہی اُسے نفرت

اوٹھا کر خبط احمدیہ کو جسنے اک نظر دیکھا

تنزل میں پڑے تھے ہم نہایت تھا برا عالم — دشا اب کیا ہماری ہوگی رہتا تھا یہی غم

بھی کٹنی نوحہ خوانی آہ وزاری تھی یہی ہر دم — ہمسارا دہرم مردہ ہوچکا تھا قابل ماتم

یہ زندہ ہوگیا پھر آپکے جسنے ادہر دیکھا

نہیں ہے شوکت کچھ ہم میں پنڈت جی کی مرنیکا — اگر ہے مرد دل پر غم میں پنڈت جی کے مرنیکا

اکبرا انتہا ہے اک غم میں پنڈت جی کے مرنیکا — مچا کہرام یہ عالم میں پنڈت جی کے مرنیکا

فغان و آہ و نالہ سے نہ خالی کوئی گھر دیکھا

نہیں بچا اگر طوفان اوٹھا دے آج رو رو کر — نہیں بیجا تلاطم کردکھلائے آج رو رو کر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گئے جب آشرم میں تپچوپت بھی کرلیا دھارن
پڑھایا رودر آدھیائے بھی سوامی کو بزرگون نے
رشی پیدا ہوئے یہ چونکہ شیوی خاندان میں تھے
پہ چلے سوامی تھے دسوین سال میں جس وقت اون کے والد
پتا شیوراتری اُپواس کی تاکید کرتے تھے
مگر ماتا مخالف تھی کہ طاقت ہے نہیں اسمین
ویاکرن آدی کا اور وید کا بھی پاٹھ کرتے تھے
چلا آتا تھا پشتون سے جو عہدہ جمعداری کا
کمائی تھی نہیں اون کے یہاں جگیشا کی متعلق بھی

ودیہی جو گایتری سندھیا کی تھی اوسکو کیا ازبر
یجر کی سنگہتا کرنے لگے پھر یاد خوش ہوکر
اسی کارن بزرگون نے انہین پڑھوایا تھا پھر
وہ کرتے پارتھو پوجن تھے سادھارن طریقہ پر
کہ نو شرون کتھا اور پرگرت اور برت دھارن کر
یہ سمجھ بھوک کی سختی اوٹھائیگا ابھی کیونکر
یجر کی سنگہتا کو چودہوین میں کرلیا ازبر
زمینداری و ساہوکاری بھی اچھی تھی اونکے گھر
زمیندارانہ اونکا ٹھاٹھ تھا عزت تھی بالاتر

سواری بھی سپاہی بھی غرض ہر شے مہیا تھی
جو کرنا چاہتے تھے دیر ہوتی تھی نہ دم بھر کی

۱۸۹۴

یہی اٹھارہ سو چورانوین ہے قابل شہرت
لکھا الہام کا ہونا ہے ستیارتھ میں اسکو ہی
اسی صحبت میں تھا شیوراتری کا برت کروایا
اسی سے مہرشی کے دل میں شنکا ہوگئی پیدا
یہ سوچا مارنے والا جو ہو بیدنا دیوتون کو
بھلا ایسا بھی ہوسکتا ہے کیا جو سبکا شکتی ہے

اسی میں مہرشی کو بت پرستی سے ہوئی نفرت
بیان ہے تہذیب الاخلاق میں اسکی ہی بابت
اسی شب پنڈی پر سے تھا وہ چوہا لیگیا کچھ
مہادیو آور ہے یا یہی یہ ہوگئی حیرت
اوسے اک جانور سے قتل کرنے کی نہیں طاقت
اوسے اپنے تحفظ کے لئے حاصل نہیں قدرت

مخمس

[illegible] — [illegible]

عدو نے جب کبھی دیکھا اوسی تخریب پر دیکھا
نہیں چھوڑا ہے اس کمبخت نے عالم جدھر دیکھا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(٣) لوٹ سو چاندی کے سونا بیس من تخمینہ لیا
پھر تھانیسر مین چلائی خوب تیغ قتلِ عام
اپنے بھائی قید کر کے اسجگہہ سے چھہ ہزار
پھر نگر کوٹ آ کے لوٹا اور کیا غارت اسے
(٥) تھانیسر کا بھی بت خانہ توڑا اس طرح
تاکہ اوسکو راستے مین گاڑ کر اوسپر چلین
قید کر کے بھیجے جب دو لاکھہ ہندو اپنے ملک
(٦) بکڈالے حیف دو دو روپیہ مین آدمی
پھر بھی پیارے ہندوو! کیا کیا سنائیں اون عادتین
آپ کو صلح رہے ای ہند کے نو مسلمون!
زورِ تلوار کے پھیلا ہے دینِ احمدی
آپ کا مت ہم پکیتون کو سامنے قائم رہے
اپنے اصلی دین مین اک روز آ جاینگے آپ

مورتی سب لوٹ دین متھرا کا لوٹا سبہ مال
خود کشی راجہ نے کر لی مار کر اپنی عیال
لے گیا تھا جانب غزنی وہ اُس کمبخت سال
جتنی دولت تھی وطن پر ساری لی اُسنے نکال
غزنی پہونچا یا اوسے تھی مورتی جو بیمثال
سب مسلمان روند کر پیرون مین کر دین پائمال
صورتِ ہندوستان آیا نظر غزنی کا حال
یون خریدا تھا مسلمانون نے ہمکو شکل مال
کسقدر سہتے رہے ہو سدا رنج و ملال
ابتدا مین جبر سے مانا تھا اسلامی خیال
مذہبی خوبی کوئی گھڑ سے تو ہے امرِ محال
یہہ نہین اس کی ہے طاقت یہہ نہین اسکی مجال
کیونکہ کچھہ ست دھرم کی رہنی لگی ہے دیکھہ بھال

پھر محمد غوری نے لوٹا بنارس کو بڑا
اسنے بتخانے دئے تھے خاک مین ناکل ملا

ستے یورش کی تھی گکھڑون پر نہایت زور سے
سب مین ہند عبادت گاہون کو کر کے تباہ
اسجگہہ مسجد بنی جسجا تھا مندر سومنات

سب مسلمان ہو گئے جب تنگ اُنکو کر دیا
بختیار خلجی نے ڈالی مسجد کی بنا
یہہ ستم شاہِ علاؤ الدین رکھتا تھا روا

آئینہ تاریخ نما صفحہ [illegible] مفتاح التواریخ حصہ اول صفحہ [illegible] تاریخ ہندوستان صفحہ [illegible] صفحہ ٨٨ تاریخ ہندوستان [illegible] صفحہ ٣، تاریخ ہندوستان [illegible] صفحہ ١٠٥ تاریخ ہندوستان صفحہ ١٠٦ تاریخ ہندوستان - ١٢

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہیں بچپا ہے جو تو دریا بہائے آج رو رو کر ۔۔۔ نہیں بچپا جو تو سب کو رلائے آج رو رو کر

غضب کا صدمہ جانکاہ تو نے چشم تر دیکھا

گیا پھر زمانہ دستبرد سے پژمردہ تھا یہ گلشن ۔۔۔ گیا ہے جمع پھر برباد ہونیکو تھا یہ خرمن

کیا آباد پھر پنڈت نے یہ اُجڑا ہوا مسکن ۔۔۔ دوبارہ لوٹ کے اپنے ہاتھ سے اوسکو کیا روشن

جو ویدک دھرم مدہم صورت شمع سحر دیکھا

پے تحقیق مذہب پستکالہ کر دیا قائم ۔۔۔ نظر آنے لگا اب ہم پر ہم پر آریا قائم

ہوئی ہر شہر میں قصبہ میں موضع میں سبھا قائم ۔۔۔ ہوئیں اُپدیش سے اونکے سماجیں جابجا قائم

نہال آرزو بر بعد مدت یہ ثمر دیکھا

کوئی یہ بھی ہے شاخ یاسمین گلزار ہستی میں ۔۔۔ کھلا سکتی ہے یہ بھی گل کہیں گلزار ہستی میں

زمین شور ہے اس کی زمین گلزار ہستی میں ۔۔۔ ستم کی جڑ ہری رہتی نہیں گلزار ہستی میں

کبھی بھی پھولتے پھلتے نہ ہمنے یہ شجر دیکھا

صدائے سکھرام بر مظالم اسلام

{از رسالہ آریہ مسافر جالندھر بابت ماہ نومبر و دسمبر ۱۹۰۹ء}

آپکو اے ہندوؤ معلوم ہے کچھ اپنا حال ۔۔۔ ظلم کی شمشیر سے ہوتے رہے کیونکر حلال

دشت و خودی ہوئی اسقدر کس کے سبب ۔۔۔ کر دیا قدموں نے کس کے یوں سراسر پائمال

ہو گئے تم سے جدا اپنے کروڑوں بھائی کیوں ۔۔۔ وجہ کیا جو آگیا ہے قوم میں اتنا زوال

تم نے سنے ہیں محمود کے کچھ یا نہیں ۔۔۔ سختیوں سے جن کی تمکو کر دیا ہے زیر بال

جب گئے کنارے گنگ کے توڑتے مندر کئی ہزار ۔۔۔ کتنی بیوہ اور انا تھا اور کئی ہوئی خستہ حال

بلا [illegible] ہندوستان [illegible] تاریخ بمبئی [illegible] تاریخ [illegible]

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

[۱۷] اک محمد تھا پسر قاسم کا جس نے سندھ سے
قید میں چوتھائی لاکھ انسان سے زائد کیا

(۶۰۰۰) چھہ ہزاروں سے گئے بغداد کو نذر و پیس
کچھ کو بھیجا اور کچھ کو باہمی بانٹا گیا

لوٹ کر مندر بہت مسجد بنی دیوال مین
تین دن تک خوب قتل عام بھی جاری رہا

بہمن آباد و قلعہ مین کیا تھا جھگڑی
چھہ ہزار اُن لوگون کی آئی تھی ناحق ہی قضا

اور مقید کر لیے تھے آدمی جو تہائی لاکھ
جن مین ہاتھ آئی تھین دو راجہ کی دختر باحیا

جو خلیفہ کے حرم مین بھیج دین بغداد کو
کچھ دنون کے بعد پھر دیوار مین اُنکو چنا

[۱۸] قاعدہ جاری عمر رضہ نے یہہ کیا تکلیف دہ
صرف ہندو ہی کرین تحصیل جزیہ کو ادا

[۱۹] جبکہ قطب الدین نے میرٹھ کو جیتا ظلم سے
سب مندرون کی مسجدین بنوا کے چھوڑین جا بجا

قبضہ مین جس وقت آیا اوسکا لنجر جبھی
نصف لاکھ اپنے برادر تھے دئی ہم سی چھڑا

[۲۰] بختیار خلجی نے جب سر کیا ملک بہار
منڈے سر جتنے برہمن تھے اونہین مروا دیا

[۲۱] پھر علاؤالدین خلجی نے سوئے کھمبات فوج
بھیجکر حملہ مین کٹوا دئے بے انتہا

جو ملی اس لوٹ مین تھین عورتین چوتھائی لاکھ
اون کو باندی اور بیوی کی طرح گھر مین رکھا

آپ کی غفلت سے بچھڑے آدمی ہین بیشمار
قوم کے دشمن بنے وہ تھے جو پہلے جان نثار

چھوٹ تھی پٹھان اور ہندو دلی سے نکل کھائے یہان
ورنہ اسلامی علم آتا نہ اس جا زینہار

بدسلوکی و نفاق آپس مین گر ہوتا نہ کچھ
دشمنون کو لڑ کے پسپا کرتے تم مردانہ وار

[۲۲] فتح کرنے کو تمہین جب آئی تھی فوج عمر رضہ
تھا پہ سالار کو اوسکے کیا تم نے شکار

پھر علی رضہ نے بھی یہان بھیجا تھا اک لشکر کثیر
کامیابی اونسے بھی پائی نہ تھی انجام کار

ہے ۱۷ صفحہ ۵۷ اظہار تمرناشک حصہ سویم ۱۸۸۳ء باراول ہے ۱۸ صفحہ ۵۸ اظہار تمرناشک حصہ سوم ۱۸۸۳ء - ہے ۱۹ تاریخ فتح المعاصر - ۱۲

ہے ۲۰ جہات ناصری ہے ۲۱ تذکرۃ المصادر ہے ۲۲ تاریخ ترمکہ صفحہ ۱۸۵۵ء

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

سنگ مرمر کی عمارت تھی بنی پٹن کی جسکے
جس کی تصویر بھی توہین کرکے دی گرا
کولا دیوی تھی جو بی بی رکھے صاحب کی حسین [9]
اور دیول دیوی بھی لڑکی اسکی خوبصورت تھی
اس مہم مین ہاتھہ آئی تہین جو دو عورتے اسے [10]
جتنے مندر تھے گرا ان کی جگہہ مسجد بنی
قتل سے تیمور کے دل کانپتا ہے آجتک [11]
سر کا مقتولین کے مینار چنواتا تہا یہ
ہندو راجاؤن سے بیٹی جس طرح اکبر نے لی [12]
جہانگیر کے بیاہ سے کردیا اونکو پشت
برہمن کو جبر نگا اچھوتی قوم سے
نصف سے زیادہ مسلمان ہوگئے ہندو وہان [13]
راگ خوہن اکثر یہان پر لال سنگھ تک ہوئے
تیغ تیز کو بھی شاہ قطب الدین نے [15]
تھا سکندر محمود غزنی بھی سفاک لٹیرے بڑا [16]
ہندو و اسلام دونون ہی کی سچے دین مین
مندر اور مورت بھی توڑ دئے دل کھول کر

اسکی ہی ہتک لوازمی سے نشان اُس کا مٹا
اور جو پُتک تھین اکی ہستی دیا سبکو جلا
اُسنے بیرحمی سے اپنی زوجیت مین لے لیا
اوسکو بھی شاہی حرم مین اُسنے تہا داخل کیا
اسکا یہہ برتاؤ اون کے ساتھہ مین جیسا ہوا
ہے مفصل تذکرہ مخزن رسالہ مین لکھا
ایک لاکھہ انسان کو تلوار سے کاٹا گیا
کشت و خون کو دیکھکر محظوظ ہوتا تہا سدا
اس کی پالیسی بھی ہے تاریخ مین حیرت فزا
عہد عالمگیر مین کتنے ہوئے بھائی جدا
ملت اسلام مین داخل ہوئے بے انتہا
دیکھو تاریخ مین قصہ ریانہ کی کتھب
اور کھشما چند اسطرح سے واکھمانان بنا
کان کاٹے اور زبردستی دیا کلمہ پڑھا
اک برہمن کا ذرا سی بات پر کاٹا گلا
اتنی سنتے ہی غضب مین آکر دی گردن اڑا
بند کردی ہندوؤن کی اسنے تیرتھ یاترا

[9] صفحہ ۹ [10] و ۳ تاریخ ہندوستان [10] رسالہ مخزن العلوم بریلی سنہ ۱۸۷۶ء جلد ۲ نمبر ۲ صفحہ ۳
سے ۸ تک [11] صفحہ ۳۰ [12] تاریخ ہندوستان مطبوعہ سنہ ۱۸۸۳ء صفحہ ۱۵۰ و ۱۵۱ مفتاح التواریخ
صفحہ ۲۴ [13] سیر المتاخرین صفحہ ۳۰ [14] تاریخ بلند شہر صفحہ ۱۳ [15] تاریخ بلند شہر صفحہ ۵۰ و ۶۳ و
[16] تاریخ بلند شہر صفحہ ۳۳۶ [16] صفحہ اول آئینہ تاریخ نما سنہ ۱۸۸۰ء صفحہ ۵۰

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

غیرت کو کسلئے کردین نہ چکنا چور ہم
جو کسو بھکشک ہے اوسکو ہم گئو رکھشک کرین
فرض سمجھین سب حفاظت کہراکنی روح کی
درپئے تخریب اور دشمن نہ ہوئے سے یہی ہون
خوب ہل جل کر ترقی کر سکین سب ایک ساتھ
رام لیلا تعزیون مین ہو نہ کچھ جھگڑا فساد
اور یہہ رسم پرائشچت تو پہلے سے جاری تھی یہان
۲۴ ویشیا کے اور کہاری کے کسانی بنگئے پتر
جانتے اس بات کو سب ہین بدھک تھے بالمیک
۲۵ گنگا لہری کا مصنف جب مسلمان ہو گیا
والئی جمون کی ہے رندھیر پرکاش اک کتاب

کیون نہ بدخواہون کو اپنا ہم بنائین مہربان
تاکہ ہو گھی دودہ سے بھرپور یہہ ہندوستان
جو بہائم کے لئے موذی ہین ہون راحت رسان
ہر گھڑی رہنے لگین جو شامل سود و زیان
آیا دھاپی کا ابھی یکلخت مٹ جائے نشان
آریہ جلسون کو دیکھین ہوکے دلمین شادمان
شودر سے پدوی رشی کی پاگئے اکثر یہان
جو وششٹ و ویاس و پراشر منی تھے بگیان
دیوتا جو ہوے ہین آج مشہور زمان
شدھ کرناؤن کا بھی گذرا نہین کچھ گران
جس مین شدھی کے لئے پنڈت ہین جملہ ہمزبان

پنڈتان کاشی و کشمیر کے ہین دستخط
کردیا جائز انہون نے تھے وہان جو وید خوان

مسدس [illegible]

ایک قحط زدہ بیوہ کا حالت نزع مین اپنے بچون کو مخاطب کرنا

پستا ساری سرشٹی کے رب کے سنگ
بند ہوگئے ہائے ہین ان کا رنگ

کہان بچون مین چھوٹے چھوٹے یہہ بالک
مخالف ہے اب ان کی آبرو ہو آنک

۲۴ پران کہتے ہین کہ وششٹ ویشیا پتر اور ویاس چھودری کہاری اور دیاس [illegible] بھٹ کہانی
کے لڑکے [illegible] ہوا تھا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بہت عرصے تک رہے پھر خلیفہ مامون رشید
تمنے وہ آخر مین مامون کو شکستِ فاش دی
کوئی زک پہونچا سکا تمکو جتا تھا نہین
معرکہ آرائیون مین تھے بہادر اور دلیر
کلمہ پڑھتے تھے نام کو سنکر تمہارے شور بیر
سینکڑون کیواسطے کافی تھا تم مین اک لشکر
کھو گیا تمکو تمہارا باہمی بغض و عناد
پھوٹ گھر مین پڑ گئی تم شیر سے بکری بنے
دو عمر کو اور مامون کو ہزیمت تم - مگر
طرف تمہارا نااتفاقی کا سبب اے دوستو!
دشمنی سے جے چند مین تھی اور پرتھی راج مین
گر یہ آتا مسلمان نہ آتی اس جگہ
کیون پکڑ کر چھوڑ دیتا وہ شہاب الدین کو
اپنے بھائی ہر طرح سے رہتے اپنے ننھیال

تمکو بھی جنگ و جدل کرنا پڑا چوبیس بار
جان لیکر ملک سے ہونا پڑا اوسکو فرار
تم شجاعت مین ہمیشہ سے تھے فرد روزگار
ہان غنیمون سے نہین ہاری کبھی تھی تمنے ہار
تھا جسارت اور تہور مین وہ اعلی اقتدار
ڈرتے گھبراتے نہین دم بھر تھے وقتِ کارزار
اسلئے اغیار نے تمکو ستایا بار بار
جسنے چاہا اوسنے ہی سر کو لیا دھڑ سے اتار
پھر محمد غوری و محمود سے کھا چاؤ مار
پست ہمت کر دیا تھا جسنے جسم زور دار
یون شہاب الدین نے آکر کئے تھے بہیہ وار
جڑ پکڑ کر ہو گئے مستقل اور پائدار
آہ! پرتھی راج گر ہوتا ذرا بھی ہوشیار
اس تنفر کی جگہہ ہوتا محبت اور پیار

پہلے سے تھا جنجالی زمانہ تھا بیان
غوری و غزنی و مغلیہ یہان تھے حکمران

قتل اور خونریزیون کا تھا نہایت زور شور
جو کچل سکتا تھا اوس کو ہم بلا سکتے تھے
پر جو موقع ہاتھ آتا تھا نہین تھے چوکتے
راج رنگ نہیں رہے اتنا ڈر نہین سلطنت کو ہمین

اسلئے ست دھرم پر آئی بہت آفت یہان
کیونکہ دل مین تھا ہمارے خطرہ و خوف نہان
جس طرح سکھپال کی تاریخ مین ہے داستان
کیون نہ بچھڑے بھائیونکی پھر کرین ہم شد بیان

دیکھو سلسلہ ۸۵ تا آٹھ تاریخ نما مفتاح التواریخ صہ ۸۸۲ طبع ثالث حصہ اول۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہاں بیٹھوگے کس سے کھاؤ پیوگے؟

تمہیں کون بھیجے گا گروکل میں بچو!
ابھی برہمچریہ میں رکھنا تھا تمکو

نہ اوپ نین تک بھی ہوا ہے ابھی تو
بنانا تھا ودوان اے میرے پترو

ہوی ایک دل کی تمنا نہ پوری
امنگیں جو تہیں وہ رہیں سب ادہوری

پتی جی مرے کر گئے جب سے رحلت
جہاں رات دن رہتی تھی عیش و عشرت

بنے میرے مونس غم و یاس و حسرت
وہاں قحط سے اب ہے، فاقون کی کثرت

پہننے کو کپڑا نہ کھانے کو روٹی
نہ بچوں کے کرنے کو ہے اک لنگوٹی

نہیں قربان روؤ نہ اب اسقدر تم
نہ دیواروں سے پھوڑ لو اپنا سر تم

نہ اتنے کلو مبدم چشم تر تم
اوٹھاؤ نہ نالوں سے یہ سارا گھر تم

مرے سامنے اب ذرا چپ رہو بس
مجھے آخری وقت میں دکھ نہ دو بس

یہ مانا میں تھی فقر و فاقہ میں رہتی
نہیں ہے کوئی پاس میں جس کو کہتی

مگر دکھوں سے رہی تو تھی سہتی
کہ کشتی بھنور میں یہہ میری نہ بہتی

اخیر کوئی لیتا جو بچوں کی بیرے
انہیں ٹکڑا ملتا اویرے سویرے

تمہیں دیکھکر مجکو آتی ہے رقت
پریشان رہتی ہے ہر دم طبیعت

تمہاری نہیں دیکھی جاتی ہے صورت
نہیں کوئی بھی انتہائے مصیبت

ہمیشہ کو ہوتی ہوں بس تم سے رخصت
تمہیں دیکھنا اب پڑیگی یہہ آفت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کرے ان کا پالن جو اب کوئی پیارا
دیں سب کا محسن ہے سچا ہمارا

الم اس سے بڑھکر نہ ہرگز کہیں ہے
نہیں مجھکو رنج دم واپسیں ہے
ادھک اس سے کوئی دکھ بھی نہیں ہے
نہیں اپنے بچوں سے قلب حزیں ہے

مسلماں نہ عیسائی یہ بن نہ جائیں
بزرگوں کو بٹہ نہ آپے لگائیں

مری گلشن زیست کے پھول سارے
چھٹے مجھ سے میں میری آنکھوں کے تارے
گئے صرصر قحط سے آج ہارے
ہوئے یہ جدا اب مرے لاڈلے پیارے

جو ایماں بچوں کا میرے کرے گا
تڑپ کر مری طرح وہ بھی مرے گا

پتا جی تمہارے اگر آج ہوتے
نہ ہم صورت ابر تر آج روتے
تڑپ کر نہ تم اس طرح جان کھوتے
نہ تم اس طرح ناشکیبی سے ہوتے

نہ تم ٹھوکریں کو بکو کھاتے پھرتے
نہ گرجا میں مسجد میں تم جا کے پھرتے

تمہیں ناز و نعمت میں رہنا کیسا پالا
نہیں تمکو دم بھر بھی نظروں سے ٹالا
مرے خانۂ دل کے تھے تم اجالا
تمہیں رکھتے آنکھوں میں تھا دیکھا بھالا

خبر مجکو تھی کب یہ لاوارثی کی؟
کہ تم ہو گئے اور گرد اس بیکسی کی

مجھے غش پہ غش اس طرح آ رہے ہیں
تمہارے خیالات تڑپا رہے ہیں
مرے جان نکلے ہوئے جا رہے ہیں
مجھے مرنے جینے سے ترسا رہے ہیں

مرے لاڈلو! کس طرح تم جو گئے؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسقاط سامنے تری ہوتے ہین سینکڑون
تو رحم اون کے حال پہ کرتا نہیں ہے کیون؟

نا منصفی ہے کتنی یہہ تیرے مزاج مین
یہہ غدر کس غضب کا پڑا تیرے راج مین

رنڈوون کی تو کماری سے شادی کرا سکتو
اور بیوہ ہین تڑپتی اونہین بھول جائے تو

ایمان سے بتا کہ یہہ ہے کس جگہہ لکھا؟
وہ وید منتر یہہ ہے بتا جس جگہہ لکھا؟

پردھان لیڈر اور تری لیکچرار بھی
مشہور جو پرانے ہین وہ جان نثار بھی

رنڈوون کو مشورہ یہی دیتے ہین ہر گھڑی
شادی کماریون سے کرو تم خوشی خوشی

خود بھی ہین رکھتے اپنے گھر وہین کماریان
اور اب بھی کر رہے ہین بیاہ بری شادیان

لیکن تو جانتا ہے اونہین اپنا غمگسار
قربان ہو تو ہارہتا ہے اون پہ ہزار بار

ورنہ یہیں تجکو آئین گی آگے کو خواریان
تجکو ہوئی ہین سب تری ذمہ داریان

کیا یاد یہہ رہا نہین مطلق تجھے بتا!
آدیش مہرشی کا فراموش کر دیا!

ادھکار استری کا پرش کا سمان ہے
شرتی سمرتیون مین یہی تو بدھان ہے

غفلت سے جاگ ہوش مین آ اے سماج تو!
بدھوا بواہ کا ابھی کر دے رواج تو!

دوج اور شودر کے نہ تو جھگڑون مین پڑ ذرا
اکشت سے اور کشت سے ہرگز بھی لڑ ذرا

ہم دوج تو کہا ہین خود ہی اب ہین نہین رہے
ہم قدرتی اصولون کو چلتے ہین توڑ کے

حیوانون سے بھی حال ہمارا ہوا بتر
اون کی برابری کے لئے ہم ہین ہی کمتر

وہ تو رتو گمن ہی کے پابند ہین مدام
نفسانی خواہشات کے ہر وقت ہم غلام

اسقاط بند ہونے دے بیچار مٹنے دے
پلنے دے کچھ دنون کیلئے بچے قوم کے

گر وقت سے بن کے نکلینگے وہ جس زمانہین
بدھوا بواہ کرنے سے لو روکنا ہمین

اے آریہ سماج! ذرا دیکھ تو سنبھل
ہندو برادری کی غلامی سے اب نکل

دشمن دیکھکر شہادت بیٹھ کسی پہ تو
ہان دھارمک پرش کی تو کر خوب جستجو

تو اپنے خاندان کا تو ذرا دیکھ بھال کر
اب تو امیرون کا نہ ذرا بھی خیال کر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دیا ہے جو قدرت نے لاؤ رئیسو! — مرے بچوں کو دیکے کھاؤ رئیسو!
کہیں گر یتیموں کو پاؤ رئیسو! — نہ منہہ پھیر کر اُن سے جاؤ رئیسو!

نہیں کچھہ تو مٹھی پہ چنے ان کو دینا
غرض تم سے جو کچھہ بنے ان کو دینا

بچا ہے جو کچھہ تم پہ اے ساہوکارو! — جو کچھہ آپ کے پاس ہو مالدارو!
یہ مشٹر کی وکرم کی اے یادگارو! — فدا دھرم سے کے دیش کے جاں نثارو!

میں بچوں سے اپنے جو منہہ موڑتی ہوں
بھروسے پہ صرف آپ کے چھوڑتی ہوں

بچا کوئی ٹکڑا نہیں دان کرنا — نہ روٹی کو در در پریشان کرنا
لکھا کر پڑھا کر بھی انسان کرنا — نہ عیسائی ہندو مسلمان کرنا

کناد اور گوتم کی سنتان ہے یہ
کپل جیمنی آدی کی جان ہے یہ

ارے دیش بھگتی کا دم بھرنے والو! — ارے دھرم پر صدقہ زر کرنے والو!
ارے دھرم پر جان سے مرنے والو! — دم تیغ قاتل پہ سر دھرنے والو!

کہاں سوتے ہو اٹھو! بچوں کو اپنے
کہ لاکھوں ہی اب لگ رہے ہیں چھینے

گروکل سکندرآباد

نظم

بابت ماہ مئی ۱۹۰۵ء

آریہ سماج سے خطاب

بھولا ہے اپنا فرض تو اے آریہ سماج — تیرا ہی کام ہے کہ اٹھا بیواؤں کی لاج
بھارت میں رو رہی ہیں … کروڑہا — جان اپنی کھو رہی ہیں یہ اڑھائی کروڑ ہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مثل اُن کے پر نہیں ہے دھن کا پکا ایک بھی
اے مقدس گائون! ہمکو ادر دو تو لیکھرام
جو کرے اہل عرب کے سامنے تقریر خوب
سیر کروائے اونہیں اچھی طرح تاریخ کی
اون کو دکھلائے فتوح المصر[۵۱] کے سب واقعات
پیش کردے جو کہ تفسیر حسینی[۵۳] کا بیان
کھول کر کہدے جو نور الدین کی فصل الخطاب[۵۵]
سا اکثر ان روم پر ظاہر کرے جور و جفا
جسکے اوپر چڑھا یا ہے مسلمانی کا رنگ
جو کرے ثابت کہ عیسائی ہزاروں شام کے
اہل فارس کو یہہ جتلادے کہ سختی کے سبب
فوج ایران نے ہرایا ہے عرب کو تین بار

جو خبر لے کچھہ تو فوراً جا کے ملک غیر کی
جو عرب میں جا کے شدھی کا کرے کچھہ انتظام
کھینچے اون کے سامنے قرآن کی تصویر خوب
اُن کو ہو معلوم سختی جسقدر اُن پر ہوئی
اور فتوح الشام[۵۲] کے بتلادے ساری حادثات
جو سنادے پڑہکے اونکو انبیا کی داستان[۵۴]
جو گنائے ظلم اون پر بے شمار و بیحساب
کس طرح اونپر تشدد ہو چکا ہے بیخطا
جو ہویدا کرسکے اسلام کے بانی کا رنگ
دین میں آئے ہیں ڈر سے تیغ خون آشام کے
مذہب اسلام میں داخل ہوئے ہیں آپ سب
اور چوتھی مرتبہ ایران نے مانی ہے ہار

۵۱ صدہا باشندگان مصر بگیناہ سوتے ہوئے قتل کئے گئے اور کچھہ اون میں سے قید کئے گئے۔ اونکی بابت لکھا ہے کہ بعد اسکے عرض کیا اونپر اسلام کو مگر سبھوں نے انکار کیا پس ماری گئیں گردنیں اُنکی (فتوح المصر مطبوعہ نولکشور)

۵۲ ایک جنگ میں بمالک شام چھہ سو قیدی پکڑے گئے عمرو بن العاص نے اونپر دین اسلام پیش کیا مگر اوہیں مسلمان ہوا پس حکم ہوا کہ ان کی گردنیں ماری جائیں (جلد اول فتوح الشام مطبوعہ نولکشور)

۵۳ تفسیر حسینی میں لکھا ہے کہ "بعد وفات حضرت رسالت پناہ تمام عرب مرتد شدند" وغیرہ

۵۴ تاریخ انبیا میں اوس بیجا لوٹ مار اور ستم و ظلم کا بیان ہے جو کہ اشاعت اسلام کیواسطے جائز قرار دیدیا گیا تہا

۵۵ فصل الخطاب کے صفحہ ۱۵۹ پر لکھا ہے کہ کئی سو آدمی قریظی مدینہ میں لاکر قتل کئے گئے ۵۶ اسکا مفصل حال فتوح الشام میں لکھا ہے

۵۷ کا بیان روضۃ الصفا جلد دوم و کتاب سند التواریخ میں بالتصریح مذکور ہے - یہاں بخوف طوالت نہیں دیا گیا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایسے سب ماسدوں سے تو بچا ابھی چھڑا
باطن میں ہیں ہندو اور ہیں ظاہر میں آریا

آریہ مسافر کے وطن سے خطاب

از رسالہ آریہ مسافر جالندھر شہر۔ ماہ مارچ ۱۹۰۹ء

پیارے سید پور! تیری خاک میں تھا کیا اثر — جس سے تو نے دھرم ویر ایسا دیا شیر ببر
کیسی آلو بہت تھی تری آب و ہوا جادو بھری — جان نثاری دھرم کی جس سے ہوئی جلوہ گری
ساری دنیا میں تجھی کو فخر یہ حاصل ہوا — تیرا ہی باشندہ نذرِ خنجرِ قاتل ہوا
تیرے ہی ساکن نے اپنا سر کٹایا دھرم پر — تیرے ہی ساکن نے اپنا خون بہایا دھرم پر
تیرے ہی ساکن نے رکھلی لاج آریہ دھرم کی — ورنہ پا لے کب نشانی آج آریہ دھرم کی
تو نے ہی سر پر ہمارے ہندوی ہے اب تک رکھا — منڈ رہے تھے اُسترے سے ورنہ لاکھوں جا بجا
سوتر کم پہنے ہوئے تیری بدولت رہ گئے — خیر باد افراد کتنے دھرم کو تھے کہہ گئے
مہرشی کے فیض سے عالم نے دیکھا انقلاب — وید مت کے سامنے مذہب ہوئے سب لاجواب
تلمن رکھائی تو نے ہی چوٹی مسلمانوں کے ہے — وہ سمجھتے پیشتر تھے اسکو اک ناکارہ شے
اہلِ قرآن کو جنیو تو نے ہی دلوا دیے — صدیوں کے بچھڑے ہوئے بھائی بہت ملوا دیے
چھوڑ کر بیوی کو شوہر مت بدل لیتے تھے جو — ساتھ ماتا کا نہیں فرزند کچھ دیتے تھے جو
وہ پرسپر پریم سے اور انس سے رہنے لگے — ایک کے صدمہ کو ملکر دوسرے سہنے لگے
معتقد ست دھرم کے تو نے ہزاروں کر دیے — سعی کی یہ لاکھوں گؤوں کی حفاظت کیلیے
شوک ہے پر یہ کہ پنڈت جی رہے زندہ نہیں — اون کی گردن پر چلی اک سخت تیغ بغض و کین
گو کہ ہے اون کا مشن اک طرح جاری ان دنوں — ہو رہی ہے دھرم کی خدمتگزاری اِن دنوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آجکل اپنے سرون پہ تھی چلی تیغ جہل و
انتڑیان مقتول کی باہر نکل آئی تھین سب
رگ کی دھار نے ہنکر دیا تھا خشک تن
پھاگ ہمکو کھیلنا اپنے لہو سے چاہیئے
تھا کہ جو خون چکیدہ سے ہوئی تھی لال لال
تاکہ ہندو بھائیون کے دل مین غیرت آئے کچھہ
جنکے ویدون کے تحفظ کا نہو کچھہ انتظام
شاستر پہ جنکے کرتے ہون تمسخر خاص و عام
حبشی اور کالا ہوا جنکے بزرگون کا لقب
جنکے مت سے سینکڑون بھائی نکلتے رہتے ہین
ہے دہن کھولے مسلمانی و عیسائی نہنگ
جنکی بیوہ و یتیم و گائے ہون بالکل دکھی
ادن کی یہہ حالت اڑا کر بھنگ اور پیکر شراب
ہنستے گاتے کوچہ و بازار مین ہین پھر رہے
مست متوالے نشے مین چھوڑ بیٹھے شرم و حیا
لچے گنڈون کی طرح بکتے رہین بیہودہ راگ
رنڈیون کے ناچ ہوتے ہین مکانون پر کھلے
ادن کو ہولی نے بنایا کیسا مخبوط الحواس
سب مہذب قومون کی آنکھون مین بےعزت ہین ہم
کوئی ان سے پوچھے تو یہہ بھی کوئی تیوہار ہے
اے خدا احساس قومی کر طبیعت کو عطا

پیٹ مین جو بیدی تہی پنڈت جی کے شمشیر عناد
زخم نے دم بھر مین اُن کو کر دیا تھا جان بلب
خون کے قطرون سے خالی ہو گیا تھا سب بدن
رنگ پاشی کا نظارہ وہی دکھلایئے
سب کے چہرہ پر ملین ہو سکو ہم شکل گلال
ذریت کو دیکھکر اپنی ندامت آئے کچھہ
من گھڑت قصہ کہانی رکھ لیا ہو انکا نام
جن کے ہون ست دہرم حملے ہزارون صبح و شام
جنکے رشیون کا اڑاتے مضحکہ ہین لوگ سب
بھول سے ہر سال مین مذہب بدلتے رہتے ہین
ہا نگلنے کے لئے تیار جنکے بے درنگ
جنکی قوم اور ملک رہتی ہون نہ دم بھر کو سکھی
پاگلون کی طرح کرکے عقل کو بالکل خراب
چھیڑ کرتے گھر پہ لوگون کے ہون جا بیجا کہے
گالیان دیتے ہوئے چکر لگائین جابجا
سب بہنا کو سرو تہا کو دیا ہے سب نے تیاگ
سوانگ لڑکون کے رچا جاتی ہین بالکل کھلے
آدمیت اور شخصیت رہی جنکے نہ پاس
غیر کی نظرون مین بیشک سربسر ذلت ہین ہم
ہا پر سیہ کیسی بشریت کا یہہ تیوہار ہے
جس کا اثر خود رفتگی ہی ہو نہ یہہ ہم سے خطا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کس طرح حملے[۵۱] مرا کو مصر پر ہوتے رہے
کس طرح پر لاکھون اپنی جان کو کھوتے رہے

اور ہیزم کی جگہہ ان کا کتب خانہ[۵۲] جلا
ایک کاغذ پستکالہ کا نہین باقی رہا

تھا بلوچستان[۵۳] پر کیسا غضب کیسا ستم
چشم تاریخ فرشتہ سے ہین جاری اشک غم

اور افغانون[۵۴] پہ کیونکر یورشین ہوتی رہین
کون سا اتہاس دیتا جانتا اسکو نہین

اسقدر چھایا تھا خوف لشکر مامون رشید[۵۵]
والئ کابل ہوا جب ہر طرح سے نا امید

دیکھکر اپنی تباہی کو مسلمان ہو گیا
اور سے کچہہ اور اوس کا دین و ایمان ہو گیا

کرشن کی اولاد جاکر سندہ پر رہنے لگی
اور جادو قوم تہی اپنے کو وہ کہنے لگی

ٹاڈ لکھتا ہے کہ وہ ہندو مسلم تھے کبھی
غار کوہستان سے ہے ہوتی ہویدا ہی

پائے جاتے ہین نشان لوگون کے بکثرت آجکل
گو تغیر کیے گئے ہین سروتہا اونکے عمل

زور سے شمشیر کے اسلام کا تابع کیا
ویدمت کے دائرے سے سبکو خارج کر دیا

گردش ایام نے حالت پلٹ دی سربسر
ہو گیا آفاق کا نقشہ ہے اب نوع دگر

دھرم ویر اتہین کرتو پہر بھی پاکیزہ مقام
جس سے ویدک دھرم کی دنیا مین ہو پھر دھوم دھام

ہتی ہولی

مارچ ۱۹۰۹ء

آہ! اے ہولی! مناؤن کیا خوشی تیری بھلا
آجکل خنجر سے تہا کاٹا گیا اپنا گلا

۵۱ و ۵۲ کے لیے سنش الاسلام حصہ دوم ۱۸۹۸ء صفحہ ۸۰ ملاحظہ ہو

۵۳ تاریخ فرشتہ ذکر سلطان محمود مطبوعہ نولکشور ۱۸۶۵ء صفحہ ۳۱ سطر ۱۳ سے ۱۷ تک

۵۴ محمد قاسم فرشتہ اپنی تاریخ مین لکھتا ہے کہ لشکر غور با غیبین فرستادہ اہالی آنجا را جبر و قہر مطیع گردانید

۵۵ پیرو اسلام جلد دوم - مولوی محمد شبلی صاحب پروفیسر محمدن کالج فرماتے ہین کہ مامون نے لشکر جرار اس ملک کی تسخیر کے واسطے روانہ کیا چنانچہ اس لشکر جرار کے خوف سے بمقابلہ تباہ ہونیکے والی کابل مسلمان ہوا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بیر حمیون سے تیری اب کری ہون نالے
مرضی اگر یہی ہے لے مجھکو بھی تو کھالے

بچھڑے بہت سے میرے ہل مین چلائے تو نے ۔ کھیتی مین روپیہ بھر کر لاکھون کمائے تو نے
[illegible]ن سے ہزارون کوٹھی بنگلے بنائے تو نے ۔ اور باغ جنگلون مین صدہا لگائے تو نے

اسکے معاوضہ مین یہہ ہے سلوک تیرا
تو کرنا چاہتا ہے ناحق مین خون میرا

کھانے کو تیرے پیدا چیزین ہوئی ہین دیگر ۔ اس میرے مانس سے بھی جنکا مزہ ہے بڑھکر
خوش ذائقہ نباتات اکثر ہین شاک بہتر ۔ سیون ہے جن سے فربہ ہوتا ہے جسم لاغر

منھ کے چٹورپن کا یارب برا ہو لیکن
گائے کا گوشت اسکو لگتا ہے اچھا ہر دن

نظم

(آریہ ہند ہومیرٹھ اپریل ۱۹۰۷ء)

مادر بھارت کے بچو! ہوش مین آؤ ذرا ۔ جو فرائض تھے تمہارے انکو اب سمجھو ذرا
[illegible]سنے تم کو جسم دیکر پال کر اتنا کیا ۔ جسنے اتنا عیش و عشرت کیلئے سامان دیا
تم اوسی ماتا کو کرتے ہر طرف بدنام ہو ۔ دوسرے ملکون مین جا کر ای کپوتو! دیکھلو
سب یہہ کہتے ہین کہ ہندوستان بھارت کی خراب ۔ اسلئے بھارت سہیگا ساری دنیا کی عذاب
مفلس و عیار اور مکار ہے اس کا لقب ۔ [illegible]ان ذلیل و خوار اور بیکار ہے اسکا لقب
کونسا ہے عیب بتلاؤ کہ جو ہم مین نہین ۔ جمع ہو کر نقص آئے سب زمانے [illegible]
جس سے تم پیدا ہوئے اوس کی نگہداشت تو چیز ۔ ہے جہان مین آجکل تم سا بھی کوئی بے تمیز

دیگر

[illegible]تن موجود ہے پھر کیون سبب ہاین ہم مکان ۔ کیون کرین اب قید دو جیلون مین ہم روح رہن
[illegible]ہ بیچ دہہ [illegible] پڑتا ہے مدام ۔ کسلئے اسکے بگڑنے تو بچا [illegible]

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہہ جنون سے نکل جائے ہمارے جلد تر — من مین مدہوشی جگہہ پائے نہ مطلق لمحہ بھر
یہہ مراق آکر نہ پھٹکے پاس اپنے اب کبھی — خبط مالیخولیا سودا یہہ ہٹ جائے سبھی
بھائیون کے فکر سے سینہ نہو خالی کوئی — سب رہین تشویش مین ادنےٰ ہو یا عالی کوئی
ہولکا کے دن نہ ہم تہذیب کو دین ہاتھ سے — یہہ نہو ہرگز جدا او نسب ہمارے ہاتھ سے
ہان یہہ جلسہ ہو بطور یادگار دہرم دیر — جسنے ویدک دہرم پر قربان کیا اپنا شریر

کیفیت بیچاری کی — بیچین گائے — ماہ مارچ ۱۹۱۱ء

او سنگدل بتادے کیا ہے قصور میرا؟ — نقصان کیا کیا ہے اور کیا بگاڑا تیرا؟
پانی کو گھاس کو اک کرتی نہین ہون بہیرا — ہے صرف رات بھر کا گھر مین ترے بسیرا

اتنی خطا کے بدلے تو کیون ستا رہا ہے
میرے بدن کی خاطر چھری ہان اٹھا رہا ہے

جنگل مین سبزہ خود رو دن بھر ہون چرتی رہتی — گرمی کی اور سردی کی سختیان ہون سہتی
پیتی ہون جل جو دیکھون ندی کوئی ہے بہتی — لیکن ارے ستمگر! تجھ سے نہین ہون کہتی

مجھ سے نہ تجکو دکھ ہو نہ تھا خیال میرا
کیونکر ہے ذبح کرنا تجھکو حلال میرا

سفاک یاد بھی ہے بیمار جب ہوا تھا — مہلک مرض کے اندر تو جان بلب ہوا تھا
کمزور و ناتوان و لاغر عجب ہوا تھا — تیری حیات بخشی کا کیا سبب ہوا تھا

جب ڈاکٹر اطبا نے مشورہ دیا تھا
میرا ہی دودہ غٹ غٹ اوس وقت مین پیا تھا

مین شیر خوار بچے اکثر ہین تیرے پالے — بچے کا اپنے حصہ تیرے کیا حوالے
حاجت کے وقت تونے سیرون ہین گھی نکالے — چاول نفیس پکا کر ہین دودہ مین ابالے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہواؤں سے درخواست

پیاری ہواؤ تم رہو خرسند
دل کی سب آرزوئیں برآئیں
کبھی پژمردہ نہو غنچہ دل
کچھ خبر ہے تمہیں بتاؤ تو
تھے تمھارے جو اختیار چھنے
تمکو قدرت نے دیئے ہیں جو حقوق
ملگئے تمکو پیاریو وہ تمام
آگیا دیتی ہے منو سمرتی
شاستر آدی سے جوکہ ہیں آگاہ
اور پراچین ہے بہت اتہاس
ہوتا نہ گر شاستروں میں یہ ودھیت
آجکل بھی ہیں ہو رہی شادی
ہیں بہت سے رئیس دولتمند
کر چکے اپنی بیوہ بیٹی کی
پیاری ہواؤ! تم ہو جان قوم
جگہہ ہے سبھا تمہاری لئے
آتش غم سے تم نہ جل جاؤ
ورنہ ہے صد ہزار افسوس!
دوستا اپنی کرتی ہی ہو تم
پیاری رہو چپ چاپ

تمکو ایشور رکھے سدا آنند
نخل امید پھول پھل لائیں
ہار و کس شانتی رہے حاصل
کچھ سنا ہے ہمیں سناؤ تو
اور تھے عزت و وقار چھنے
وید اقدس ہے کہہ رہا بہ وثوق
ہو سکو گی نہ اب کبھی بدنام
منع شادی سے وہ نہیں کرتی
جانتے ہیں درست ودھوا واہ
جوکہ کرتا بواہ کو ہے پاس
کہتے کیوں شیو کمار سے پنڈت
رانڈیں کرتی ہیں خانہ آبادی
اور برتر حسب نسب میں چند
مثل اہل برادری شادی
کر چکے تم یہ مصلحان قوم
دھن رہے ہیں لٹا تمہاری لئے
ہر گھڑی دھیان ہے یہی سبکو
ہمکو ہوتا ہے بار بار افسوس!
غیر کے ساتھ بھاگ کر ہو گم
جا سکی بھول کر وہ ماں اور باپ!

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس قفس سے کچھہ دنون کو جب اُڑ جائیگا یہہ — پھر کسی صورت سے ہرگز بھی نہ ہاتھ آئیگا یہہ

کوٹھی بنگلے آپکے یہہ سب پڑے رہجائینگے — پھر حویلی و محل سارے کھڑے رہجائینگے

جا کے مہرولی مین دیکھو گر عمارات قدیم — شعلہ زن ہوتی ہے دل مین آتش سوز عظیم

باتکلف سینکڑون خالی پڑے دالان مین — جس طرف کو دیکھئے سنسان ہی سنسان مین

تھے کبھی کاشانۂ عشرت جو حورون سے بھرے — اوسجگہہ پر آج ہین زاغ و زغن کے گھونسلے

قصر شاہان سے یہہ آتی ہے صدائے دردناک — چھوڑکر ہمکو یہہ کیونکر سو گئے ہین زیر خاک

زندگی بھر جو دل و جان سے فدا ہم پر رہے
اب اُنہون نے کس طرح صدمات فرقت کے سہے؟

نظم

اگر چیتے نہوتے پانون چل سکتے نہ ہم ہرگز — یہہ محنت کو نہ جا سکتے کسی جادہ قدم ہرگز

نہو سکتے کھڑے پیرون سے اپنے دمبدم ہرگز — نہ ملنے کے لئے تیار رہتے سب بہم ہرگز

نہ کھانا ہضم کر سکتے نہ ہوتی پرورش تن کی
نہ آتی نوجوانی۔ رہتی جو حالت تھی بچپن کی

اگر گھٹنے نہ ٹانگون مین لگے ہوتے تو دقت تھی — لگھوشنکا کی شوق آدمی کی یہی اک سخت آفت تھی

زمین پر بیٹھنے اوٹھنے کی بہی کیسی مصیبت تھی — ہزارون کام کرنے لکھنے پڑھنے مین بہی خفت تھی

ہمیشہ ایستادہ رہنے کی طاقت نتھی ان مین
رہین گر ایکہی حالت پہ یہہ قیمت نتھی انمین

نہوتی ہاتھہ مین گر ہنی تو کھاتے کس طرح روٹی — اگر انگلی نہوتی تو اوٹھاتی کس طرح روٹی

نہوتے دانت گر منہہ مین چباتے کس طرح روٹی — ہتھیلی گر نہوتی تو بناتے کس طرح روٹی

ضرورت کے موافق سب یہہ چیزین دین ہمین کسنے؟
پھر اونکے واسطے ساری یہہ چیزین دین ہمین کسنے؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

طبع ہوتے ہین جو بآب وتاب
شہر قصبہ ہین گانؤن مین جا کر
جسجگہہ پاتے ہین کوئی بیوا
پوچھتے ہین جو شادی کرنا ہو
آپ کے منتظر ہی رہتے ہین
دور اندیش تم نہین ہو ذرا
ہائے آتا نہین تمہین یہ خیال
اب نہ کثرت سے گر ہوئی شادی
نیست و نابود ہوگی یہہ تحریک
جو یہہ صدیون مین وقت آیا ہے
اب تمھارے نصیب جاگے تھے
اب بھی موقع جو تمنے جانے دیا
اب تو مان باپ سے جدا ہو کر
اور ماتا پتا ہین ہم ساتھی
لیکن اب بھی نہ گر رواج چلا
عمر بھر تم رہوگی پچھتاتی
بیقراری ہین اپنے حسب محل

دیتے ہین سب مخالفون کو جواب
بال بدہواؤن کی ہین لیتے خبر
اوسکی نت کام کرتے ہین سیوا
دیجئے آپ سوچنا ہمکو
آپ کو بار بار کہتے ہین
سوچتی ہی نہین اسکو ذرا
کچھ بہ نگہہ ہی نہین ہے سومال
گر نہ ہر ایک گھر ہوئی شادی
پھر کرین گے تمھاری سب تضحیک
اک رشی نے تمہین جگایا ہے
اور نحوست کے روز بھاگے تھے
ناش اپنا ہی اپنے ہاتھون کیا
ڈھونڈہ سکتی ہو آپ اپنا بر
خوب ہاں کر وفر کرین شادی
تھے مصنوعی شرم کو نہ تجا
لاکھون صدمے رہوگی تم پاتی
پڑھ کے رووگی یہہ فدا کی غزل

غزل

بیقراری جو تو نہین جاتی
کس طرح ہر ... یہ ... کہین
پوچھتے تھے جو عقد ثانی کو

موت بھی کیون نہین ہمین آتی
کوئی تدبیر کیجئے بن آتی
اون کی صورت نظر نہین آتی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گر بھون کو پاپت کرتی رہتی ہو
نانا پرکار کشٹ سہتی ہو

دین و دنیا مین رہتی ہو برباد
دیکھتی ہو نہ صورت اولاد

اس سے بہتر ہے تم کرو شادی
ہو گرہستی ہی سخت آزادی

اور پتی سے رہو رتو گامی
پھر بھی ہونا نہ چاہیئے کامی

صرف سنتان کے لئے تھین
نہ کہ لگ جائے رات دن کی دھن

کرسکو تم جو یوگ کے سادھن
یم نیم آدی کا کرو سیون

کرسکو تا کہ اپنے اندری دمن
جس سے ویراگ کی ہو دل مین لگن

تو نہ شادی کا نام لو ہرگز
کام دیو آپ آئیگا عاجز

سہجو بائی کی پدوی پاؤ تم
برہمچریہ کا حظ اوٹھاؤ تم

آجکل ہے مگر بہت دشوار
خواب شہوت سے جو رہے بیدار

کام اگنی مین جل رہے ہین سب
گارگی میتری نہین ہین اب

میران بائی کا ہے کہین دورا
اب سولابھا کا ہے نہین دورا

کون سنیاسنی ہو اپدیشک
کون ہے برہم گیان کی رکھشک

کون پرشون مین بھی ہے سنیاسی
جس سے ہو برہم گیان پاسکتی

تمکو دے کون آتمک شکشا
برہم گیانی ہین تم سے رہتے جدا

گیان کرم اوپاسنا کی ودھی
تمکو بتلائے کس طرح سے کوئی

سب مین وبھچار کا ہی ہے چرچا
کام کی ہو رہی ہے اک برشا

ایسی جہالت مین کٹھن ہے بس
چاہیئے کچھ خیال پیش و پس

ونتی چاہیئے تمہین کرنا
نہ کہ روپیٹ کر عبث مرنا

تو بھی خواہ اب تمہارے ہین
کوششین کرتے کرتے ہارے ہین

ہین ہمارے رسالے بھی جاری
گر تبھی جو تمہاری غمخواری

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مولچند! آپنے ہوا اُن کو چھوڑا کسپر؟
دھرم بہنون کو کسے آپنا سونپا بھائی
کون اب دامنِ عفت پہ نہ ٹپہ نیہوی داغ
اہلِ شہر اہلِ محلہ جو مدد کچھہ کرتے
اون کو معلوم نہین ہے یہ کہ ایشور بخری
ہمسا دُنیا مین نہین کوئی بہی لا وارث ہے
اور اصلاحون مین رہتے ہین ہمیشہ مصروف
کون کروائے گا اب ہائے مکرر شادی
کون دلوائے گا دوبارہ بہلا ہمکو سہاگ
قومی افراد کے افراط کا باعث ہونگی
کون روکے گا او نہین کون مزاحم ہوگا
اپنی کوشش سے کرائے کئی عقدِ ثانی
خاندان سے نہ ڈرے اور نہ پنچایت سے
آپ سمبندھ کرانے مین لگے رہتے تھے
دیش اور دہرم کے رکشک جو ہین وہ بین کا یر
دل سے بہولا نہین ابتک تہا ہمین یاد ہے سمرو
جسنے آول ہی سنایا تہا یہ مژدہ ہمکو
کہلئے شعلہ نمط سوزشِ غم سے نہ پھنکین
برقِ مضطر کی طرح دل ہے ہمارا بے چین
جی نہ کہانے مین ہمارا ہے نہ کچھہ پینے مین
اب فقط زندگی مجبور ہے کے اوپر ہے نگاہ
لیگا ہم بے کس و بے بس کی بہلا کون خبر
دُکھیا ابلاؤن کے تھے واقفِ حالِ ابتر
آبرو کون بچائے گا ہماری اکر
سفحکہ آہ! اُڑاتے ہین ہم آٹھہ پہر
کیا کرین گے جو کوئی بیوہ ہوئی اون کے گہر
چاہتے جینا ہمارا ہین نہ مادر نہ پدر
کچھہ توجہ ہی نہین دیتے ادہر تو لیڈر
کون پہنائے گا اب چوڑیان بچھوی زیور
زیبِ تن جوڑا عروسانہ کرینگی کیونکر
کس طرح دیکھین گی اولاد کا روئے انور
رنڈوے کرتے ہین کماری کو دلہن جو اکثر
گو کہ پبلک مین ہوئی آپ نہین نام آور
آپ کا حوصلہ والا نہین آتا ہے نظر
خواہ رانڈون کے ہوا ہون میخِ دولت کا ضرر
دہمکیون کا بھی اثر ہوتا ہے پورا اون پر
پیشتر جسنے دکہایا تہا نمونہ بنکر
سب سے پہلے تہا کیا جسنے کہ عقدِ دختر
آپنے دوسرا صدمہ یہہ دیا ہے مرکر
سب ہین سرگرمِ فغان روتے ہین جون دیدۂ تر
کشمکش رہتی عجب طرح کی ہے شام و سحر
آنکھین رہتی ہین لگی جانبِ شروتری شنکر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہین کہان آئین مصلحان قوم
اب کرین گے وِواہ رنڈوون سے
جب تھا ہو کا سہیلیون نے ہمین
اور ماتا پتا بھی تھے مانع
اک نئی بات جان کر اسکو
جو سہاگن ہین اون کو کیا معلوم
اور بدھواؤن کا برا ہے حال
بھاگ جانے کو ساتھ ہین طیار
سوتی شنکر جی آپ ہون نہ تراس
اب ڈرین گے نہ ہم کسی سے ذرا
آپ ہر ڈہونڈھ ڈہونڈھ دیکھیے گا
اب نہین ہم رہی ہین محسن کش

ہم جوانی کی ہین قسم کھاتی
یہہ مصیبت نہین سہی جاتی
یہہ تہین رسم ہے سا و نہین بہاتی
چاچی تائی ہمین تمہین بہکاتی
سامنے سب کے ہم تہین شرماتی
کیا مصیبت ہے رانڈون پر آتی
رات دن پیٹتی ہین سب چہاتی
اپنی ہو یا کہ غیر ہو جاتی
آپ کی کوششین ہین پھل لاتی
ہم نہین من کو اپنے ترساتی
اب نہین حکم کو ہین لوٹاتی
آپ کے گن ہین اس طرح گاتی

غزل

سوتی شنکر جی آپ کا ہو نام
پاس آئے نہ گردش ایام
آپ نے ہے دلائی آزادی
جسنے کھوئی ہماری ناکامی
ہین مہاشے سروپ لال کہان
ہین فدا ہم بھی آپ پر بہائی

جاہ و اقبال آپ کا ہو غلام
عیش و عشرت مین زندگی ہو تمام
آپ کے ہم ہین بندہ بیدام
وہ بھی ایشور کرے نہو ناکام
جسکو دھن رہتی تھی ہماری مدام
اس مین ہرگز نہین فریب کا کلام

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پنڈت لیکھرام کی "زخمی لاش"

تیرا ممنون ہوں قاتل کر گیا کام تمام
ہو گیا تیری بدولت ہے شہیدوں میں نام

کر دیا زندۂ جاوید ہے تو نے مجھکو
پھیلتے جائینگے اب میرے خیالات عام

تھی تمنا کہ میں ست دھرم پہ ہو جاؤں فدا
تو نے مقصد کو مرے خوب دیا ہے انجام

چاہتا تھا کہ سینچے خون سے مرے نخل سماج
کس سے ہو سکتا تھا وہ تو نے کیا ہی جو کام

چاہت تھا کوئی قربانی سماج کا اتہاس
تو نے کر دی سو یہ اے تیغ زن خون آشام

اک بلیدان نہ سوامی کی مشن پر تھا ہوا
کر گئی پوری ضرورت کو ہے تیری صمصام

پوری کر دی ہے آدیش کی میرے تو نے
جی میں آتا ہے بہت کچھ میں تجھے دوں انعام

آریہ پبلک میں نیا جوش ہے پھونکا تو نے
قابل قدر ہو مجھ میں تیرے اکرام

آریہ ویر سبھی مست پڑے سوتے تھے
کر چکے نوش تھے صہبائے تغافل کا جام

تو نے اک وار سے بیدار کیا ہے انکو
تاکہ وہ سینہ سپر ہو کے کریں اب کچھ کام

سبھی کھڑے ہیں وہ خود ہو کے نڈر میری طرح
میری جانب سے یہ ہمتوں کو دیا تو نے پیام

تیری شمشیر جہادی نے دیا ہے یہ ثبوت
خون سے رنگتا ہے پر قلزم دین اسلام

قتل کر ڈال اسے شک جو کرے مذہب میں
تجھکو بس تھا یہی ارشاد کتاب الہام

احمدی ست کو مانیں نہ کریں سب منظور
قتل کر ڈالو اگر اس میں کسیکو ہو کلام

تو بھی تھا دین محمد کا نمونہ سفاک
تو بجا لایا ہے قرآن میں جو تھا ارقام

چال بازی سے چھری پیٹ میں دیکر میرے
کر دیا مگر مسلمانی کا اب طشت از بام

تیری تقصیر نہیں ہے تری ملت کی خطا
ٹھیک اسی طرح عرب والے کئی تھے بدنام

اسکو معلوم ہے جسنے یہ دیا تھا فتوی
بے خبر یہ کہ کمک پر تھا تری کوئی غلام

سامنے عقلی دلائل کے اٹھائی تلوار
حیلہ سازی کو تری جان گئے خاص و عام

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جان اور مال جو کرتے ہیں ہمارے پہ نثار | رہتے ہیں پیش عدو سر بکف و سینہ سپر
وائے تحریک ادھوری یہ رہی جاتی ہے | جنم لیکر پھر ادھر آئے گا کیا یارِ دگر؟

آپ کی ہمت و جرأت پہ فدا تھے ہم تو
اب کریں آہ بغیر آپ کے کس طرح گذر؟

انتقال پر ملال لالہ موہن چند صاحب ممبر آریہ سماج مظفر نگر

موہن چند! آپنے یہ چوٹ لگا کر دل پر | مضطرب ہمکو کیا صورتِ مرغ بے پر
دفعتاً کوچ کیا آپنے یہ کیا ٹھانی؟ | کیوں اچانک سے بندھا آپکا یہ رختِ سفر
تین ہی دن میں جدا ہو گئے ہم سے صد حیف! | کچھ بھی کمزور ہوئے تھے نہ ہوئے تھے لاغر
سو چپنا پائی علالت کی نہ مطلق ہمنے | کر سکے آپکی خدمت نہ کوئی بھی دم بھر
باغ میں آئے تھے پرسوں تو بھلے چنگے تھے | آپ کے مرنے کا کس طرح ہمیں ہو باور
بھیجنا چاہتے تھے پتر کو اب گُرکل میں | لے چلے آپ اس ارمان کو دل کے اندر
کون نگرانی کرے زوجۂ مفلوج کی؟ | سعی اب کون کرے گا پئے تعلیم پسر
مہرباں کچھ تو ہدایت ہمیں کرتے جاتے | اِتنی جلدی سے الگ آپکو ہونا تھا اگر
کرتے رہتے تھے بلا ناغہ ہون سندھیا و ور | ایسے پابند سماج ہوں کے بہت کم ہیں بشر
چاہتے آپ تھے بیواؤں کا عقدِ ثانی | کتنے اُجڑے ہوئے آباد کرائے تھے گھر
آپکے گر مفاجات سے غمگین ہے سماج | آپ کے رنج میں بیتاب ہیں قلب و جگر

تھا فدا آپ کی ہیں کوششِ مردانہ پر
آپ سا دیکھوں گا احباب میں اب کون نڈر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تھا جو مشہور کہ غضب سے چلا ہے اسلام
یاد دلا گیا تو سختی عالمگیری
تو نے بتلایا یہہ خونریزی کی اک دیکے مثال
تو نے یاد یہ کرایا ہے زمانے بھر کو
تو نے دکھلایا ہے سبکو حرکت سے اپنی
اعتراضوں کی نہ تردید ہوئی جب تم سے
گالیوں سے بھی تسلی جو تمہاری نہوئی
کامیابی نہ وہان پر بھی ہوئی جب تمکو
لیکن اس کا نہیں معلوم نتیجہ تمکو
ہیں یہہ آثار تنزل کے تمہارے سارے
عمر بھر خوف نہیں موت سے میں نے ہے کیا
دھمکیوں سے ہیں تمہاری نہ کبھی ڈرتا تھا
روح کے علم سے واقف ہوں بھلا کیوں ڈروں
جسم کٹنے سے نہیں جیو کا نقصان کوئی
بلبل روح اڑے پنجرہ تن سے جلدی
مزرع دہر کی ہو کھاد مری خاکستر

تو نے درشایا کہ بیشک ہے یہ سچا الزام
آریہ قوم میں مچوایا تھا جسنے کہرام
خون کرنے ہی سے اسدین کو ہے استحکام
ایسے ہوتے ہیں زبردست قرآنی احکام
بھیجے اللہ نے حضرت پہ ہیں ایسے پیغام
پھر تو جی بھر کے مجھے دینے لگے تھے دشنام
پھر خفا ہو کے بہت ملنے گئے تا حکام
جان کھونے کا ہوا مشورہ عقل خام
ہو گیا دین ہر اک سمت تمہارا بدنام
ویدمت کی یہ ترقی کے ہوئے ہیں ایام
بحث کرتا ہوا تھا میں رہا صبح و شام
کرنا ہوتا تھا جو بیفکری سے کرتا تھا دوام
چھوڑتی رہتی ہمیشہ ہیں روحیں اجسام
دکھ نہیں اس کا ذرا بلکہ مجھے ہے آرام
چاہتی رہنا نہیں اب یہہ گرفتار دام
اس سے بڑھکر نہیں کچھ مجکو خوشی کا ہی مقام

ویدمنتروں کو مسرت سے میں اب پڑھتا ہوں
اپنے زخموں سے نہیں کچھ مجھے رنج و آلام

اعلان

کتاب ہذا کے جملہ حقوق محفوظ ہیں کوئی صاحب بلا اجازت چھاپنے کا قصد نہ فرمائیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

Entered in Database
Signature with Date

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri